بہادر

جلد اول		بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۷ء		نمبر ۱

شدھی اور تبلیغ سے پہلے کے ہندو مسلمان

دنیا میں بڑی بڑی قومیں گذری ہیں بعض کے کارنامے زمانہ میں مشہور اور محفوظ ہیں۔ بعض کو کوئی جانتا بھی نہیں اور نہ ان کی کوئی تاریخ ہے۔ ان میں سے بھی کسی کی یادگار عمارت یا مندر اور مسجد ملتی ہے اور بعض ان میں سے اس خصوصیت سے بھی محروم ہیں اور ان کا تمام دور ودہ مٹی میں دفن اور دریا کے کنارے کی ریت میں ملا ہے۔

ہم جب چراغ سحری بزرگوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو گذشتہ عجیب وغریب کارنامے قصے سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے ہندو اور مسلمان واقعی ہندو اور مسلمان تھے موجودہ ہندو مسلمان بہت متعصب اور اوچھے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات میں ایک دوسرے سے الجھنے اور گالی گلوج کرتے ہیں۔ وہ پہلی سی باتیں اور بلند نظریاں اب خواب وخیال ہیں۔ اب سے چند سال پہلے تو صرف اردو ہندی۔ گاؤکشی۔ حلال۔ جھٹکہ۔ امتحان۔ مقابلہ۔ انتخاب۔ سودیشی بدیشی اور پولیٹیکل حقوق وغیرہ کا رگڑا ہی تھا۔ مگر اب شدھی۔ سنگھٹن اور تبلیغ وتنظیم نے تو کمال ہی کر دیا ہے۔ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آتی ہے کہ جہاں ان کا سبز قدم نہ پہونچا ہو۔ بڑے بڑے شہروں سے لیکر چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آتے ہیں اور سب سے بڑی مذہبی اور ملکی خدمت اب یہ ہی خیال کیجاتی ہے۔ اور ایک دوسرے کو تباہ کرنے پر کمر زور شور سے تلے ہوئے ہیں۔ تعصب اور عداوت کا زمانہ ہے۔ باہمی نفرت اور بغض کا وقت ہے۔

ہم جب موجودہ حالات کو دیکھتے ہیں اور اگلے وقتوں کے ہندو مسلمان کا مقابلہ کرتے ہیں

تو بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ آنکھیں اس زمانہ کو ڈھونڈھتی ہیں۔ کہاں گئے وہ پاک لوگ جو باوجود اپنے دھرم پر قائم رہ کر بعد غسل درود شریف پڑھکر کھانا کھاتے مسلمانوں کے پیغمبر اور ہادی کے نام کو عزت سے لیتے۔ قرآن پاک کو پڑھتے اور اتنی ہی عزت سے دیکھتے جتنی کہ اپنی مذہبی کتب کو۔ دوسری طرف وہ مسلمان تھے جو دیوالی اور بسنت کی وہ ہی خوشی مناتے تھے جو ہندو مناتے ہیں۔ ہولی پر اپنے ہندو دوستوں کے ساتھ ہولی کھیلتے تھے۔ تلسی داس جی کی رامائن مزے مزے لے کر پڑھتے اور اس کے روحانی لطف سے مسرور ہوتے تھے۔ منگھڑت نہیں بلکہ ہمارے ساتھ گذرے ہوئے اور چشم دید واقعات ہیں۔ اور آپ میں سے بھی بہت سے اصحاب ان واقعات کی تصدیق کریں گے۔

مگر اب تو ان باتوں کا زمانہ شاید ہو چکا ہے۔ اور باہمی لطف کو آنکھیں ترس رہی ہیں اور تھوڑی دیر کے لئے یہ ہی کہنا پڑتا ہے کہ اب وہ لوگ اور بھائی نہیں رہے۔ اب جس معاملہ کو چاہے کوئی کس پہلو سے ظاہر کرے۔ کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ وہ سابقہ روش چھوڑ کر اتنے جھگڑوں اور بکھیڑوں سے ہندوں نے کیا پایا اور مسلمانوں نے کیا لیا۔ ہاں اگر کچھ فائدہ ہو رہا ہے تو وہ یہ ہے کہ ہر دو اقوام نقصان ہی نقصان اٹھا رہی ہیں مگر مطلب پرست یہ نہیں سوچتے کہ اس غلط راستہ پر چلکر بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ دونوں کو ہندوستان میں ہی رہنا ہے۔ نہ ہندو ہندوستان سے نکل سکتے ہیں اور نہ مسلمان ٹرکی میں جا کر رہ سکتے ہیں۔ گذشتہ واقعات نے بتا دیا ہے کہ ہم کو ہندوستان میں ہی رہنا ہے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ امن اور شرافت سے رہو یا ڈنڈے بازی کرتے چلو۔ نہ تمام مسلمان ہندو ہو سکتے اور نہ تمام ہندو مسلمان یاد رکھو کہ تم کو جلدی اپنی اپنی کرتوتوں پر پشیمان ہو کر ایک دوسرے سے ہمسایانہ اور برادرانہ سلوک پر مجبور ہونا پڑیگا۔ چونکہ تجربہ اور زمانہ بتا رہا ہے کہ ہم لوگوں کو جب اس ملک میں رہنا ہے تو یقینی ایکدل ہو کر اپنے اغراض میں کوشش کرنا چاہئے۔

دین اور دھرم کا معاملہ خدا سے ہے۔ اعمال اور حساب سب کا سب کے ساتھ ہے ایک کی قبر میں دوسرا نہیں سوئیگا۔ ضمیر اور ایمان روحانی جذبات سے تعلق رکھتے ہیں کہنے اور دکھانے کی چیزیں نہیں ہیں۔ رہا دنیا کا معاملہ اس میں مقصد کا واحد اور مشترک ہونا کافی ہے کہ ہم کو ایک قومیت کے شیرازہ میں جکڑ دے۔ دین کا حال خدا کو معلوم ہے۔ بقول شاعر۔

کچھ مسلماں اور ہندو پر نہیں ہے موقوف ۔۔۔ جو پھرا تجھ سے خداوند وہی کافر ہے

آپ کا بہادر پریس کے نقطۂ نظر میں

(بسلسلۂ گذشتہ)

اخبار "دیش بھگت" میرٹھ مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر رسالہ ماہواری رسالہ زیر ادارت جناب فاضل طب حکیم راج نراین صاحب دہلی شایع ہونا شروع ہوا ہے لکھائی چھپائی ضخامت۔ مضامین کے لحاظ سے دلچسپ ہے۔ اور پانچ ہزار چھپ رہا ہے۔ ہندوستان میں پہلے ہی حکیم صاحب کو کیا کم مقبولیت حاصل ہے۔ مگر بہادر نے ان پر چار چاند لگا دیئے۔ قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ ہے ہم حکیم صاحب رسالے کی کامیابی تہ دل سے چاہتے ہیں وغیرہ۔

اخبار نرسنگھ لاہور مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر حکیم راج نراین صاحب دہلوی نہایت باہمت اور روشن دماغ شخص ہیں آپکا عرق اکسیر چشم ملک میں خاص شہرت رکھتا ہے اب آپنے ماہواری رسالہ بہادر نکالا ہے جسکا کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی مضامین نہایت عمدہ دلچسپ ہے۔ ملک کو ایسے ارزاں اور مفید کارآمد رسالوں کی بہت ضرورت ہے لطف یہ کہ باوجود ان تمام خوبیوں کے چندہ صرف ایک روپیہ وغیرہ۔

پیسہ اخبار لاہور مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر دہلی کے مشہور حکیم فدائے طب جناب راج نراین صاحب دہلی سے نکال رہے ہیں رسالہ نہایت دلچسپ ہے حکیم صاحب اپنی شہرہ آفاق قابلیت کو اسی کے ذریعہ عوام تک طب و صحت کے متعلق ضروری اصولوں کی تعلیم پہنچانے کے علاوہ گوناگوں دلچسپیوں کا مرقع بنانا چاہتے ہیں چنانچہ ہر نمبر میں طبی معلومات کے مفید مشوروں کے علاوہ کہانیاں، دلچسپ نظمیں تاریخی اور ادبی مضامین ہوتے ہیں کاغذ لکھائی چھپائی ہر لحاظ سے نہایت دلچسپ ہے قیمت نہایت قلیل صرف ایک روپیہ ہے، اگر اس طرح کام کرتا رہا۔ تو یقین ہے کہ جلد ہی تمام اردو رسائل سے بازی لیجائیگا وغیرہ۔

اخبار گورو گھنٹال لاہور مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

اس کے ایڈیٹر جو فدائے طب حکیم راج نراین صاحب دہلی حجم ۴۴ صفحہ سائز ۱۸×۲۲ قیمت صرف ایک روپیہ ہے نہایت اعلیٰ مضامین علمی ادبی طبی بہترین اور اعلیٰ درجہ کے ہیں رسالہ نہایت محنت سے مرتب کیا جاتا ہے ایسے رسائل و شوق کا ہیں انکے لئے ایک اعلیٰ پایہ کا ارزاں اردو رسالہ کے سوا دوسرا ملنا دشوار ہے وغیرہ۔

اخبار وراث گوجرانوالہ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر قابل قدر رسالہ صرف یہ کہ حکمت اور علم طب کا خزانہ ہے بلکہ دیگر دلچسپیوں سے بھی بھرپور رہتا ہے فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب اس رسالہ بہادر کو جس طرح شاندار اور دلچسپ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہندوستان کے بہترین رسالوں میں شمار کیا جاویگا۔ ہم جناب حکیم صاحب کو اُن کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے عوام الناس سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو ضرور خریدیں کیونکہ اسمیں ہر مذاق کی علمی خوراک موجود ہوتی ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ کاغذ نفیس مگر قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ ہے

اخبار آریہ ویر راولپنڈی مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر۔ دہلی کے مشہور فدائے طب حکیم راج نرائن جی کی زیر ادارت شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ رسالہ نہایت ہی دلچسپ طبی صنعتی۔ اخلاقی۔ و ادبی واقفیت کا مرقع ہے۔ قیمت بھی نہایت قلیل یعنی صرف ایک روپیہ سالانہ ہے جو اسکی خوبیوں کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی بھی نہایت بہتر ہے۔ ناظرین ضرور فائدہ اٹھاویں وغیرہ

اخبار ہندوستان لاہور مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر دہلی سے اس نام کا رسالہ نومبر ۱۹۲۵ء سے مشہور فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب کی زیر ادارت نکلنا شروع ہوا ہے۔ اسوقت تک اسکے تین نمبر ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ ہر ایک نمبر میں بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ لکھائی چھپائی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھکر ہے بحیثیت مجموعی رسالہ نہایت دلچسپ ہے۔ سالانہ قیمت ایک روپیہ ہے ہم بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسوقت تک ہندوستان میں اتنا ارزاں اور دلچسپ رسالہ اردو زبان میں اور کوئی نہیں ہے شائقین کو ضرور اسکی سرپرستی کرنی چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

اخبار آریہ مسافر آگرہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر۔ یہ رسالہ ملک و قوم کے مشہور حکیم فدائے طب راج نرائن صاحب دہلی کی زیر ادارت بڑی آب و تاب سے شایع ہوتا ہے۔ رسالہ کیا ہے گویا آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام ہیں۔ پبلک کیلئے تو یہ خصوصاً مفید روزگار ثابت ہوگا علاوہ عام فہم نکات طب کے حکیم صاحب کے تجربات بھی شایع ہوتے ہیں اور لطائف صنعت علمی ادبی اخلاقی علم و ہنر کا خزانہ ہے۔ ہماری رائے میں کوئی گرہستی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے ہم نے جہانتک خیال کیا ہے اس سے عمدہ دلچسپ کارآمد اور سستا رسالہ نہیں دیکھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اخبار جاگرت لائل پور مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۶ء کی رائے کا خلاصہ

بہادر۔ اس نام کا رسالہ ملک کے نیک نام طبیب فدائے طب حکیم راج نرائن صاحب دہلی کی زیر ایڈیٹری میں نہایت شان و شوکت کیساتھ نکلا ہے ایک سے دوسرا نمبر بڑھ چڑھکر نکلتا ہے۔ اس رسالے نے اپنے بہترین مضامین اور عمدہ

کہانی چھپائی اور کاغذکی وجہ سے از حد ہر دلعزیزی حاصل کرلی ہے۔ ایکطرف جہاں طب کے متعلق عالمانہ مضامین ہوتے ہیں۔ وہاں چٹکتی ہوئی غزلیں اور مزیدار چٹکلے بھی شریک اشاعت ہوتے ہیں دیگر اضافوں کا اضافہ بہترین اضافہ ہوتا ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ اسقدر خوبیوں کے باوجود اسکی قیمت صرف ایک روپیہ ہے وغیرہ وغیرہ

اخبار گوالئر گیلانش مارچ ۱۹۲۷ء کی

بہادر اس نام کا مشہور معروف حکیم جناب جاری کیا ہے۔ جو اسقدر پر بھی طبیعت سیر نہیں گوناگوں دلچسپیوں کا موزوں چھوٹی چھوٹی نظمیں اشعار۔ لکھائی ہر پہلو سے اپنا پر فوقیت یہ ہے۔ کہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ

اخبار ہریانہ تلک ۲۰ فروری ۱۹۲۷ء

بہادر دہلی کے حکیم راج نرائن صاحب نام سے نہایت قابل شائع ہوتا ہے۔ جسمیں نہایت سبق آموز عمدہ نظمیں ضروری

لاہور موخرہ کم رائے کا خلاصت

ماہواری جریدہ دہلی کے راج نرائن صاحب نے دلچسپ ہے۔ بار بار پڑھنے ہوتی۔ علاوہ طبی معلومات مرقع بنا ہوا ہے۔ نہایت تاریخی اور ادبی کہانیاں چھپائی کاغذ۔ غرضکہ نظیر آپ ہے۔ پھر سب قیمت سالانہ ایک روپیہ

رہتک موخرہ کی رائے کا خلاصہ

مشہور زمانہ فدائے طب کی زیر ایڈیٹری "بہادر" قدر ماہواری رسالہ تندرستی کے متعلق مضامین کے علاوہ معلومات چٹکلے لطائف وحیران کن عجائبات کو جگہ دیکر دلچسپی کا مخزن بنادیا گیا ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی اعلیٰ درجہ کا ہے اور قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ وغیرہ وغیرہ۔ (باقی آیندہ)

التماس

اگر ابھی تک آپ نے اپنا چندہ روانہ نہیں فرمایا ہے تو برائے عنایت فوراً ایک روپیہ بذریعہ منی آڈر روانہ فرماکر اپنی دریادلی کا ثبوت دیں۔

وی۔ پی کی حالت میں علاوہ پریشانی کے مفت میں زائد آپکے ڈاک خانہ ہضم کر جاتا ہے۔ لہذا ایک روپیہ کا منی آڈر روانہ فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں ؛

اگر کوئی خاص وجہ منی آڈر کے روانہ کرنیمیں مانع ہو تو بذریعہ کارڈ اطلاع فرمادیں

(آپکا صادق منیجر رسالہ بہادر دہلی)

نوٹ

کمنبھ ہردوار پر اندازہ کیا گیا ہے کہ پندرہ لاکھ آدمی شامل ہوئے پولیس اور صفائی کا انتظام بہت معقول تھا جس کی وجہ سے وبائی امراض کے شکار سے جاتری بچ گئے۔ ورنہ ایسے میلوں میں ہزارہا آدمی ضائع ہونا بالکل معمولی بات تھی۔ اس انتظام کی خوبی پر ہم یو پی گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہوئے توقع رکھتے ہیں کہ دیگر صوبہ بھی ایسے مواقعات پر بہترین انتظام کرکے اپنا فرض ادا کیا کریں گے۔

ہندوستان کے مقدس خور سے ملنگوں کے جلوس عجب شان و شوکت دکھا رہے تھے۔ ایک ایک منڈلی کیساتھ ہزارہا سادھو اور شاہانہ زرق و برق ہاتھی گھوڑے اونٹ اور موٹریں تھیں جن پر بلامبالغہ کروڑوں روپیہ خرچ آیا ہوگا۔ ایک خاص گروہ ان ہی میں ایسا بھی تھا جو بالکل مادرزاد برہنہ تھا۔ یہ ملک کا وہ بھگوا درست فرقہ ہے جو اپنے آپ کو دنیا سے الگ اور خدا پرست کہلانیکا ٹھیکہ دار ہے۔ نہ معلوم ہندوستان اس قسم کے بیہودہ اور نقلی ڈھونگ والوں سے کب نجات حاصل کرکے یہ کلنک کا ٹیکہ دور کرے گا۔

خاص ہر کی پوڑی اسقدر تنگ ہے کہ وہاں بیک وقت میں پانچ ہزار آدمی بھی اشنان نہیں کرسکتے ہیں کجا پندرہ لاکھ۔ باوجود اسقدر انتظام کے جو طاقت سے طاقتور بھی ایک بار گرا۔ وہ زندہ نہ بچا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ ۷۰-۸۰ کے قریب جانیں تلف ہوئی ہیں۔ اس مصیبت سے متاثر ہوکر پنڈت مدن موہن صاحب مالویہ نے ہر کی پوڑی فراخ کرنیکا بابت افسران خیال ظاہر کیا ہے اور وعدہ کیا کہ اگر یہ تجویز عملی شکل اختیار کرے گی تو میں آٹھ لاکھ روپیہ چندہ ملک سے اکیلا جمع کردوں گا۔"

ملک کے مختلف حصوں سے مہابیر دل اور سیوا سمتیاں آئی ہوئی تھیں جنہوں نے نہایت کوشش اور قربانی کے ساتھ کام کرکے یاتریوں کو کافی سے زیادہ آرام پہنچایا۔ مگر ۱۳ اپریل کو ہجوم اسقدر بڑھ گیا تھا کہ بہت سے آدمی ۲۴ گھنٹہ ایک جا ہی کھڑے رہے۔ اور اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکے۔ چونکہ سوائے بڑے بازار کے تمام راستہ بند تھے۔ ہر ایک شخص کی یہ ہی خواہش تھی کہ میں سب سے پہلے غوطہ لگاؤں جس کیوجہ سے از حد تکلیف اٹھانی پڑی۔ خاصکر مستورات کو ناقابل برداشت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اعلیٰ افسران پولیس بھی دن رات ڈیوٹی پر کھڑے رہتے۔"

واپسی پر محکمہ ریلوے نے ۲۰-۳۰ منٹ کے بعد گاڑیاں چھوڑ کر یاتریوں کو اپنی طرف سے آرام

بیچ نے کافی کوشش کی مگر جہاں ۱۵ لاکھ آدمی جمع ہو جاویں اور سب یہی چاہیں کہ جلد سے جلد گھر واپس ہوں۔ ایسی صورت میں بڑے سے بڑا انتظام بھی ناکافی کہلانیکا مستحق ہے۔

آخرکار سوویٹ روس کے بعد برطانیہ۔ امریکہ۔ جاپان۔ فرانس۔ اور اٹلی نے بھی چین کو الٹی میٹم دیا ہے۔ ان سب حکومتوں کے نوٹ کا مضمون ایک ہی ہے۔ اور ان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ یا تو نانکنگ میں ان ملکوں کے نقصانات کی تلافی فوراً کردی جائے۔ ورنہ چین سے سیاسی تعلقات منقطع ہوجائینگے۔ ظاہر ہے کہ قوم پرست چین ان حکومتوں کے مطالبات کو پورا نہیں کرسکتے جسکا نتیجہ غالباً یہ ہوگا کہ خون کی ندیاں بہجائینگی۔ چینیوں کا تجربہ نے غیرملکی نقصانات کا مطالبہ کرنیوالوں کو نہایت معقول جواب دیا تہا کہ اگر کوئی غیر جانبدار کمیشن نقصانات کی ذمہ داری قوم پرست چینیوں کے سر پر ڈالدیگا تو وہ ادا کر دیے جائیں گے۔ مگر وہاں تو یہ مضمون ہے سے تو ہی قاتل تو ہی مخبر تو ہی منصف ٹھیرا + اقربا میرے کریں خون کا دعوی کس پر بیچارے قوم پرستوں کی جائز معروضات کی کون پرواہ کرتا ہے۔ دنیا میں جسکی لاٹھی اسکی بھینس کا اصول کام کر رہا ہے۔ اگر امریکہ وغیرہ غیر ملکی حکومتوں کو جائز و ناجائز بات کا ذرا ہی خیال ہوتا تو آج چینی ساحل و سرزمین پر غیر ملکی افواج کے جھنڈے نہ لہراتے۔

جسطرح بعض انسانوں کو ایک دو جنگ مارے بغیر روٹی ہضم نہیں ہوتی ایسے ہی ہمارے سابق گورنر سر مائیکل اوڈوائر کو اسوقت تک نیند نہیں آتی جب تک وہ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے خلاف کچھ زہرافشانی نکرلیں حال ہی میں سکین کمیٹی کے متعلق آپکا ایوننگ نیوز نامی اخبار میں ایک مضمون شایع کیا ہے جسمیں آپنے بنگالیوں اور مدراسیوں کو طوطے سے تشبیہ دی ہے اور لکھا ہے کہ سکین کمیٹی کی رپورٹ کی منظوری سے یہ فائدہ اٹھائیں گے کہ جلد فوج کے اعلے عہدے سنبھال لیں گے۔ ہم حیران ہیں اس آئرش کو ہندوستانیوں کا کیوں زیادہ فکر رہتا ہے اگر ہندوستانی ایک آئرش کی حکومت کو خواہ وہ کیسی ہی جابر ہو منظور کر سکتے ہیں۔ تو اسے بنگالیوں اور مدراسیوں کو فوجی کمان کرتے ہوئے دیکھکر کوئی رنج نہیں ہوسکتا۔ سر اوڈوائر کے لئے بہت مناسب ہے کہ وہ ہندوستان کا خیال چھوڑے اور آئرلینڈ کی سدھ لے۔

سازش کاکوری کے مقدمہ کا اب ڈراپ سین ہوگیا ہے سیشن جج نے اس مقدمہ کا جو فیصلہ دیا ہے اسمیں دو ایسے پہلو ہیں جنکو دیکھکر زیادہ حیرت ہوتی ہے ایک پہلو تو یہ ہے کہ بعض سزائیں اسقدر سخت ہیں کہ انکو پڑھکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور دوسرے سرکاری وکیل کی نیم کی درخواست کے متعلق جج نے جو سختی برتی ہے وہ دل و دماغ کو سخت چوٹ لگاتی ہے یہ اپیل اعلیٰ وجہ یہ بہی تہی یعنی ملزمین زیادہ تر نوجوان ہیں اور انہوں نے سازش میں دوسروں کے ہاتہ میں کٹھ پتلی بننا پسند کیا تہا ہماری یہ رائے ہے کہ حکومت یوپی کو اس مقدمہ کے مجرموں سے کچھ نرمی کرنی چاہیئے۔ مقدمہ ایسی کوشش کرنی چاہئے جسسے یہ گمراہ نوجوان سوسائٹی کیلئے زیادہ مفید

ایک خوش حال گھرانے کا انجام

کنیز آرا بیگم

شادی بیاہ کی فضول خرچیوں کا عبرتناک نتیجہ

اگر بہادر

کی بابت آپ نے عمدہ رائے قائم کی ہے اور اسکی حاضری کسی پہلو سے بھی آپ کی دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہے تو براہ عنایت مبلغ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر مشکور فرماویں۔
تاکہ ایک سال یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکا فخر حاصل کرے

اگر کسی وجہ سے ہماری امید کیخلاف "بہادر" کی سرپرستی منظور نہ ہو تو ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع فرما کر اپنی اخلاقی دریا دلی کا ثبوت دیں

منیجر رسالہ "بہادر" دھلی

صندل سفید موسم گرما کیلئے

جناب حکیم و ڈاکٹر محمد ابراہیم بیگ صاحب مالک شفاخانہ محمدیہ فیروزپور ضلع ملتان

صندل سفید۔ صندل ابیض۔ یہ ایک درخت خوشبودار کی سفید لکڑی ہے جو اس کے جنگل کوہستانوں میں ہوتے ہیں۔ بہتر صندل وہ ہے جو نہایت خوشبودار کم ریشہ۔ صاف۔ سخت۔ چکنا اور بھاری ہو۔ زمین تپ چڑھ ہوا ہو۔ رنگ خوب گہرا۔ اسکو کاٹ کر زمین میں دبا دیتے ہیں تاکہ ناکارہ چھلکا دیمک کھا جائے اور خوشبودار لکڑی رہ جائے۔ **خاصیت**۔ رنگ سفید۔ ذائقہ قدرے تلخ۔ خوشبو دار۔ سرد خشک۔ مضر۔ مورث۔ نا۔ ش۔ قاطع باہ۔ محرک آواز۔ مصلح شہد مصری۔ سرکہ۔ روغن۔ نرم۔ بدل سرخ صندل یا نصف وزن کافور۔ **فوائد**۔ مفرح۔ مقوی قلب۔ معدہ۔ مصفی خون۔ حل اورام۔ حابس اسہال۔ صفراوی۔ مسکن تپ۔ **استعمال**۔ سوزش معدہ۔ خفقان۔ تپ صفراوی۔ مانع صعود ابخارات دماغی۔ گلاب میں گھسکر پینے سے پیاس کو تسکین ہوتی ہے۔ خوراک ساڑھے چار ماشہ۔

مرکبات صندل

حب صندل۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ گل سیوتی۔ گل نیلوفر۔ بلیلہ زرد۔ ملیٹھی۔ الائچی خورد۔ طباشیر۔ گلنار۔ کتھ سفید مساوی لوزن باریک کرکے گولیاں بنائیں۔ **فوائد استعمال**۔ جوش منہ۔ چھالے وغیرہ میں گھسکر لگائیں۔

جوارش صندل۔ مروارید۔ مرجان۔ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ صندل سفید مسحوق بعرق گلاب خشک کیا ہوا ڈھائی ماشہ۔ صندل سرخ مسحوق بعرق گلاب ایک تولہ۔ طباشیر۔ تخم خرفہ مقشر۔ کشنیز خشک بریاں۔ پوست بیرون پستہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ مصطگی رومی۔ زعفران کشمیری ہر ایک تین ماشہ۔ مشک تبتی ڈیڑھ ماشہ۔ آب ترنج تیرہ تولہ۔ عرق گلاب پانچ تولہ۔ قند سفید ایک سیر۔ جملہ ادویہ کو باریک کرکے قند کے قوام میں کوٹ لیں۔ **فوائد استعمال**۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ صفراوی سہال کو بند کرتی ہے۔ مانع خفقان ہے۔ خوراک ۴ سے ۵ درم تک۔

سفوف صندل۔ صندل سفید مسحوق بعرق گلاب ۲ تولہ۔ کافور ۶ ماشہ۔ نوشادر ۲ تولہ۔ چاکسو ۵ تولہ اول آب کشنیز تر خشک میں چاک مٹی کو بعد کافور اور صندل مسحوق شدہ کے جوش دیکر گاڑھا رکھا جاوے جب خشک ہو جاوے کاٹ کر ٹکڑے کرلئے جاویں یا سفوف کرکے شیشی میں رکھ لیا جاوے۔ **استعمال**۔ درد سر گرم میں سنگھایا جاوے۔ **سفوف صندل دیگر**۔ صندلین۔ مصری۔ گل سرخ

ہر ایک ساڑھے چار درم۔ ریوند خطائی۔ نشاستہ۔ رب السوس۔ ہر ایک ڈہائی درم۔ کتھ۔ بارہ سنگا صمغ عربی۔ ہر ایک ڈہائی درم۔ مغز تخم خیارین۔ تخم تربوز۔ ہر ایک ایک مثقال۔ کتیرا۔ مغز تخم کدو شیریں ہر ایک ایک درم۔ کافور قیصوری۔ کھربا ہر ایک چوتھائی درم کوٹ چھان کا شیشی میں رکھیں۔ **فوائد استعمال**۔ گردہ مثانہ کے زخم اور مجاری بول۔ ذیابیطس۔ جگر کو قوت دیتا ہے۔ دافع قبض۔ مدر بول ہے۔ خوراک ۳ درم **شربت صندل** سینپل یعنی سادہ برادہ صندل سفید دس تولہ۔ عرق گلاب نصف سیر ایک شبانہ روز برادہ کو عرق میں بھگو کر نتھار لیں پھر برادہ کو ایک پاؤ پانی میں قدرے جوش دیکر نتھار کر ہر دو پانی ملا کر نصف سیر چینی داخل کر کے مطابق قاعدہ کے قوام بنالیں **فوائد استعمال**۔ سوزش معدہ۔ خفقان۔ جگر۔ مسکن تشنگی۔ خوراک ۲ تولہ۔ **شربت صندل ترش**۔ برادہ صندل سفید پانچ تولہ دھنیا ڈیڑھ تولہ سرکہ خالص چار تولہ۔ رب انگور پانچ چھٹانک، پانی ایک پاؤ ایک شبانہ روز بھگو کر جوش دیں جب تیسرا حصہ رہجائے تو ایک سیر چینی داخل کر کے قوام کریں اور بوقت تیاری زعفران ڈیڑھ ماشہ کپڑے میں باندہ کر ڈالیں **فوائد استعمال** شربت سیب یا شیرہ تخم خرفہ کے ہمراہ۔ ضعف قلب خفقان گرم میں مفید ہے خوراک ایک سے ۳ تولہ۔ **طلا صندل**۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ انزروت۔ ہر ایک ایک درم۔ افیون۔ ایلوا۔ زعفران ہر ایک نصف درم کوٹ چھان کر سرکہ میں ملا کر پیشانی کنپٹیوں پر طلا کریں **فوائد استعمال** دردسر احتراقی کے واسطے مفید

باقی دارد

کلام عرق

از قلم رام رکھا مل صاحب عرق سیالکوٹی کھجور بازار کراچی۔

آہ رسا نے کیا کیا منظر دکھا دیئے ہیں — مدت کے تھے جو بچھڑے جھٹ پٹ ملا دیئے ہیں
اقرار وصل کر کے اس بیوفا نے مجھ سے — زخم جگر میں میرے ٹانکے لگا دیئے ہیں
ناسور بنکے رستے رہتے ہیں زخم دل اب — تیغ نگہ نے ایسے چرکے لگا دیئے ہیں
ہمدم کریں تو اب کیا کچھ سوجھتی نہیں ہے — عشق بتاں نے دل میں ڈیرے لگا دیئے ہیں
وہم و گماں میں اپنے آنے کے جو نہیں تھے — عشق صنم نے ایسے منظر دکھا دیئے ہیں
محجوب ہو گئے کیوں اختر قمر ستارے — شاید کسی نے رخ سے گیسو ہٹا دیئے ہیں

اے عرق تیری ہستی ہے کیا جو تو ہے نالاں
اس نے بڑے بڑوں کے چھکے چھڑا دیئے ہیں

موجودہ طریق تعلیم فضول ہے

ہندوستانیوں کے دیگر مسائل کی نسبت تعلیم کا مسئلہ نہایت اہم ہے۔ مرحوم مسٹر گوکھلے نے اپنی زندگی میں اس امر کے لئے بڑی جد و جہد کی تھی کہ ہندوستان کے کونہ کونہ میں مفت اور لازمی تعلیم کا انتظام ہو۔ مگر گورنمنٹ نے مکمل طور پر اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔ تاہم آجکل تعلیم بہت پھیل رہی ہے تمام شہروں اور دیہات میں مدارس قائم کئے گئے ہیں اور اشاعت تعلیم کے لئے بہت کوشش ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم کی روشنی باشندگان ہند کے لئے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک ملک کی ترقی کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ جہاں تعلیم نہیں وہاں جہالت ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں ہندوستان نے اس ضمن میں کافی ترقی کی ہے۔ لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ لڑکیوں میں بھی تعلیم کا بہت شوق ہے اور لڑکیوں کی تعلیم کیلئے بھی ابھی درسگاہیں قائم ہیں جن میں لڑکیوں کو بھی ہر قسم کی تعلیم دیجاتی ہے۔ ایک فاضل شخص کی رائے ہے کہ بچے قوم کی بیش بہا دولت ہیں اور ہر مدرسہ بچوں کا ستارہ امید ہے لیکن موجودہ طریق تعلیم جو اسوقت ہندوستان کے مدارس میں رائج ہے اس قدر زیادہ مفید نہیں جتنا کہ ہونا چاہئے۔

آجکل مدارس میں طلبا کو جو تعلیم دیجاتی ہے وہ نہایت ناقص اور نامکمل ہے۔ مدارس سے آجکل معمولی کلرک بنکر نکلنے کے سوا کوئی لڑکا ایسا نہیں نکلتا جو کسی خاص زبان پر عبور رکھتا ہو۔ یا کوئی موجد بنے جب سے مدارس کی اعلیٰ عمارات میں بجلی کے پنکھوں کے نیچے طلبا کو تعلیم دیجانے لگی ہے۔ اسوقت سے طلبا کی قابلیت مفقود ہو گئی ہے اور آج موجودہ تعلیم نے مرحوم مولانا آزاد۔ مولانا حالی اور مولانا سرسید اور منشی پیارے لال وغیرہ لائق اصحاب کے پایہ کا ایک بھی عالم پیدا نہیں کیا اور تعلیم کی حالت اس قدر خراب ہے کہ انٹرنس کے طلبا کو انگریزی یا اردو میں خط لکھنے تک کی قابلیت نہیں ہوتی اس کی وجہ بہت کچھ مضامین کی کثرت ہے۔ ہر ایک لڑکے کو خواہ اس کی طبیعت کے موافق ہوں یا نہ کئی ایک مضامین پڑھنے پڑتے ہیں اور کتابیں اتنی کثرت سے پڑھائی جاتی ہیں کہ جنہیں ایک طالب علم ایک ہی وقت میں اٹھا کر مدرسے نہیں لیجا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی مضمون میں بھی پورے طور سے ماہر نہیں ہو سکتا۔ اسکے علاوہ دوسری وجہ یہ ہے کہ آجکل مدارس میں موزوں استاد مہیا نہیں ہوتے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان۔ یونان اور عرب میں یہ رواج تھا کہ اساتذہ کی والدین سے کم عزت نہ کیجاتی تھی اور وہ اپنے علم میں پورے ماہر ہوا کرتے تھے

آج کل مدارس میں نہایت معمولی تنخواہ کے مدرس رکھے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ معمولی تنخواہ کے معلمین معمولی قابلیت کے ہوتے ہیں اسی وجہ سے طلبا کی تعلیمی حالت بھی اچھی نہیں ہوتی طلبا کی قابلیت کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ مدارس میں ایسے استاد ہوں جو ہر ایک علم پر کافی عبور رکھتے ہوں۔ علاوہ ازیں، استاد طلبا کو پوری توجہ سے پڑھاتے ہی نہیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے اس محکمہ میں بھی تجارت کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ یعنی ہر ایک استاد خواہ وہ چند سطور بھی صحیح لکھ نہ جانتا ہو ہر سال دو در جن کتابیں لکھ دیتا ہے۔ اور انہیں مدرسہ میں لگا دیتا ہے۔ پس جو استاد کہ اپنی تجارت اور تصنیف کتب کے کام میں مصروف ہو جائے وہ کس طرح سے اپنے فرائض کو ایمانداری سے انجام دے سکتا ہے۔ کسی حد تک استادوں کا یہ مطالبہ جائز ہے۔ کہ ہر ایک کلاس میں آج کل ایک ایک سو طلبا ہوتے ہیں لیکن استاد اگر ایمانداری سے اپنے فرائض کو سرانجام دیں، تو ان شکایات کا انسداد ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ استادوں کے اخلاق نہایت اعلےٰ ہونے چاہئیں تاکہ طلبا پر بھی ان کے اخلاق کا اچھا اثر ہو۔ لیکن اس پہلو میں بھی طلبا کی حالت افسوسناک ہے۔ موجودہ تعلیم کے نقائص کو ہر ایک شخص محسوس کر رہا ہے اور یہ معاملہ اب تو اس حد تک نازک مرحلہ پر پہنچ گیا ہے کہ پنجاب کونسل کے گذشتہ اجلاس میں اکثر ممبران نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ آنریبل ملک زادہ منسراج نے تعلیم کے نقائص کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کونسل کے اجلاس میں فرمایا۔

جہاں ہمارے طلبا کو سکولوں اور کالجوں میں ہر قسم کی موجودہ تعلیم دیجائے وہاں اس تعلیم کا طریقہ زمانہ قدیم کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہمیں بڑی بڑی عمارتوں، ہال کمروں اور دیگر بیشمار وافر سامان کی ضرورت نہیں۔ یہ سب غیر ضروری ہیں۔ جب ہم اپنے مکانوں میں میز کرسی رکھنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے تو پھر مدارس میں ان کی کیا ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں اگر مدارس سے یہ فرنیچر ہٹوا دیا جائے تو طلبا کو مزید گنجائش ہو سکتی ہے۔ ہمیں عمارتوں پر زیادہ رقم خرچ نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارے لڑکوں کو کھلی ہوا میں تعلیم دیجائے۔ عمارات اور فرنیچر کا خرچ بچا کر اسے مدرسین اور مدارس کی تعداد بڑھا کر عوام کی تعلیم کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد درختوں کے نیچے بیٹھ کر اپنے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی پیروی کرنی چاہئے۔ مہاتما بدھ کو گیا جی میں بڑ کے درخت کے نیچے گیان حاصل ہوا۔ دیگر مذہبی ریفارمروں اور سوشل لیڈروں نے بھی کھلے میدانوں میں ہی اپنے گوروؤں سے تعلیم حاصل کی۔ موجودہ طریقہ تعلیم اچھے شہری پیدا نہیں کرتا اس تعلیم کے طریقہ کا خاتمہ کر دینا ہی بہتر ہے اس موضوع پر مہاتما گاندھی اور مسٹر میلکم ہیلی دونوں ہمخیال

ہیں۔ دیگر امور کے متعلق دونوں میں اختلاف ہو تو ہو لیکن ملک کی تعلیمی ضروریات کے متعلق سر میلکم ہیلی نے حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی کانووکیشن کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ آج کل ہمارے مدارس میں جو طریق تعلیم رائج ہے وہ کسی طرح سے بھی ہماری اصلاح میں مفید ثابت نہیں ہو رہا۔ ہمیں تعلیم کے طریقوں میں اصلاح کرنی چاہئے اور اس تعلیم کے علاوہ دستی صنعت و حرفت کی تعلیم کی بھی سخت ضرورت ہے تاکہ طلبا میں کام کرنے کا مادہ پیدا ہو۔

آنریبل ممبر نے اپنی تقریر میں واقعی ایک نہایت اہم مسئلہ پر بحث کی ہے جس پر ہندوستان کی آئندہ ترقی و بہبودی کا بہت کچھ انحصار ہے۔ واقعی طلبا کو جب تک مدارس میں صنعتی تعلیم نہ دی جائیگی اس وقت تک یہ کتابی تعلیم ہرگز ہرگز مفید ثابت نہ ہوگی اس کے علاوہ موجودہ طریق تعلیم میں اصلاح ضروری ہے۔ ہندوستان میں بھی دیگر ممالک کی طرح طریقہ تعلیم اختیار کیا جائے۔ ہر ایک طالب علم کو اس کے مذاق کے مطابق مضمون پڑھایا جائے اور دستی کام سکھایا جائے۔ تاکہ وہ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی جلد سے جلد روزی کمانے میں حیران و سرگردان نہ پھرنا پڑے۔ اور مدارس میں لائق و عالی استادوں کا انتظام ہونا چاہیے۔ افسران تعلیم کو ان کی کتب کی تجارت کو فوراً روک دینا چاہئے۔ ہم کسی آئندہ اشاعت میں موجودہ تعلیم کے نقائص کے متعلق تمام تاریک پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے جنہیں پڑھ کر ہمارے ناظرین کو خود ہی پتہ لگ جائیگا کہ موجودہ طریق تعلیم ہمارے نوجوانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں اور گمراہ کن ہے۔

غزل

(از سید مقبول احمد صاحب بہتر رضوی تلمیذ حضرت نیرنگ ہاشمی۔)

عشق حق جب دل کے اندر ہو گیا — دل ہی کعبہ دل ہی مندر ہو گیا

یاد حق میں میں مچھندر ہو گیا — سیب بھی مجھکو چقندر ہو گیا

ہو گئی مقبول حق سے التجا — بخت اب میرا سکندر ہو گیا

بتکدے کعبے سے مجھکو کام کیا — سر منڈا کر جب قلندر ہو گیا

موت کا پیغام ہے اس کا جب — دور آتش سے سمندر ہو گیا

پانی سے قطرہ تھا جب تک جدا
جب ملا بہتر سمندر ہو گیا

عشق و محبت کے کرشمے

(۱) شکنتلا: دل ہی میں، پرماتما نے مجھے جس کی ضرورت ہو دنیاوی خواہشات کی فقط اپنے پریم پیارے رگھوناتھ کے دیدار کی بھوکی ہوں۔ خواہ ایک جھونپڑے ہی میں نہ کیوں نہ گذارہ ہو کیا رگھوناتھ باغی و نمک حرام ہے۔ ہرگز نہیں میں کیا بول رہی ہوں! رگھوناتھ ہرگز باغی نہیں ::

(۲) ناظرین! ایسی پریم بھگتی ہے۔ یہ تمام عالم پریم بھگتی سے ہی بنا ہوا ہے سچی محبت! ہاں ہاں سچی محبت! یہ وہ عشق صادق ہے کہ اندر ہی اندر پیدا ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ انسان پر غلبہ پا جاتی ہے۔ اسی محبت نے شکنتلا کو دیوانی کر رکھا تھا۔ حالانکہ وہ ایک امیر گھرانے کی با تمیز تعلیم یافتہ عصمت مآب لڑکی تھی۔ رگھوناتھ ایک غریب گھرانے کا … تھا۔ مگر اس پر دل و جان سے فدا تھی ::

(۳) ناظرین! اس محبت کو آپ بُرا نہ سمجھیں یہ وہ محبت ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو یہ جہان بالکل روکھا پھیکا ہے علاوہ ازیں سورگ بھی ایک دل بہلاوہ ہے۔ پریم و محبت سے ہی ہم اس جہان فانی کو سورگ دھام بنا سکتے ہیں ~ خوب معلوم ہے جنت کی حقیقت ساری + دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے میدان عشق میں قدم رکھنا کوئی معمولی سی بات نہیں ہے جو شخص اس میدان میں قدم دھرتا ہے اس شخص کو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آنی پڑتی ہے ~ عشق کا خطر نہ دولت پرواہ نہیں + عاشقوں کو نیستی کی پرواہ نہیں ہے سر دیا جس نے پیا ہے جام عشق ~ حرص دنیا پھونک کر لو نام عشق + یکساں ہے عشق کے مے کا خمار + عشق کے مے کا نہیں چڑھا اترتا

(۴) ناظرین ہم اصل بات سے دور بھاگے جا رہے ہیں۔ نا معلوم بیچاری شکنتلا پر کیا کیا مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوں گے۔ آؤ ذرا اس باغ کی طرف قدم بڑھائیں۔ اور اس معصوم لڑکی کی حالت کو دیکھیں۔ اُف کیسا غضبناک منظر ہے شکنتلا اپنے والد صاحب کے سامنے دیوانہ وار بیٹھی ہوئی ہے۔ اور وہ آپس میں کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ چلئے ناظرین! ذرا نزدیک جا کر ان کی باتیں سنیں ::

شکنتلا۔ والد صاحب! میں اپنی ضد پر چلونگی۔ اور اپنے پریم پیارے رگھوناتھ کو ہرگز نہ بھولونگی ::

والد صاحب۔ پیاری شکنتلا! تجھے واجب ہے کہ ایسے نمک حرام کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے ::

شکنتلا: (نمک حرام کا نام سنکر آنکھوں میں آنسو لا کر) پتا جی! بالکل ممکن نہیں :: شکنتلا کا اکھڑا سا جواب سنکر شکنتلا کے والد صاحب غصے سے تمتما اٹھے لیکن پھر کچھ سوچ کر کہا۔ پیاری شکنتلا! اچھا ایسا ہی ہوگا۔ اگرچہ تو میرے خاندان کو بٹہ لگا دے گی۔ مگر تیری محبت مجبور کرتی ہے ::

(۵) شام ہوگئی سورج دن بھر کا تھکا ماندہ اپنی آرام گاہ پر جا لیٹا۔ تمام عالم میں خاموشی چھا گئی مرغان ہوائی ::

اپنے محلوں میں جا دبکے۔ شکنتلا اپنے والد کی رضا مندی پر نہایت خوش و خرم ہو حسب معمول باغ میں بیٹھی ہوئی اپنے پریم پیارے کا انتظار کر رہی تھی تو تھوڑی ہی دیر میں رگھوناتھ باغ کی دیوار پھاند سامنے آموجود ہوا۔ ناظرین! آپ خوب شکنتلا کی خوشی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ پھول سا چہرہ جو پہلے تقریباً مرجھایا رہتا تھا۔ آج گل کی طرح کھلا ہوا ہے۔ دونوں بیٹھے ہوئے اپنے دلی شوق پورے کر رہے ہیں۔ یکایک جو دل میں آئی تو اٹھکر ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔ اور سیر کرتے دور نکل گئے۔

(۶) پیارے ناظرین! شکنتلا کے والد صاحب جب دم دلاسا دیکر روانہ ہوئے۔ تو گھر جانے کی بجائے راستے میں چھپ گئے۔ اور موقعہ دیکھکر رگھوناتھ کے پیالے کی شراب میں زہر ملا دیا۔ دونوں عاشق و معشوق وہاں پہنچ ہوئے پھر آرام کرسیوں پر دراز ہو گئے۔ کچھ دیر خاموشی رہی آخر کار شکنتلا بولی۔ پران پیارے! لو یہ جام نوش فرماؤ۔ آہ! معصوم شکنتلا! تجھے کیا معلوم تھا کہ وہ باپ جس نے تجھے اعتقاد دلا رکھا ہے پیالا آج تیری آسائش و آرام [illegible] ختم کر چکا ہے۔ رگھوناتھ نے پیالہ نوش کیا اور تھوڑی ہی دیر میں اُسکا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ شکنتلا نے جب اپنے پریتم کا یہ حال دیکھا تو غش کھا کر زمین پر آ پڑی اور دونوں عاشق و معشوق ہمیشہ کے لئے چل بسے۔

(۷) ناظرین! ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے شکنتلا اپنے پران پیارے کے ساتھ روانہ ہو گئی اس کی روح نے قید ہستی سے بالکل آزادی حاصل کر لی۔ اب وہ ہر طرح سے اپنے پران پیارے رگھوناتھ کی خدمت کر سکے گی۔ اُف کیسا دردناک نظارہ ہے شکنتلا کا جسم زمین پر مردہ پڑا ہوا ہے۔ ہائے وہ شکنتلا جو کبھی گدیوں پر آرام کیا کرتی تھی۔ آج تنہا سبزہ زار پر بے حس و حرکت پڑی دکھائی دے رہی ہے۔ وہ پرنور چہرہ جو کبھی عالم ماہتاب کو بحر ظلمات میں غوطے کھلاتا تھا۔ آج بالکل بے حس و حرکت و بے رونق نظر آ رہا ہے۔ چاندنی اونچی عالیشان درختوں کے پتے کو چیرتی ہوئی پژمردہ چہروں پر ہلکی سی شعاع ڈال رہی ہے۔ اسی اثنا میں شکنتلا کا باپ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اسکے چہرے پر اداسی چھائی معلوم ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس جگہ آیا جہاں کہ یہ مردہ جسم چپ چاپ پڑے تھے۔ قریب آکر کیا دیکھتا ہے کہ شکنتلا بے حس و حرکت زمین پر پڑی ہوئی ہے۔ قریب تھا غش کھا کر زمین پر گر پڑے۔ مگر آپنے آپ کو سنبھالا اور شکنتلا کے مردہ جسم کو اٹھا کر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

(۸) تھوڑی ہی دیر میں سیٹھ صاحب (شکنتلا کے باپ) کے گھر کہرام مچ گیا۔ یہ خبر شہر میں آناً فاناً پھیل گئی۔ سیٹھ صاحب کف افسوس ملتے ہوئے اپنی آرام گاہ پر جا لیٹے۔ آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ خواب میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ شکنتلا حسب معمول باغ کے دروازے پر کھڑی ہے۔ آپ نزدیک

گئے۔ اور تمہارا پتہ ہی کس انتظار میں ہو۔

شکنتلا نے منہ پھیرا۔ اور ہنس کر جواب دیا۔ پتا جی! میں دنیاوی سمبندھوں سے دور ہوں میں دنیا میں رہنا پسند نہیں کرتی۔ میں پہاڑ کی کھوہ میں رہتی ہوں کسی فرد بشر کا یہاں پر گذر نہیں ہو سکتا جنگلی جانور میرے رفیق حال ہیں۔ میں شام تک پتھر پر بیٹھی رہتی ہوں۔ اور بھگتی میں تن من لگائے رکھتی ہوں حتیٰ کہ غروب ہونے والے سورج کی سنہری شعائیں برف سے ڈھکی ہوئی مشرقی چوٹی پر پڑتی ہیں۔ میں پھر بھی اپنی بھگتی میں مشغول رہتی ہوں۔ اتنا کہکر شکنتلا باغ کے ایک طرف چلی گئی۔ سیٹھ صاحب خواب سے چونک اٹھے۔ اٹھکر ادھر ادھر دیکھا۔ اور کف افسوس ملتے ہوئے کہا بیشک جا چکی .... وہاں ...... جہاں سے کوئی نہیں آیا

جوگندر سنگھ ورما پٹیالوی فسانہ نویس

رسالہ بہادر دہلی۔

پرارتھنا در یاد کرشن بھگوان

از قلم لکشمی پرکاش ماتھر دگزن سنبھلی

درشن پیا دو تمیں ہمکو بنانے والے
اپنے بھگتوں کو سدا دکھ سے بچانیوالے

نہ رہا اب تو سنو جگدیش کہانے والے
بات کی بات میں دنیا کو بنانے والے

رام کا جنم لیا دیش میں تم نے پربھو
مارا راون کو اور دنیا کے رچانے والے

راگ بنسی میں ذرا آن سنا دو پربھو
آؤ بھارت میں ذرا کشٹ مٹانے والے

کرشن کہلائے تم ہی اور دلارے سب کے
شہر متھرا میں تم ہی نام کے پانیوالے

گیان پرہلاد کو تم ہی نے سکھایا پربھو
اور دُہرو جی کو عطا پریم بھی کرنے والے

پریم سے ساگ بدر جی کے کو کہانے والے
روح روشناس کی میں جان کو بھرنے والے

آرزو اب یہ ہے دگزن کی تو ہے اے پربھو
بھگتی اپنی دو مجھے پریم بڑھانے والے

نسخہ ربڑ پریس بنانے کا

(از قلم جناب مہابیر پرشاد صاحب جین قصبہ ٹیکری ضلع میرٹھ)

اول جس سائز کا پریس بنانا ہو اسی سائز کا ٹین کا ٹرے جو کہ خانہ جس کی گہرائی کم از کم
چاہئے۔ نیچے ہو جب خانہ بنکر تیار ہو جاوے۔ اس میں مندرجہ ذیل مصالحہ دو جس سے ربڑ پریس بنجاویگا۔

جلاٹین گلیسرین۔ سامان مع ترکیب یہ اول جلاٹین کو ایک کٹورے میں ڈالکر اتنا پانی ڈالو کہ وہ خوب بھیگ کر نرم ہو جائے۔ بعد ایک گھنٹہ کے کسی برتن یا کڑاہی میں اتنا پانی ڈالو کہ جس میں اگر جلاٹین والا کٹورہ رکھا جاوے تو کڑاہی والا پانی کٹورہ مذکور میں نہ جانے پھر آگ پر گرم کرو۔ اور اس طرح سے پانی کے بھاپ سے جلاٹین کو گلاؤ۔ جب جلاٹین حل ہو جاوے تو اسمیں گلیسرین بہت ہی آسانی سے ڈالو تاکہ مصالحہ مذکور میں بلبلہ نہ پڑے۔ اور آخر میں چائنا کلے کو خوب باریک پیسکر ڈالو اور خوب ہلاؤ۔ جب دیکھو کہ خوب مل گیا تو مصالحہ کو خانہ مذکور میں ڈالکر کسی ہموار جگہ میں ۸ گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقت تک رکھا رہنے دو۔ مصالحہ مذکور ٹھنڈا ہو کر جم جاوے گا۔ مصالحہ کی کمی بیشی خانہ کی ضرورت کے موافق کر لینی چاہئے۔ جب دیکھو کہ مصالحہ خوب جم گیا بس پریس تیار ہو گیا ہے یہی پریس کام میں لایا جاتا ہے۔

اس پریس میں ذیل کی ترکیب سے بنائی روشنائی کام دے گی۔ یہ روشنائی بازار سے بھی بنائی ہوئی ملتی ہے اسکا نام ہیکٹوگراف انک ہے جس رنگ کی سیاہی بنانی ہو اس رنگ کو لیکر پانی میں گھول لو۔ مگر گاڑھا رہے پھر اس میں ذرا سا گلیسرین ملا دو بس سیاہی تیار ہے۔ دوسرا نسخہ اودے رنگ کو لیکر پانی میں پکاؤ۔ اور لکھو۔ تیسرا نسخہ اودے رنگ ۱ تولہ۔ گلیسرین ۱ تولہ۔ پانی ۵ تولہ سبکو ملا کر پکاؤ سیاہی تیار ہے۔ کسی سادہ کاغذ پر جو عبارت چھاپنی منظور ہو۔ صاف صاف عمدہ اور خوشخط لکھو۔ اور پریس پر اسپنج سے قدرے نمی دیکر اور لکھے ہوئے کو خشک ہونے کے بعد کاپی مذکور کو پریس پر جما دو۔ اور پھر اسکو اٹھا لو۔ اور دوسرا کورا کاغذ لیکر اسپر جما دو۔ اور ہاتھ پھیر دو اور اٹھا لو۔ وہ چھپ جاوے گا۔ اسی طرح سے جتنے کاغذ ہوں چھاپ لو۔ چھاپنے کے بعد پریس کو اسپنج سے رگڑ کر صاف کر دو۔

نوٹ ایک دفعہ کی چھاپی ہوئی کاپی سے ۸۰۰ کاپیاں چھپ سکتے ہیں۔ ایک دفعہ کا بنایا ہوا پریس عرصہ تک کام دے گا اگر ساتھ حفاظت کے کام میں لایا جاوے

(از احمد عبد الجبار متعلم سٹی کالج حیدرآباد دکن)

اگر انسان نظام عالم پر غور کرے تو ایک عجیب ترتیب اور حیرت انگیز نظم و نسق اسکے اجزا اور ذرہ ذرہ یا زمین و آسمان۔ انسان و حیوان چرند و پرند۔ برگ و شجر۔ غرضکہ ہر جگہ و ہر وقت میں پائیگا۔ یہ سلسلہ قدرت مدتوں سے چلا آ رہا ہے، اور مدتوں تک چل جائیگا۔ مگر اس میں شب و روز انتظام ضرور پایا جائیگا۔ اس میں بے شمار عجائبات گونا گوں و بوقلموں دکھائی دیتے ہیں جو کہ انسان کے دل پر اپنا علیحدہ علیحدہ اثر کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کے جلوے مختلف پیرایوں میں دکھاتے ہیں۔ عالم حیوانات۔ عالم نباتات۔ عالم ملکوت۔ اور دیگر عالمین جو بشر کے معلومات سے باہر ہیں اتنے عجوبے پیش کرتے ہیں کہ دماغ انکے خیال میں غرق ہو کر چکرا جاتا ہے۔

عجائبات قدرت میں سے محبت ہی ایک حیرت انگیز شئی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسکی وجہ سے حیوانوں میں کسطرح اور کس قسم کے جذبات اٹھتے ہیں لیکن انسان کے دل پر جو اثر اسکی وجہ سے ہوتے ہیں سے ہر ایک دانشمند بخوبی جانتا ہے۔ ہمارے پاس حیوانات کی الفت و موانست کے جانچنے کا ایک معیار ہے یعنی ان کے افعال حیوانات کا ایک دوسرے یا انسان کیساتھ محبت کرنا صرف اسکے افعال سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ انسان کے سوا اگر کسی قسم کی اعلیٰ مخلوقات ہو تو اس کے جوش الفت سے ہمکو کچھ خبر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے افعال ہی ہمکو دکھائی دیتے ہیں اور نہ وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ہمیں اس جذبۂ قلبی سے مطلع کر سکتے ہیں۔

مگر ایک اور ہستی عظمیٰ ہے جسکی جھلکی میں انسان و حیوان بلکہ تمام نظام قدرت کی عنان ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو اس ترتیب کو چشم زدن میں درہم برہم کر دے۔ اسی سے ہی ہر چیز قائم ہے۔ اور اسی کے سہارے پر ہر ایک شئی کی زندگی موقوف ہے۔ وہی ہے جس نے ہر فرد دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اور وہی ہے جس نے محبت جیسی عجیب و نادر شئی کا دنیا میں ظہور کیا۔ بلکہ وہ خود بھی محبت ہے۔ اسکی محبت یا اسکا جلوہ یا اسکی ذات و صفات ہر ایک ذرہ سے نمایاں ہے۔ مگر اسکی محبت ایسی نہیں جیسے کہ انسان کی۔ وہ ایسی چیز ہے جسکو وہی ہستی پہچان سکتی ہے لیکن اسکا اپنی مخلوقات سے محبت رکھنا اسکے افعال سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسکی محبت اپنی مخلوقات سے ایسی بے لوث۔ ایسی بے غرض اور ایسی پاک ہے کہ انسان کو اسکا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ وہ کیا شئی ہے جس نے ہمکو اشرف المخلوقات بنایا ہے وہ کیا شئی ہے جسنے ہمکو عالم خیالات سے دنیا میں لطف اٹھانا سکھایا۔ وہ کیا ہے جسنے تمام زمین و آسمان کو ہماری آسائش و آسائش کے لئے مطیع کر رکھا ہے۔ وہ وہ ذات پاک خدا جل شانہ ہے جو اپنے بندوں کیساتھ ستر ماؤں کی محبت رکھتا ہے۔ م

م بیشک محبت ایک ایسی بیش بہا چیز ہے جسکی ہمکو قدر کرنا چاہیئے۔ ؟

کلام عرق

(از قلم رام کہانل عرق سیالکوٹی کھجور بازار کراچی)

زخم دل خنجر کو عریاں دیکھکر گویا ہوا — بعد مدت کے کہو جی کس طرف آنا ہوا

پھر کسی کی نوک مژگاں کا ہوا گھائل یہ دل — پھر کسی کے عشق کا سر میں مرے سودا ہوا

چٹکیاں لینے لگی دل میں کسی کی یاد پھر — خانۂ دل میں مرے اک حشر پھر برپا ہوا

تلوے کھجلانے لگے سر پہ ہوئی وحشت سوار — دل میں پھر صحرا نوردی کا جنوں پیدا ہوا

چارہ گر بے سود ہے اب سب تری چارہ گری — تو نے دیکھا ہے کہ کوئی عشق میں اچھا ہوا

انگلیاں اٹھتی ہیں مجھ پر جس طرف جاتا ہوں میں — اک بت رعنا کی خاطر گھر بہ گھر رسوا ہوا

ساقیا پی نے پلانے کا مزا ہی آج ہے
موسم برسات بھی ہے ابر ہے چھایا ہوا

غزل

(دولت رام شر یمین پور تحصیل فتح آباد)

ای بہادر کس زباں سے میں کروں تیری تعریف — کیونکہ تیرے ہیں ایڈیٹر ایک عالم کے طبیب

چاہتا ہوں اچھا لکھوں تیرے میں اس مضمون کو — پر کیا کروں آتی نہیں آتی نہیں میری تہذیب

ایکدن پٹواری گاؤں کرنے چلا گرداوری — جب ملا پرچہ بہادر رکھدی جھرلنے جریب

لوگ کرتے ہیں تیری تعریف گاؤں گاؤں میں — لوگ تو کرتے سو کرتے درمیان چمن عندلیب

تو ہوا جو نام سے جاری یہ اک شوق تھا — یہ میری تھی خوش نصیبی اور تھی یہ خوش نصیب

ہے میرا یہ خیال پختہ چند دن میں اے رفیق — بڑھ جائیگا بڑھ جائیگا سب سے تو اب عنقریب

قلم بھی بہکی پڑی اور سیاہی بھی ہوگئی عجیب — لکھتے لکھتے تھک گیا ہے یار داب فقیر باغریب

بہادر

(از قلم بابو جوگیندر سنگھ صاحب ورما زیبا پٹیالوی نامہ نگار رسالہ بہادر)

ہے قوم کی اصلاح پہ یہ شان بہادر
کوشاں ہے جہاں تک بھی ہے امکان بہادر

مردہ دلوں کو از سر نو شیر دل کیا
کیا زندہ جاوید ہیں ارمان بہادر

ظلمت کا اگر دخل نہیں گوشۂ دل میں
روشن ہے مرے شمع شبستان بہادر

جذبوں میں اگر جذبہ ہے تو جذبۂ قومی
شانوں میں اگر شان ہے تو شان بہادر

محسوس اگر کرتے ہو تم قومی بھلائی
چھوڑو نہ کبھی ہاتھ سے دامان بہادر

بیخود ہوئے پھرتے ہیں جو ہیں اس کے طلبگار
کب خواہش مے رکھتے ہیں مستان بہادر

زیبا سے گنہگار کو زیبا تو نہیں تھا
ہوتا یہ کسی طرح ثنا خوان بہادر

مدار یعنی آک

یہ نہایت مشہور بوٹی ہے۔ اور ہندوستان کا ہر فرد بشر اس سے واقف ہے نیز ہندوستان کے ہر حصہ میں نہایت کثرت سے ہوتی ہے۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ آک ہندوستان میں ایک نعمت ہے مگر اس سے جسقدر فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اٹھایا نہیں جاتا۔ ورنہ یہ اکیلی دوائی سنگ پارس اور آب حیات سے کم نہیں ہے بشرطیکہ معالج ہوشیار اور تجربہ کار ہو چند مجرب عمل

(۱) آک کے دودھ میں چاول بخوبی تر کر کے خشک ہونے دیں جب دودھ اور چاول خشک ہو جاویں تو باریک پیسکر حفاظت سے رکھو۔ اور حسب موقعہ درد سر و ریزش۔ زکام نزلہ۔ مرگی۔ اختناق الرحم وغیرہ میں ذرا سی نسوار دیدو فوراً آرام ہوگا۔

(۲) دودھ آک۔ شہد اور گھی گائے کا ہموزن لیکر تین گھنٹہ کھرل کر کے شیشی میں رکھلو۔ مجلوق روزانہ ایک ماشہ عضو پر چھوڑ کر بلا ناغہ ایک ہفتہ لگاتے اور اوپر سے برگ پان باندھ دیا کرے۔ مگر نہایت قوی الاثر ہے۔ اگر آبلہ ہو جاویں تو مکھن لگا دیں ؎

(۳) دودھ آک اور شیشہ نمک مساوی وزن لیکر کوزہ گلی میں ڈالکر اور منہ بند کر کے ۷۔ ۸ سیر اوپلوں کی آگ دیں بعد سرد ہونے کے نکالکر نمک کو باریک پیسکر رکھیں جس شخص کے دانتوں میں کیڑا لگا ہوا ہو۔ یا بباعث کسی مرطوب مادہ کے درد ہو تو بطور منجن دانتوں پر ملیں اور منہ ڈھیلا چھوڑ دیں تاکہ تمام لعاب نکلجاوے

(۴) روئی کو آک کے دودھ میں تر کر کے سایہ میں خشک کریں۔ اور بتی بنا کر روغن سیاہ میں تر کر کے چراغ میں جلا دیں پڑوال کو از حد مفید ہے۔ اسکے علاوہ اگر آنکھوں سے رقیق پانی گرتا ہو یا بال جم جاتی ہو تو اسکو فوراً آرام ہوگا

(۵) اگر کسی دہات کا کشتہ کرنا ہو تو اسکا برادہ بنا کر بارہ پہر تک برابر آک کے دودھ میں کھرل کریں۔ بعد ازاں ٹکیاں بنا کر حسب ضرورت دہات آگ دیں سرد ہونے پر نکال لیں نہایت عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ آگ کی مقدار کوئی کم ہر ایک دہات کیواسطے مقرر نہیں کی جاسکتی ہے۔ چونکہ ملائم دہات صرف آٹھ دس سیر اور سخت دہات مثل تانبا وغیرہ من ڈیڑھ من اوپلوں میں کشتہ ہوگا۔ یہ امورات تجربہ پر منحصر ہیں ؎

(۶) گل آک مرچ سیاہ برابر وزن لیکر بخوبی کھرل کر کے بقدر روانہ نخود گولیاں بنائیں جس شخص کو کھانسی زکام نزلہ اور درد معدہ ریاحیہ یا بلغمی ہو اسکو ایک ایک گولی عرق گاؤزبان سے دیں۔ فوراً فائدہ ہوگا ؎

التماس — وی۔ پی میں از حد پریشانی اور طوالت ہے۔ لہذا آپ اپنا چندہ ایکروپیہ بذریعہ منی آڈر روانہ فرما کر مشکور فرمادیں ؎

(منیجر)

صنعت و حرفت

آئن کو دور کرنا ۔ یہ وہ کھیشہ ہے جو پاؤں کی انگلیوں میں جوتہ کے سخت ہونیکی وجہ سے پڑجایا کرتا ہے جس سے انگلیاں بدوضع ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات ازحد تکلیف کا باعث ہوتی ہیں۔ لال آئن والی انگلیوں کو بخوبی گرم پانی سے دھویا جاوے اور ایک کرنڈ پتھر کے ٹکڑے سے ہوتے ہوئے گرم پانی ڈالکر گڑے حتیٰ کہ اسمیں درد معلوم ہونے لگے۔ یہ عمل صرف پندرہ بیس یوم تک کافی ہوگا۔ اور کچھ مدت تک تیل لگادیا جایا کرے۔

دانت میں کیڑا ۔ افیون نصف رتی۔ سکپور نصف رتی ان کی ایک گولی بناکر خالی جگہ دانت کے خول میں جہاں کیڑا لگا ہو رکھدو اور اوپر سے ذرا سا موم لگاکر بند کردو۔ یہ عمل رات کو کیا جاوے۔ رات بھر میں کیڑا مرجاویگا۔ اور درد موقوف ہوگا۔

دیوار یا فرش کی سیل ۔ دو بوتل تارکول میں ایک چھٹانک میٹھا تیل ملاکر آدھ گھنٹہ آنچ پر پکاؤ اور اُتار کر دس تولہ چونہ پانچ تولہ باریک پسا ہوا کانچ ملاکر دوبارہ تھوڑی دیر آنچ پر پکاؤ۔ اور گرم گرم سیل والی جگہ لگادو۔ ایک بار کا لگایا ہوا جب خشک ہوجاوے تو ایک بار اور لگاؤ بس اس جگہ سیل اپنا اثر نہ کرے گی۔

ہیرا جوڑنا ۔ تھوڑا سا سریس ماہی لیکر پانی میں بھگو دو کہ نرم ہو جائے۔ پھر اُسکو پروف اسپرٹ میں حل کرو۔ اور ذرا سا روغن رال ملاکر کام میں لاؤ۔ اس سے ہیرے کے ریزے اور کانچ و چینی کے برتن جوڑے جاسکتے ہیں۔

گنج دور ہو ۔ گنج سر پر ہوتا ہے اور نہایت غلیظ بیماری ہے۔ مگر یہ روغن اُسکا خاص علاج ہے ارنڈی کا تیل ۱۰ تولہ۔ رم شراب ۲۰ تولہ۔ روغن لونگ ۳۰ قطرہ عطر گلاب خالص ۴۰ قطرہ ان سب کو ایک بوتل میں ڈالکر خوب ہلاؤ اور ایک روز دھوپ میں رکھ چھوڑو۔ پھر روزانہ رات کو سر پر بخوبی مالش کیا کرو۔ ایک ماہ کے استعمال سے گنج دور ہوگا۔

پھول کی رنگت قائم رہے ۔ پھولوں کو خشک کرنے سے پہلے ایک بار گرم پانی میں ذرا سی دیر کے لئے ڈبو رکھو۔ پھر نکال کر خشک کرو ان پھولوں کی رنگت مثل تازہ کے رہے گی۔

فائر پروف کپڑا ایک چھٹانک پھٹکری کو ڈیڑھ سیر بھر پانی میں ملادو۔ جب حل ہو جاوے تو اس پانی میں کپڑا ڈالدو اور کم ازکم چوبیس گھنٹہ پڑا رہنے دو۔ پھر نکالکر سکھالو۔ اس کپڑے میں آگ اثر نہ کرے گی۔

لطائف وظرائف

ایک شاعر کسی امیر کے گھر جاکر اسکے اسقدر نزدیک بیٹھا کہ اسمیں ایک بالشت کا فرق تھا۔ امیر نے کہا تجھ میں اور گدھے میں کیا فرق ہے۔ شاعر نے جواب دیا کہ ایک بالشت کا"

ایک صاحب اپنی ڈاڑہی کو سیاہ رنگا کرتے تھے۔ ایک دن اُن کے سر کے بال کھلے رہگئے دوستوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ تمہاری ڈاڑہی تو سیاہ ہے۔ اور سر کے بال سفید انہوں نے جواب دیا کہ شاید آپکو معلوم نہیں کہ میرے سر کے بال ساٹھ سال کے ہیں۔ اور ڈاڑہی صرف پچیس کی

مالک (ایک امیدوار سے) یہ جانتے ہوئے کہ کام سے قطعی ناواقف ہو پھر بھی زیادہ تنخواہ کا مطالبہ کر رہے ہو۔

امیدوار۔ جناب آپ جانتے ہیں کہ جو کام پہلے کبھی نہ کیا ہو۔ اسکے لئے زیادہ محنت درکار ہوتی ہے۔ اس لئے تنخواہ بھی زیادہ ہونی چاہئے

ایک شخص کسی کام کو ایک گاؤں میں گیا یکہ والے سے دریافت کیا کہ یہاں سے ہوٹل تک کا کیا کرایہ لوگے

یکہ والہ۔ جناب ایکروپیہ اور اسباب مفت۔

شخص۔ اچھا تو تم ہمارا اسباب لیچلو۔ ہم خود پیدل چلینگے

ماں۔ دیکھو بیٹا شریر لڑکوں کی صحبت سے الگ رہنا

بیٹا۔ اسوجہ سے تو میں سکول نہیں جاتا"

سلیم نے اپنے دوست کو کارڈ لکھا آخر میں یہ الفاظ تھے۔ زیادہ تفصیل اسلئے نہیں لکھی کہ ڈاکیا پڑھ لیگا۔ دوسرے دن ڈاکیا کارڈ لے آیا۔ اور مکتوب الیہ کو دیکر غصہ میں بھرا ہوا بولا سلیم جھوٹ لکھتا ہے میں کبھی کسیکا کارڈ نہیں پڑھتا

ایک شخص نے اپنے بیٹے کے خلاف عدالت میں فریاد کی

مجسٹریٹ۔ تم نے اپنے بیٹے کو سمجھایا بھی

مستغیث حضور بہت سمجھایا مگر میری سماعت نہیں کرتا وہ تو گدہا ہے اور ہمیشہ گدہوں کی رائے پر عمل کرتا ہے اسلئے اب حضور سے درخواست ہے کہ اسکو سمجھائیے"

میاں اپنی بیوی سے عورتوں کی غیر مستقل مزاجی پر گفتگو کرہا تھا ان لڑکیوں کو ذرا خیال کرو جو کہا کرتی ہیں کہ ہم کبھی شادی نہ کرینگے حالانکہ ہر ایک جانتا ہے کہ پہلے ہی موقعہ پر وہ اپنے قول کی صداقت پیش نہیں کر سکتی اتنا کہکر میاں خاموش ہوگئے اور منتظر رہے کہ انکی بیوی شاید عورتوں کی حمایت میں بولے مگر عقلمند عورت خاموش رہی

(مرد) کیوں فرزانہ تمہیں اپنی بات یاد ہے۔ میں نے تمہاری زبانی کئی مرتبہ یہ سنا تھا کہ دنیا کے اچھے سے اچھے آدمی کے ساتھ بھی میں شادی نہ کروں گی۔

(بیوی) بیشک ٹھیک ہے۔ آخر میں نے ایسا ہی کیا"

اگر آپنے ابھی تک چندہ کا روپیہ نہیں بھیجا ہے تو فوراً بھیجکر مشکور فرماویں۔

انجام شک

(گذشتہ سے پیوستہ)

نیچی آواز سے کہا؟ نہ کیا وہ مانگنے ہی گئی تھی؟ اسنے بچوں کو مٹھائی مول لیدی، تو کیا گناہ ہو گیا؟ کیا کوئی بچوں سے محبت نہیں کرتا؟ مٹھائی ہی لینی تھی تو وہاں جاکر سامنے کیوں گئی۔ شیام سندر نے قہر آلود نظروں سے گھور کر کہا، قصور تمہارا ہے، میری بات نہیں سنتی ہو، تم اس بدمعاش سے میل جول بڑھاتی ہو، کسی عورت کو ایسا زیب نہیں دیتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ رانی مانگنے نہیں گئی تھی مگر آپنے اس کو جانے کی اجازت کیوں دی؟ بچوں سے محبت ہو گئی تو کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بدچلنوں کے بچوں کو مٹھائی خریدے؟ آخر رانی کی کیا خصوصیت ہے؟ پھر مٹھائی بھی تھوڑی نہیں، دو سیر رانی کے پڑوس میں تمکو سوغاتیں بھیجی جاتی ہیں اور تم انہیں ٹھنڈے پیٹوں قبول کرتی ہو، کئی مرتبہ سمجھا چکا ہوں اور آج پھر صاف صاف کہے دیتا ہوں، ان باتوں کو بالکل ترک کر دو ورنہ جیتا نہ چھوڑونگا زیادہ سے زیادہ پھانسی ہو جائیگی۔ مجھے جان کی پرواہ نہیں عزت کا تحفظ کرتے ہوئے جان دینا بہت زیادہ آسان ہے۔

(۶) بابو شیام سندر جھلا کر مکان سے باہر نکل چلے گئے، دروازہ پر دیکھا شیو کنور جلد جلد قدم اُٹھائے دیناج بجن کی دکان کی طرف جا رہا ہے، خیال گذرا، شاید یہ دروازہ سے کان لگائے ہوئے ہمارے یہاں کا حال سن رہا تھا۔ اب بجن کی لڑائی کا حال کہنے گیا ہے، کانوں سے دھواں نکلنے لگا، غصہ تو بھرا ہوا تھا، جی چاہا لپک کر خاطر خواہ گوشمالی کر دوں، مگر نیچ قوم کمینہ آدمی ہے، سر بازار اس سے الجھوں گا تو نہیں سخت رسوائی ہے، اگر مار بھی کھا گیا تو ذلت سے بچ نہیں سکتا، آخر خون کا گھونٹ پی کر ٹال گیا۔ پڑا جانتے کہاں؟ شوہر پر آج اس کے باتوں سے لوری سے حسب سلامت تک تھی، پارک میں دل نہ لگا، بار بار اسکی چہل پہل سے وحشت ہونے لگی، دل میں آگ لگی تھی، شام کی ٹھنڈی ہوا بھی کلیجہ میں خنکی پیدا نہ کر سکی۔

گھنٹہ دو گھنٹے بازاروں میں بے مقصد گھوم کر اور گلیوں کی خاک چھان کر پھر مکان واپس آئے، شیو کنور آج کے برتاؤ سے نہایت شکستہ خاطر تھی، اس نے خواب میں بھی خیال نہیں کیا تھا کہ ان باتوں سے اسکے دامن عصمت پر دھبا لگ سکتا ہے، پہلا روز تھا کہ آپنے سوامی کی زبان سے ایسے ناشائستہ الفاظ سننے میں آئے تھے، اس کے دل میں عجیب عجیب خیالات بھر رہے تھے بار بار سوچتی تھی، ہے رام کیا معلوم تھا وہ ایسے نیچ خیال کے آدمی ہونگے انھوں نے مجھکو فاحشہ عورتوں کا ہمسر ٹھہرا دیا، جس طرح وہ کمروں پر بیٹھکر عصمت فروشی کیا کرتی ہیں مجھکو بھی ویسا ہی بنا دیا۔

یہ تخیلات ایسے تھے جنھوں نے محبت شوہری کو نفرت و حقارت سے مبدل کر دیا۔ شیام سندر کی جتنی وقعت و منزلت تھی ہوتے مخالفت کے ایک تھپیڑے میں قصر ریگ کی طرح ڈھ گیا اور وہ پیشتر اس کے مرد سے علیحدگی اختیار کرنے پر آمادہ ہو گئی!

شیام سندر نے مکان میں داخل ہوتے ہی کہا۔

جلد سب اسباب باندھ لو، میں اس مکان میں رہنا پسند نہیں کرتا۔

شیو کنور۔ اب کہاں جاؤ گے؟

شیام سندر۔ جب تک کوئی قرینے کا مکان لے، سیٹھ کے ہوٹل میں رہونگا!

شیو کنور۔ یہاں سے کیوں جاتے ہو

شیام سندر۔ جب تک اس مکان میں قیام رہیگا یہی جھگڑے ہوا کرینگے۔

شیو کنور نے پھر کچھ نہ کہا۔ دونوں نے مل کر اسباب بیٹھنا شروع کیا۔ وہی رات کو سب سامان لیکر بابو شیام سندر ایک ہوٹل میں اٹھ گئے۔ جا بجا پھر دو دن میں قرینے کا مکان مل گیا۔ محلہ اچھا اور شریفوں کی آبادی تھا۔ مکان بھی ہوادار اور ان دونوں کے رہنے کے قابل تھا مگر نہ جھگڑا ہی تھا لیکن وہ کبھی کھلا نہیں کیونکہ بابو شیام سندر کے تعلقات دوستانہ بالکل محدود تھے۔ وہ کبھی کسی کے مکان پر جاتے نہ انکے پاس کوئی آتا۔ میاں بیوی میں پھر صفائی ہو گئی۔ اس مکان کے قیام نے جو باہمی کشیدگی و ناچاقی پیدا کر دی تھی اب برائے نام باقی تھی۔ پھر گذشتہ عیش و آرام نصیب تھا۔

ایک دن بابو شیام سندر نے سینما جانیکا ارادہ کیا۔ بیوی کو بھی ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ ساڑھے آٹھ بجے بابو شیام سندر بیوی اور لڑکی کو لیکر سینما پہنچے ٹکٹ خریدا اور کرسی پر جا کر بیٹھ گئے۔ تماشہ شروع ہوتے ہی تمام بتیاں گل ہو گئیں۔

بائیسکوپ کا سین نہایت دلکش تھی۔ بابو صاحب بیوی کو سمجھاتے جاتے تھے۔ ایکٹر نہایت ظریف تھا۔ ایک ایک موشن پر ناظرین ہنستے ہنستے لوٹ جاتے تھے۔ ایک گھنٹہ میں پہلی چھٹی ہوئی بتیاں روشن ہوئیں، ناظرین اٹھ اٹھ کر باہر جانے لگے۔ کچھ لڑکے چائے، سوڈا، لیمونیڈ کشتیوں میں لئے بیچنے کو اسٹیج میں چلے آتے۔ رانی نے کیک کی فرمائش کی شیام سندر لڑکے سے کیک منگانے کو مڑے تو اُن کی حیرت و استعجاب اور غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی، دیکھا شیو کنور کی کرسی کے پیچھے ویدراج مہاراج ڈٹے ہیں اور ان کے برابر منگلو دھوبی بیٹھا ہے بے اختیار جی چاہا گلا پکڑ کر خون پی جائیں

مگر ضبط آپ کو روکا اور شیو کنور کو ساتھ لیکر فوراً مکان روانہ ہو گئے۔ راستے میں اپنی گاڑی کے پیچھے ایک تانگا آتے ہوئے دیکھا سمجھ تو گئے کہ اس تانگہ پر کون ہے لیکن شرافت نے باز پرس سے باز رکھا مکان پہونچکر شیو کنور سے کہا۔

تم نے دیکھا، ان لوگوں نے کہاں تک ہمارا تعاقب کیا اس سے معلوم ہوتا ہے انھوں نے ہمارا دوسرا مکان بھی تلاش کر لیا ہے اور عجب نہیں جو منگلو میری غیر حاضری میں تمہارے پاس آئے

شیو کنور (ترش ہوکر) تم تمہاری بدگمانیاں دور نہیں ہوتیں اور خواہ مخواہ پاک الزام لگایا کرتے ہو، آخر ان باتوں سے تمہارا مطلب کیا ہے۔ اگر میں تم پر بار ہوں تو ہنسی خوشی رخصت کر دو۔ میکے میں بیٹھ کے زندگی بسر کر دوں گی تمہارے دلہیز پر کبھی ماتھے نہ آؤں گی۔

شیام سندر۔ یہ آسانی سے تو پنڈ چھوٹ نہیں سکتا۔ لیکن ان باتوں کا انجام اچھا نہیں، مجھکو تین لاشیں خون میں تربتر دکھائی دیتی ہیں۔

شیو کنور نے سکوت اختیار کر لیا شیام سندر بھی غصے میں بھرے ہوئے پلنگ پر لیٹ رہے اور آج کے واقعات پر غور کرنا شروع کیا۔

(۷) دو تین روز اور گذر گئے اس درمیان میں کوئی تازہ واردات نہیں ہوئی لیکن میاں بیوی کا کھچاؤ بدستور رہا بلکہ کچھ نہ کچھ کشیدگی بڑھتی رہی۔ بار بار مار ڈالنے کی دھمکیوں نے شیو کنور کے دل میں خوف سا پیدا کر دیا۔ یہاں اس کا کوئی عزیز پیارا بیٹھا ہوا نہ تھا جو وقت پر پہنچ لیتا۔ بابو شیام سندر کے تیور بدل چکے تھے۔ ابھی تک تو دھمکیاں صرف زبان تک محدود تھیں آئندہ یہی باتیں عمل جامہ پہن سکتی تھیں کئی مرتبہ دل میں آیا کہ لاؤ بوریہ بدھنا سمیٹ کر میکے چل دوں وہ دن بھر آفس میں رہتے

گھر کا سارا انتظام میرے ہاتھ میں ہے اگر میں خوش سلیقگی اور خوش انتظامی
سے کام نہ لوں تو سارا بابو جیا خاک میں مل جائے تنخواہ ہی ایسی بڑی کیا ہے
... دیکھیں یہ ٹھاٹ باٹ نہیں ہو سکتے میں پیسے پیسے کو دانتوں سے
پکڑ کر اٹھاتی ہوں تب کہیں گرہستی درست دکھائی دیتی ہے۔ دو روز
میں تو بابو جی ستاسکو نانے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا۔ ناک بگڑ گئے ہوتے
اب میں تو شیو کنور نام دھر رکھوں، توبہ توبہ! مجھکو ان نگوڑی بازاری
رنڈیوں سے بھی بدتر سمجھ لیا ہے۔ جیتے جی عیب لگا دیتی ہیں سمجھتے ہیں اس کا
کوئی پوچھنے والا تو ہے ہی نہیں جو چاہے کہوں اور کر گئی کیا!

غرض اسی قسم کے بیسیوں خیالات تھے جو شیو کنور کے دل میں جولانیاں
کیا کرتے تھے پہلے وہ شریف خاتونوں کی طرح انکی محبت کا دم بھر
تی تھی حاضر و غائب بھی خیر خواہ تھی۔ اب محبت کے بدلے نفرت و
حقارت پیدا ہو چلی تھی جو بتدریج بڑھ رہی تھی خوشگوار تعلقات
کو شکست ہو چکی تھی دونوں جانب کشمکشیاں بھری ہوئی
تھیں ایک دوسرے سے کشیدہ نظر آتا تھا۔

ایک روز دوپہر کے وقت شیو کنور کو تنہا بیٹھی ہوئی ان باتوں پر غور کر رہی
تھی کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی اٹھ کر چوکھٹوں کے قریب گئی اور پوچھا۔

کون ہے؟

میں ہوں منگلو"

شیو کنور نے تھوڑے پس و پیش کے ساتھ جھجکتے ہوئے دروازہ
کھول دیا، منگلو ایک گٹھری لئے ہوئے اندر داخل ہوا اور آتے ہی
شیو کنور سے کہا،

بہو جی! آپ تو ایکایکی اس مکان سے اٹھ آئیں، خیر تو ہے؟ میں نے
تلاش کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ وید راج جی بھی بیٹا کو
نہ دیکھنے کی وجہ سے بہت پریشان تھے اس روز اتفاق سے سنیما میں سامنا
ہو گیا تو اس مکان کا پتہ مل گیا، صورت دیکھکر ہی میں آپکا چہرہ کیوں
اداس ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دیو یا پری اثر کر کے دل کو لگ
اچھا نہیں ہوتا آپکے دیکھ دیکھ کر میری چھاتی پھٹی جاتی ہے۔ ہائے کیا
چاندی سی صورت مٹی جاتی ہے دبی زبان سے میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا
تھا کہ بابو جی چوک گھومنے کے عادی ہو گئے ہیں نہ معلوم بازاری
چڑیلوں میں کیا مٹھاس بھری ہے جو بابو لوگ گھر کی بیویوں کو چھوڑ کر
کوٹھے والیوں کو تکتے پھرتے ہیں:

شیو کنور نے ان باتوں کا جواب نہیں دیا لیکن ایک ایک
حرف دل میں اتر گیا۔ سوچا ایشور یہ وقت آ گیا کہ دھوبی
تک میرے حال زار کو رحم کی نظروں سے دیکھتے ہیں بیشک منگلو سچ
کہتا ہے انکو ضرور چوک کی زہریلی ہوا لگ گئی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو
کبھی ایسے غیر شریفانہ برتاؤ نہ کرتے۔

منگلو سرکار آپ چاہے کہیں یا نہ کہیں لیکن میں جانتا ہوں
کہ بابو جی آپ سے اچھی طرح پیش نہیں آتے ہیں برا نہ مانئے تو صاف
کہوں وہ آپکے لائق بھی نہیں نہ معلوم آپکی ماتا پتا نے کیوں آپ
کو کانٹوں میں جھونک دیا۔

شیو کنور کے تیوروں پر بل پڑ گیا وہ چاہے شیام سندر کی نسبت
کچھ رائے قائم کرے لیکن دوسروں کو ایسے کلمے کہنے کا حق نہیں
منگلو نے شیو کنور کے تیور بدلتے ہی پہچان لیا، فوراً بات کا
رخ پھیر کر رانی کو پوچھنے لگا اتفاقاً آج کسی وجہ سے نارمل سکول میں
سویرے چھٹی ہو گئی اور رانی ڈیڑھ بجے مکان پہنچ گئی جیسے ہی آنگن
میں قدم رکھا، منگلو نے دوڑ کر گود میں اٹھا لیا۔

رانی بیٹا اچھی تو ہیں اپنے منگلو دھوبی کو بھول گئیں یاد ہے ہم نے
ہمکو کبھی یاد نہیں کیا ہم روز یاد کرتے تھے۔ کوئی دن ایسا نہیں
ہوتا تھا جب تمہارے وید راج دادا سے تمہاری باتیں نہ ہوتی ہوں
آج چلتے وقت انھوں نے ایک خوبصورت گڑیا تم کو بھیجی ہے،

جب اسکول جایا کرو تو اس کو بھی ساتھ لے جایا کرو۔ تمہاری ہمجولیوں میں کسی کے پاس ایسی گڑیا نہ ہوگی۔

منگلو نے گٹھڑی کھول کر نہایت خوبصورت ولایتی گڑیا نکالی رانی تو اس کو دیکھتے ہی لوٹ پوٹ ہوگئی لیکن شیو کنور نے منع کرتے ہوئے منگلو سے کہا۔

منگلو! یہ تو بہت دام کی ملی ہوگی ہمکو اتنی قیمتی کھلونے کی ضرورت نہیں، اگر مہاراج نے بچہ سمجھ کر کھلونا بھیجا تھا تو کوئی سستا بھیج دیا ہوتا تم اس کو واپس لے جاؤ۔

منگلو۔ تو اس گڑیا میں کیا ہے جی! دیوراج جی کو رانی بٹیا پر بہت محبت ہے اپنی ہی لڑکی سمجھتے ہیں، کل حضرت گنج گئے تھے ایک انگریزی دوکان پر گڑیا دیکھی فوراً بیس روپیہ دیکر خرید لی۔

شیو کنور نے پھر کچھ کہنا چاہا مگر رانی نے گڑیا بغل میں دبائی اور کوٹھے پر بھاگ گئی۔ شیو کنور کو غصہ تو آیا مگر اس کا دل کرشنے کا خیال کرکے خاموش ہو رہی منگلو نے پھر باتیں شروع کیں اثنائے کلام میں ایک سادھو کا تذکرہ کیا جو صاحب باطن اور بڑے کشف کرامات والے تھے تعریف و توصیف میں ضرورت سے زیادہ مبالغہ کرکے شیو کنور کے دل میں اشتیاق پیدا کر دیا۔

عورتیں جادو ٹونے اور گنڈے تعویذ کی معتقد ہوتی ہیں علی الخصوص وہ عورتیں جنکے خاوند بے ایمان ہوا کرتے ہیں شیو کنور نے سوچا اگر مہنت جی نے عنایت فرمائی تو سب کام بن جائیں گے منگلو نے شیو کنور کے تیوروں سے اس کے دلی راز معلوم کر لئے اور آتش شوق بھڑکانے کو کہا۔

بیوی جی وہ سادھو ایسے پہنچے ہوئے ہیں کہ روز میلا لگا رہتا ہے ہزاروں مرد اور عورتیں حاجتیں لئے بیٹھی رہتی ہیں، میری برادری میں ایک عورت کا خاوند بڑا عیاش شرابی تھا عورت کو بڑی بے دردی سے زدوکوب کیا کرتا تھا ہم لوگوں سے تو دیکھا نہیں جاتا تھا۔ آتے جاتے کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے، اس نے جو بابا جی کی تعریف سنی تو ایک روز چپکے سے انکی خدمت میں پہنچ گئی، بابا جی کو رات کے وقت فرصت رہتی ہے کیونکہ اس وقت بھیڑ بھاڑ نہیں ہوتی اور وہ دکھ درد سن سکتے ہیں یہ بھی ابھی رات کو گئی تھی اور رو کر اپنا دکھ بیان کیا، بابا جی نے رحم کھا کے ذرا سی راکھ دیدی کہ دہلیز پر چھڑک دینا جہاں تیرے پتی نے دہلیز نانگھی اور رال باندھا غلام بن گیا کیا کہوں بیوی جی! جادو میں بھی اتنا اثر نہیں ہوتا جب سے اس کا میاں تلوے دھو دھو کر پیتا ہے، کوئی اطاعت ایسی نہیں جو نہ کرتا ہو اور بری باتیں چھوڑ دیں۔ ہر کام بیوی کی اجازت سے ہوتا ہے آپ بھی وہاں چلی چلئے تو سب کام بن جائیں

شیو کنور۔ رات کی قید بری ہے، دن ہوتا تو چپکے سے چلی چلتی رات کو انکی موجودگی میں جانا محال ہے اور بات ایسی ہے کہ انسے کہی نہیں جا سکتی۔

منگلو۔ اس کی فکر نہ کیجئے۔ بابو جی رات کو تو بہت غائب رہا کرینگے جو دھیئے کی وہ رنڈیاں چوک میں آ کر رہی ہیں۔ میں نے بابو جی کو وہاں جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایسی بری صورتیں ہیں کہ کیا کہوں بس چڑیلیں قطنم ہیں۔ مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھاتیں نہ معلوم بابو جی کس بات پر ریجھے ہیں! اچھا اب جاتا ہوں کل رات کو پھر آؤنگا موقع ہوا تو بابا جی کے پاس لے جاؤنگا۔

(۳) منگلو کے جاتے ہی بابو شیام سندر مکان میں داخل ہوئے غصے سے دونوں آنکھیں سرخ بھبوکا ہو رہی تھیں۔ چہرہ تمتمایا تھا اور تیوروں سے غیظ و غضب کے آثار ہویدا تھے، شیو کنور انکی صورت دیکھکر ڈر گئی ابھی شام ہونے میں دو گھنٹے باقی تھے

شیوکنور۔ میرے واسطے کیوں چیزیں آنے لگیں؟ وہ میرے کون ہیں جو سوغات بھیجیں گے؟

شیام سندر۔ تمہارے کوئی نہیں تو رانی کے کون ہیں جو تیس روپے کی گڑیا بھیجی۔

شیوکنور۔ محبت کا میدان وسیع ہے جذبات کو بڑھاؤ گے بڑھتی جائے گی۔ رانی بچپن سے اس محلے میں رہی ہے۔ ڈپٹی صاحب کو بھی اس سے محبت ہوگئی۔ میں مانگنے گئی تھی، نہ رانی نے فرمائش کی تھی انھوں نے بچہ سمجھکر محبت سے کوئی چیز بھیجدی تو میرا کیا قصور

شیام سندر۔ تمہارا کیا قصور تمہارا قصور یہ کہ تم نے کیوں تحفہ قبول کیا؟

شیوکنور۔ میں نے تو پہلے ہی انکار کیا تھا۔ رانی کو بھی منع کیا لیکن اس نے میرے کہنے کی سماعت نہ کی گڑیا لئے ہوئے کوٹھے پر چلی گئی۔

شیام سندر۔ (غصہ سے) بس تم مجبور ہوگئیں۔ لڑکی تھی یہی بہت شہ زور کہ تمہارا بس نہ چلا! بس ان باتوں کو رہنے دو۔ میں خوب سمجھتا ہوں؛

شیوکنور۔ اپنے جی سے جو چاہے سمجھو لو جی ہوا کچھ بھی نہیں

بابو شیام سندر تنک کر مکان سے باہر نکلتے ہوئے چلے گئے اور شیوکنور گھر میں آنسو بہانے کو تنہا چھوڑ دی گئی۔

(۹) آدھی رات تک بابو شیام سندر سڑکوں پر مارے مارے پھرے اور شیوکنور گھر میں بیٹھی آنسو بہایا کی دونوں میں سے کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا رانی بھی ڈری سہمی ہوئی تھی۔ بھوک نے بیتاب تو بہت کیا لیکن کھانا مانگنے کی جرات نہ ہوئی اور اسی طرح بھوکی پڑ رہی۔

بارہ بجے بابو شیام سندر آکر الٹے سیدھے پڑ رہے صبح ہوئی بستر سے اٹھے رتون کی، اشنان کیا، اور شیوکنور سے بات کئے بغیر گھر سے نکل چلے گئے۔ نہ معلوم دن کو بازار سے کھانا لے کر کھایا یا فاقہ کیا؟ شیوکنور کو البتہ دوسرا فاقہ ہوگیا۔ رانی کو تو باسی پوری کھلا کر اسکول بھیجدیا۔ خود منہ باندھے بیٹھی رہی۔ تمام دن عجیب خیالات پریشان کرتے رہے۔ ابھی گو سے جو بات ذہن نشین کرائی تھی اب یقین سے بدلنے لگی بے اختیار اپنی پھوٹی قسمت پر رونا آیا روئی اور خوب پھوٹ پھوٹ کر روئی کسی طرح دل کی کھولن کم نہیں ہوتی۔ جو جو آنسو نکلتے ہیں سوزش قلب فزوں ہوتی جاتی ہے۔ آفتاب منازل ارتقائی طے کرنے کے بعد زوال پذیر ہونے لگا انگنائی کی دھوپ آہستہ آہستہ دیواروں پر چڑھنے لگی ڈھائی بجے رانی اسکول سے واپس آئی اس کی آغوش میں وہی منحوس گڑیا دبی تھی جسنے طوفان عظیم برپا کردیا تھا

شیوکنور نے بچی کے خیال سے آنسو پونچھ ڈالے اور زبردستی لبوں پر مسکراہٹ پیدا کر کے حسب معمول دو چار باتیں کر کے پڑوس کی لڑکیوں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت دی۔ رانی کتابوں کا بستہ اور قلم دوات طاق پر رکھ کر اپنی گڑیا لئے کھیلنے چلی گئی۔

شیوکنور پھر تنہائی میں گھٹ گھٹ کر تنہا رہ گئی۔ بابو جی نے کوئی ترکاری اور پکانے پینے کا سودا سلف لاکر نہیں دیا تھا جو پکانے کا سامان کرتی آنگن میں جھاڑو بہارو دیکر بیٹھ رہی دماغ میں بابا جی کا اشتیاق بھرا ہوا تھا جو جو لڑائی جھگڑا طول پکڑتا تھا بابا جی سے رجوع کرنے کا ارادہ پختہ ہوتا جاتا تھا اس نے طے کر لیا تھا کہ اگر رات کو فرصت نہ ہوگی تو دن ہی کو کھڑی سواری چلی جاؤں گی۔ بابا جی سے زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہیں جب پرمیشور نے انکو کشف کرامات سے نوازا ہے تو دلوں کا حال معلوم کر لینے کی قدرت بھی ضروری ہوگی۔

ان تصورات میں دن تمام ہوگیا بابو شیام سندر اپنے وقت سے آئے لیکن پھولے پھولے۔ شیوکنور سے بات نہیں کی ایک رومال میں پکانے کا سامان بندھا تھا اس کو سامنے رکھ کر منہ ہاتھ دھونے چلے گئے۔ شیوکنور نے رومال کھولکر ترکاری نکالی اور چوکے میں جاکر پکانا شروع کی تھوڑی دیر بعد بابو صاحب نے نہانے آکر کہا۔

آج رات کو ایک دوست کے ہاں دعوت ہے میرا انتظار نہ کرنا شام سے دروازہ بند کرکے سو رہنا۔

سے فرصت ہوئی جو غریب شیوکنور کی جانب ملتفت ہوتے۔ شیوکنور کو ایک کوٹھری سے نہان خانے کی اجازت دی رات بھیگنے لگی وہ سب بچے سو گئے تب بابا جی نے آنکھیں موندیں بھر تال آواز کے ساتھ شیوکنور کو دیکھا اسوقت ان کی آنکھوں سے کیا نکلا۔ [illegible] تھی عالم بے اختیاری میں اٹھنا چاہا پھر کچھ سوچکر شیوکنور کی طرف متوجہ ہوئے۔

تو کون ہے؟

شیوکنور۔ دکھیا عورت ہوں۔ سوامی کی ستائی ہوں۔ میں آپکا نام سنکر علاج و تدبیر پوچھنے آئی ہوں۔

شیوکنور نے شرم قدری کو بالائے طاق رکھدیا۔ سوچ لیا تھا کہ شرم سے مطلب نہ نکلے گا جب یہاں تک چلی آئی ہوں تو اپنا مطلب بیان کرنے میں تامل فضول ہے اس خیال نے جرأت پیدا کر دی۔ اور اس نے بیباکی سے باتیں شروع کر دیں

بابا جی۔ ہاں جانتا ہوں بابو شیام سندر ایک بیسوا کے پھیر میں پڑکر تم پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں۔

شیوکنور۔ ہاں بابا جی۔ پاکدامن عورتوں کو ان موقعوں پر مر جانا چاہیے

بابا جی۔ اچھا میں اسکا انتظام کر دونگا شیام سندر غلام بن جائیگا

شیوکنور۔ آپ کی دیا سے ایک دکھیا کا ٹوٹا ہوا دل جڑ سکے گا

بابا جی۔ تم بہت حسین عورت ہو۔

شیوکنور شرما کر خاموش ہو گئی

بابا جی۔ واقعی تم بہت حسین ہو۔ شیام سندر کو تمہاری قدر کرنا چاہیے تھی

شیوکنور۔ خاموش۔

بابا جی۔ تم اپنی تعریف پر بولتی کیوں نہیں۔ تمکو کسی ایسے مرد کی زینت پہلو بننا چاہیے تھا جو ویسی ہی قدر کر سکتا جیسی قدر کرنے کے تم لائق ہو۔ اچھا میری جھونپڑی میں جاؤ بستر کے سرہانے ایک جڑی ہوگی وہ لیکر اپنے تکیے میں رکھ لو۔ شیام سندر صورت دیکھتے ہی عاشق زار ہو جائینگے۔ اور جب تک زندہ رہینگے کبھی اطاعت سے باہر نہ ہونگے

شیوکنور نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور شکر گذار نظروں سے دیکھتی ہوئی کوٹھری میں داخل ہوئی۔ وہاں کا سامان دیکھتے ہی ہوش اڑ گئے کوٹھری کیا تھی کسی عیاش نفس امیر کی خوابگاہ تھی مسہری آراستہ تھی فرش فروش کے علاوہ حیا سوز اور برہنہ تصویریں لگی ہوئی تھیں شیوکنور کو شبہ ہوا کہ تارک دنیا زاہدوں کو ان چیزوں سے کیا واسطہ ہنوز اس سوال کا کوئی جواب نہ ملا تھا دھڑکے کی آواز کے ساتھ کوٹھری کا دروازہ بند ہوا شیوکنور نے وحشی ہرن کی طرح بھڑک کر دیکھا بابا جی کے بدلے دیوراج جی سامنے کھڑے مسکرا رہے ہیں۔

سارے بدن کا لہو خشک ہو گیا آنکھوں سے حیرت و تعجب ٹپکنے لگا اب اسکو معلوم ہوا کہ رانی سے کیوں محبت کی جاتی تھی؟ دشمن [illegible] کے تابڑ توڑ فاقوں نے پھندے میں جان پھنسا دی تھی لیکن عصمت کی حفاظت کو تیار ہو گئی حیرت و تعجب غیظ و غضب سے بدل گیا دونوں آنکھیں شعلے برسانے لگیں منہ سے کف جاری ہو گیا علامات غضب نے اس کے حسن کو اور زیادہ بھڑکا دیا۔

دیوراج مہاراج مسکراتے ہوئے آغوش کشا ہوکر اس کی جانب بڑھے شیوکنور نے گھبرا کر پرماتما کو پکارتے ہوئے دونوں آنکھیں بند کریں ہنوز بچے کرن کہ ناپاک ہاتھ اسکے جسم سے مس نہ ہوئے تھے کہ طپنچہ طپنچے کی آواز کے ساتھ کراہنے والے کسی کے زمین پر گرنے کا دھماکا ہوا۔ شیوکنور نے اچھل کر آنکھیں کھول دیں۔

دیوراج مہاراج کے سینے پر گولی پڑی تھی زخم سے جیتا جیتا خون ابل رہا تھا۔ پلٹ کر دیکھا بابو شیام سندر ہاتھ میں پستول لئے اور نشانہ سادھے کھڑے کہہ رہے ہیں

کیوں تم نے میرا کہنا نہ ماننے کا انجام دیکھا؟ اب مرنے پر آمادہ ہو جاؤ تمہارے ساتھ ہی میں بھی آتا ہوں لڑکی کی فکر نہ کرو دھمکیاں سنکے چیخ سی دبی گئی۔ شیوکنور نے کچھ کہنے کا قصد کیا لیکن منہ سے آواز نہ نکلی طپنچہ کی آواز سن کر پاس پڑوس کے آدمی جاگ پڑے اور چاروں طرف سے کیا ہے؟ کیا ہے کی آوازیں آنے لگیں۔ دفعتاً بابو شیام سندر کی اس انگلی کو حرکت ہوئی جو ریوالور کی لبلبی پر رکھی تھی شیوکنور خوفناک چیخ کے ساتھ زمین پر گر کر طائر بسمل کی طرح تڑپنے لگی اسکو عالم جانکنی میں تڑپتا دیکھکر بابو شیام سندر کی آنکھوں سے آنسو کے چند قطرے ٹپک پڑے تھرتھراتے ہوئے ہاتھ بلند ہوئے۔ ریوالور کی نال حلق میں گئی اور ایک سنسنی کیساتھ بابو جی کا بھیجا پاش پاش ہو گیا۔ تمت

پریم بہادر

(از لالہ وزیر چند صاحب پنشنر ریڈر مال تحصیل رام بن)

ہے دہلی سے نکلا جو پرچہ بہادر — وہ سچ مچ بہادر بہادر بہادر

مضامین اعلیٰ ہیں دلچسپ خبریں — لطائف ظرائف بھی دیوے بہادر

لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی اعلیٰ — حکمت کی رمزیں بتا دے بہادر

قصے کہانی لطیفے وغیرہ (ہیں) — ہیں اعلیٰ سے اعلیٰ پہونچاتا بہادر

جو قیمت کو دیکھو تو کچھ بھی نہیں ہے — فقط ایک روپیہ ہے لیتا بہادر

ہزار آفریں اسکے مالک کو کہئے — جو اس میں وہ اک سال دیوے بہادر

اگر نام نامی کے طالب ہو بھائی — تو مشہور ہیں لالہ صاحب بہادر

راج اور نارائن کا ہے خوب جوڑا — دانائی کا پتلا اور سب کا برادر

جز خاندانی حکیم بھی ہے وہ — شفا اسکے ہاتھوں میں بخشی ہے قادر

وطن انکا اصلی ہے جھنگ سیالاں — مگر اب وہ دہلی کے بن گئے ہیں نادر

یہیں پر جمایا ہے حکمت کا سکہ — یہیں سے نکالا ہے پیارا بہادر

دل و جان سے ہے دعا دار (وزیر) یہ — پھلے اور پھولے یہ پرچہ بہادر

نوٹ: ہمارے پاس بہادر کی تعریف میں اس کثرت سے نظمیں آئی ہیں کہ غالباً ایک فائل تیار ہو گیا ہے گو وہ شاعری کے معیار پر پوری نہیں اُترتیں مگر ان سے معزز ناظرین کے جذبات کا بڑے زور سے اندازہ ہوتا ہے چنانچہ انمیں سے صرف دو ایک نمبر پر دیگئی ہیں جنکی بابت از حد تقاضہ تھا۔ لالہ وزیر چند صاحب پنشنر جو علم دوست ہونے کے علاوہ نہایت تجربہ کار بزرگ ہیں اپنے فرزند ارجمند کی شادی کی خوشی میں دو روپیہ دفتر رسالہ میں اس غرض سے روانہ کرتے ہیں کہ دو ایسے مستحق اصحاب جو بہادر سے شوق تو رکھتے ہوں مگر بوجہ غربت کے ایک روپیہ چندہ نہ ادا کر سکیں ان کے نام بہادر جاری کر دیا جاوے۔ لہذا مستحق اصحاب دفتر رسالہ بہادر میں اپنی اپنی درخواست بھیجدیں ہم جن دو کو مناسب خیال کریں گے رسالہ جاری کر دیں گے اور اسکے ساتھ ہی لالہ صاحب نے اپنی بیش بہا تصنیف امرت بال گٹکہ کی قیمت بھی اس خوشی میں بجائے پانچ روپیہ کے صرف سوا روپیہ معہ محصولڈاک کر دی ہے ضرورتمند اصحاب لالہ وزیر چند صاحب پنشنر ریڈر مال تحصیل رام بن براستہ جموں سے طلب فرماویں۔ امرت بال گٹکہ بیش بہا مجربات کا ذخیرہ ہے۔ جو لالہ صاحب نے نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے پبلک کے واسطے پیش کر دیا۔ گو ضخامت ۷۰ صفحہ ہے۔ مگر موتیوں میں وزن کرنے کے لائق ہے۔

معمہ سکو

ایک ایسا تین حرفی درخت بتاؤ کہ اگر اسکے پہلے حرف کو کاٹ دیا جاوے۔ اور باقی پڑھیں تو ایک راجہ کا نام ہوتا ہے۔ اور اگر اسکا تیسرا حرف کاٹ دیا جاوے۔ اور باقی پڑھیں۔ تو ایک بنیے کا نام ہوتا ہے۔ اور اگر اسکو بالکل پلٹ دیا جاوے۔ اور پڑھا جاوے تو ایک دریائی جانور ہوتا ہے۔"

انعام حاصل کرنیکا طریقہ

اول انعام مبلغ تین روپیہ دوسرا انعام مبلغ دو روپیہ تیسرا انعام مبلغ ایک روپیہ۔ ان صاحب کو انعام دیا جائیگا جو مندرجہ بالا معمہ کا صحیح حل کرکے دفتر رسالہ بہادر میں ۵ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء تک پہنچا دینگے خریداری کی کوئی شرط نہیں۔ البتہ فارم کے ہمراہ صرف ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ ورنہ غور نہ کیا جاوے گا۔

(۱) جو صاحب فارم پُر کرکے روانہ کرینگے وہ نمبروار رکھے جاویں گے اگر صرف تین اصحاب کے جواب صحیح موصول ہوئے۔ تو انہیں مبلغ تین روپیہ مبلغ دو روپیہ۔ مبلغ ایکروپیہ ترتیب وار انعام دیا جاویگا یعنی پہلا انعام مبلغ سے روپیہ کا۔ دوسرا انعام مبلغ عہ روپیہ کا۔ اور تیسرا انعام مبلغ عہ روپیہ کا ہوگا۔ اور اگر صحیح حل تین سے زیادہ ہوئے تو انعامات بذریعہ پرچی نکالے جاویں گے۔ پرچی ڈالنے کے وقت ہر ایک انسان شریک ہو سکتا ہے یعنی انعامات کا فیصلہ کثیر آدمیوں کی تعداد میں کیا جاویگا ایک شخص جتنے جوابات چاہے بھیج سکتا ہے۔

تمام جوابات بنام منیجر رسالہ بہادر دہلی آنے چاہئیں

جواب ....

مکمل پتہ ....

ایک آنہ کا ٹکٹ فارم کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا جاوے۔

خبریں

چھ سو امریکن سیاحوں کو لیکر جہاز کیلیفورنیا جاپان چین اور کولمبو ہوتا ہوا بمبئی پہونچا۔ جناب عبدالرشید قاتل سوامی شردھانند کی اپیل کی پیشی ۱۴ مئی ۱۹۲۷ء کو مقرر ہوئی ہے۔
برلن میں مرنے آدمیوں کی ایک کلب جسکی ممبری کی شرط یہ شرط ہے کہ ممبر کا وزن کم از کم سوا چار من ہو۔ اس کلب کے پریزیڈنٹ کا وزن چھ من ہے۔
ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک بستی بندو رہی جسمیں ایک بلی نے دو کتے کے بچے دئے ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں اور تندرست ہیں۔ لیکن گئی ہیں۔
آل انڈیا ویدک یونانی طبی کانفرنس کا پندرھواں سالانہ اجلاس امسال ۲۳-۲۴-۲۵ اپریل کو امرتسر میں نہایت کامیابی سے ہوا۔ صدر نواب صاحب رامپور تھے۔

غضب کی رعایت
صرف دس روپے میں تین گھڑیاں
سنہری کیس کی
فینسی پاکٹ واچ
خوبصورت کنڈے دار
رسٹ واچیں
گارنٹی ۳ سال
ملنے کا پتہ میسرز گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۲ مقام لوہانہ

اصلی برقی طلاء کے پیاسے خریداروں کو دھوکا دیا گیا

دواخانہ اکسیر لکھنؤ جہاں اصلی برقی طلاء اپنی شاہی بنیا ہوتا ہے ایک قدیم باوقار ہے زیادہ عالم نیک اور اکثر منوالا کارخانہ ہے حسد وتعصب کی وجہ سے اس کی روزانہ افزوں ترقی کو برداشت نہ دیکھ سکے فرمائشی خطوط ڈاک خانے سے اپنے گروہ اپنی بہانے پارسل بھیجے گئے آخر کار راز کھلا مقدمہ کارروائی ہوئی مقدمہ چلا عدالت سے سزائیں ہوئیں یہ سب کچھ ہوا مگر جہاں پانچ روپیہ کا فرداً فرداً خریداروں کا نقصان ہوا کیونکہ انھوں نے پارسل تمہارا مرشد سمجھ کر وصول کیا جو جعلی ثابت ہوئے وہاں صاف ہی کارخانہ کو بھی ہزاروں کا نقصان اور بدنامی الگ ہوئی۔ اب یہ تو بالکل ناممکن ہے کہ کئی سال کے خریداروں کو ہم بالکل مفت دوا روانہ کریں۔ ہاں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جو لوگ وی۔ پی کا نمبر تاریخ یا حلفیہ تحریر بھیج کر اپنے منگانے کا ہمیں اطمینان دلا دیں تو ہم ان کو بجائے پانچ روپیہ کے صرف تین روپیہ میں پوری شیشی روانہ کر دیں گے۔ جدید خریداروں سے وہی پانچ روپیہ چھ آنہ قیمت لی جائیگی چونکہ ہمیں اب بھی ڈاک پر اطمینان نہیں ہے اسلئے پوری قیمت یا قیمت کا کچھ حصہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی آپ کو بھیجنا ہوگی بدرجہ مجبوری معمولی کارڈ پر فرمائش بھیجئے۔ جن لوگوں نے اصلی برقی طلاء کا ابھی تجربہ نہیں کیا ان کو بڑے دعوی کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ جھوٹے دغاباز فریبی لوٹیرے اشتہار بازوں کو بہت کچھ نذر کر کے مایوس ہو چکے ہیں تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ گئی ہوئی طاقت کو اصلی برقی طلاء واپس لاکر خوش وشادمانی کا وارث بنا دیتا ہے چنانچہ ہزاروں کی یہ شفقت آوازہے اگر آپ کو ضرورت ہو تو بالکل مطمئن ہو کر بلا تامل طلب فرمایئے۔ اصلی برقی طلاء کے ساتھ حب واجد علی شاہی مفت روانہ ہوں گے جو انتہائی مغلظ و مسک دوا فع جریان وقبض ہیں۔ اصلی برقی طلاء پانچ روپیہ چھ آنہ (۵؎ ۶؍)

قیمت محصول فی شیشی

دیگر ادویات مجربہ

معجون فلک سیر　چار روپیہ (؎۴)
کشتہ سوزاک (؎۲)
اکسیر دل ودماغ　فی شیشی (؎۲)
اکسیر تنگ (؎۲)
بغرض محال اگر فائدہ نہ ہو تو واپسی قیمت کا ہمارا اکثر سریری و متکفلی اقرار نامہ ہر پارسل کے ہمراہ جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر دواخانہ اکسیر لکھنؤ

قواعد و ضوابط

(۱) ہر ایک خریدار کو ہر ایک خط میں ہر دفعہ اپنا نام اور پورا پتہ صاف اور خوشخط لکھنا چاہئے کیونکہ یہاں ہر روز سینکڑوں خط آتے ہیں کس کس کا پتہ یاد رکھا جائے۔ اگر کوئی صاحب ایسا نہ کرینگے تو جواب نہ پہنچنے کی شکایت معاف

(۲) کسی دوا کے بارے میں ہم سے جو کچھ بھی دریافت کرنا ہو تو اس دوا کا نام اور کس تاریخ کو کس بیماری کے لیئے منگائی تھی نفع کیا ہوا اور نقصان کیا ہوا یہ سب باتیں لکھنا چاہیئے۔

(۳) منی آرڈر کرتے وقت اسکے کوپن پر اپنا نام اور پورا پتہ کس لئے روپیہ بھیجا ہے صاف لکھیں۔

(۴) کسی پارسل کے نہ پہونچنے پر اگر مال منگانے کے لیئے دوسرا خط بھیجا جائے تو اس پر دوسرا خط لکھکر مال کی پوری تفصیل اور فلاں تاریخ کو پہلا خط بھیجا تھا یہ سب باتیں لکھنی چاہئیں۔

(۵) جن دواؤں کی جو قیمت ہے ان سے کم قیمت کرنے پر خط و کتابت کرنا فضول ہے۔

(۶) خریدار اصحاب آرڈر دیتے وقت قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں ورنہ پارسل بذریعہ وی پی روانہ کیا جائیگا۔ دس روپیہ یا اس سے زیادہ کی فرمائش کے ساتھ چوتھائی قیمت ضرور آنا چاہیئے۔ نام و پتہ نہایت صاف ہونا چاہیئے۔

(۷) جہاں پر وی پی نہیں جاسکتا وہاں کے آرڈر دینے والے اصحاب ہر حالت میں کل قیمت اور محصولڈاک وغیرہ پیشگی روانہ کریں ورنہ فرمائش کی تعمیل نہ ہوگی۔ وی پی۔ جاپان۔ امریکہ۔ یورپ۔ عراق چین افریقہ۔ سیام۔ حیدرآباد نظام کے کچھ مقامات، سیستان، عربستان۔ ایران۔ عرب اور اسٹریلیا میں نہیں جاسکتا۔

(۸) بعض دھوکہ باز آرڈر دیکر پارسل کو فوراً واپس کر دیتے ہیں اُن کے لیئے یہ تجویز کیگئی ہے کہ انکا نام تمام مشہور اخبارات میں شائع کروایا جائے پھر باقاعدہ چارہ جوئی کر کے اُن کو ایسی دھوکہ بازی کا نتیجہ دکھایا جائے۔

منیجر فارمیسی

پھوا اسکو نکل آتا ہے معمولی لباس بھی خوبصورت معلوم ہونے لگتا ہے۔ لہذا جو صاحب کمزوری بدہضمی وغیرہ میں مبتلا ہوں کم از کم ایک دست تو ضرور منگوا کر دیکھیں وہ اسکو تریاق ہماری حب حیات ضرور آزمائیں بعد فائدہ اُٹھانے کے اپنے عزیز دوست کو بھی اسکے استعمال کرنے کی رائے دیں۔ قیمت ۴۰ گولی صرف ایک روپیہ یکصد گولی ساڑھے تین روپیہ۔

دوائی احتلام

یہ مرض آجکل کے زندہ دل نوجوانوں کو اکثر ہو جاتا ہے ہندی میں سکو سوپن دوش کہتے ہیں دن میں یا رات میں سوتے وقت منی خارج ہو جایا کرتی ہے احتلام کئی طرح سے ہو جایا کرتا ہے بعض کو روزانہ ہوتا ہے بعض کو دوسرے تیسرے روز یا ہفتہ میں ایکبار ہو جایا کرتا ہے بعض صاحبان کو مہینہ میں ایکبار ہو جاتا ہے اور وہ مرض بڑھ کر ہفتہ میں ایک دو بار یا روزانہ ہو جاتا ایک خطرناک مرض ہے۔ رفتہ رفتہ تمام منی جسم سے نکل جاتی ہے اور زمانہ رفتہ رفتہ بالکل کمزور ہو جاتا ہے آخرکار جریان کی صورت میں تبدیل ہو کر نامردی کی نوبت جاتی ہے اور بہت سی بیماریاں لگجاتی ہیں درد کمر درد سر ضعف جگر وغیرہ میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے اگر اسکی تدبیر نہ کی جائے تو اکثر حالتوں میں مریض کا اپنے اصلی جوہر کو واپس لے لینا غیر ممکن ہو جاتا ہے بلکہ تپ دق کا اندیشہ رہتا ہے ہماری دوائی احتلام کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ ایکبار ضرور تجربہ کریں قیمت ایک روپیہ۔

دوائی آتشک

آتشک کے بارے میں بہت سے صاحبان یہ نہیں جانتے ہونگے کہ یہ مرض انسان کو کس طرح اپنا اثر ڈالتا ہے۔ اندر سے موذی مرض کا کیا نتیجہ ہوتا ہے یہ مرض حیض والی عورتوں سے جماع کرنے سے ہو جایا کرتا ہے اور کسی آتشک کے مریض کے پاس بیٹھنے یا کھانے پینے سے بھی ہو جایا کرتا ہے جس شخص کو یہ مرض لگ جاتا ہے اسکے اہل خاندان بھی اس مہلک مرض کا شکار ہو جاتے ہیں ماں باپ سے بیٹے کو خاوند سے بیوی کو اور بیوی سے خاوند کو فوراً اپنے شکنجہ میں جکڑ لیتا ہے۔ علامات اس مرض کی یہ ہیں پہلے مقام مخصوص پر سوئی سی چبھتی ہوتی ہیں پھر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں آ جاتی ہیں جس کی خارش ہوا کرتی ہے اور بعد کے بڑی بڑی پھنسیاں ہو جاتی ہیں اور ان میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ان میں رطوبت جاری ہونے لگتی ہے ڈاکٹر یہ تصفیہ کر چکے ہیں کہ انکا علاج بغیر مرکبات پارہ کے قطعاً غیر ممکن ہے مگر ہماری دوائی آتشک میں پارہ نہ ہونے ہوئے بھی اکسیر کا کام رکھتی ہے۔ بہت سے مریض جو علاج کروا کر محروم ہو چکے تھے اُنہوں نے اس ناچیز دوائی سے فیض پایا ہے۔ قیمت صرف سوا روپیہ۔

دوائی سوزاک

سوزاک ایک ایسا خطرناک مرض ہے کہ جس شخص کا یہ پیچھا پکڑے اسکی تندرستی کو بالکل ضائع کر دیتا ہے چہرہ اور جسم بے رونقی پیدا ہو جاتی ہے یہ مرض فاحشہ حائضہ عورتوں کیساتھ جماع کرنے یا احتلام قبض انزال میٹھی یا گرم چیزوں کے استعمال سے ہو جایا کرتا ہے اس مرض میں پیشاب کے راستہ خون یا پیپ آنا شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے جو صاحب اس موذی مرض میں گرفتار ہو گئے ہوں تو ہماری دوائی سوزاک طلب کر کے استعمال کریں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ خواہ کیسا ہی سوزاک کیوں نہ ہو ہماری دوائی سے بالکل دور ہو جاتا ہے اور پھر کسی قسم کا اندیشہ نہیں رہتا۔ [illegible] اس دوا کو استعمال کرنے والے فائدہ اُٹھا چکے ہیں آپ بھی اگر اس موذی مرض میں مبتلا ہیں تو طلب فرما کر استعمال کریں دوائی طلب کرتے وقت اپنا مکمل حالات لکھیں تاکہ حالات کے مطابق دوائی روانہ کیجائے قیمت [illegible] محصول ڈاک علاوہ۔

تلی کی دوائی

تلی یوں تو ہر ایک انسان کے پیٹ میں ہے مگر بعض شخصوں کی تلی بخار کمزوری کی وجہ سے [illegible] دن بدن خراب ہوتی جاتی ہے جسکی تلی بڑھ جاتی ہے وہ ہر وقت سست رہتا ہے کسی کام کو نہیں طبیعت نہیں چاہتی اور ہر وقت چارپائی توڑا کرتا ہے جو خوراک کھاتا ہے وہ ہضم نہیں ہوتی خون بالکل پیدا نہیں ہوتا جسم کے اندر ہر وقت بخار کی حرارت

ڈبلا نیسے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ کان کے دیگر امراض مثلاً پیپ نکلنا میل کا جم جانا ہر وقت سائیں سائیں کی آواز سنائی دینا کان کا بند ہو جانا وغیرہ تک فوراً رفع ہو جاتا ہے ایک شیشی ہر وقت موجود رہنا چاہئے تاکہ وقت ضرورت تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اگر آپ کے پاس اب تک ہماری یہ دوائی نہیں پہنچی ہے تو آج ہی طلب فرمائیں۔ قیمت فی شیشی ۶ ر

دانت روگ

یہ منجن نہایت اعلیٰ اور خوشبودار ہے۔ دانتوں کو لگانے سے تمام منہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور دانتوں اور منہ کے جملہ امراض مثلاً مسوڑھوں سے خون بہنا، رطوبت آنا، مسوڑھوں والکل پھول جانا، دانتوں کا ہلنا، بدبو آنا، کیڑا لگنا، منہ میں چھالے یا زخم ہو جانا وغیرہ کے لئے بہترین اور سریع التاثیر منجن ہے۔ اسکے روزانہ استعمال سے دانتوں کو ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ دانتوں کو موتی کی طرح صاف رکھنے والا ہے آزمائش کے طور پر ایک ڈبی ضرور طلب فرما کر استعمال کریں۔ قیمت فی پیکٹ ۲ چھ پیکٹ ۶ بارہ پیکٹ عہ

دوائی دردسر

یہ دوائی اعلیٰ ہر قسم کے سر کے درد کیلئے مفید ہے تھوڑا سا لگانے سے درد اسی وقت کافور ہو جاتا ہے دماغ کو تقویت پہنچاتا ہے یہ ایسی دوائی ہے کہ جسکا ہر آدمی کے پاس رہنا نہایت ضروری ہے جب یہ دوائی پاس ہو تو درد سر کے موقع پر فوراً لگا لیں اگر آپکے پڑوسی یا رشتہ دار درد سر میں مبتلا ہوں وہ درد سر کی تکلیف سے بے چین ہو تو اسکو تھوڑا سا دیں آرام ہو جائے گا آپ کا احسان مند رہیگا۔ آپ آج ہی طلب فرما کر ہماری دوائی کو آزمائیں۔ استفادہ اٹھا کر ہر شخص کو اس دوائی کے بارے میں سفارش کریں۔ قیمت فی شیشی ۸ ر

اکسیر داد

جس شخص کو داد ہوا اور کمبختی آئی بیچارہ کھجلاتے کھجلاتے دیوانہ ہو جاتا ہے اور جتنا زیادہ کھجلائے اتنا ہی زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور جس جگہ اسکا ہاتھ لگ جائے وہاں بھی داد پیدا ہو جاتا ہے ہمارا ایجاد کردہ اکسیر داد کے چند روزہ استعمال سے داد بالکل جڑ سے دور ہو جاتا ہے اور تعریف یہ ہے کہ استعمال کرتے وقت کسی قسم کی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی جو صاحب اس موذی مرض میں گرفتار ہیں وہ ہماری دوائی کو ضرور استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں قیمت فی ڈبی چھ آنہ۔ ایک درجن ڈبیاں صرف تین روپیہ

دوائی بخار ہر قسم

یہ گولیاں چھ ماہ کی محنت اور قیمتی ادویات کو تیار کیجاتی ہیں ہر ایک قسم کے بخار کیلئے مجرب ثابت ہو چکی ہیں ملیریا اور موسمی بخار کے لئے امرت بان کا کام دیتی ہیں حیرت ہے ہو کہ بخار میں اگر کھایا جائے تو بخار فوراً اتر جاتا ہے اور بخار ہی نہیں بلکہ مریض کی قوت قائم رہتی ہے آجکل عام طور پر لوگ کونین کا استعمال کرتے ہیں جو ایک چیز ہی ہماری دوائی میں کونین وغیرہ قطعی نہیں ڈالی جاتی آپ کو اسکے فوائد جب معلوم ہو جائینگے جب اسکو آپ ایکمرتبہ آزمائینگے آج ہی ایک شیشی طلب فرمائیں جب آپ کے رشتہ دار بخار میں گرفتار ہوں کھلائیں بخار فوراً دور ہو جائیگا قیمت ایک سو گولی ڈیڑھ روپیہ

مرہم خارش

خارش کا مزہ وہی شخص جان سکتا ہے جو بیچارے اس مرض میں گرفتار ہو چکے ہوں۔ خارش دو قسم کا ہوتا ہے ایک تر اور دوسرا خشک دونوں بڑے موذی مرض ہیں لیکن تر خارش بہت زیادہ تکلیف دیتی ہیں جسم میں پھنسیاں برآمد ہو جاتی ہیں اور جب وہ پک جاتی ہیں تو بہت تکلیف دیتی ہیں۔ مریض کسی کام کا نہیں رہتا۔ خارش اتنی ہوتی ہے کہ کھجاتے کھجاتے مریض کا دم ناک میں آجاتا ہے ہمارے مرہم کے چند روزہ استعمال سے ہر دو قسم کی خارش بلا کسی تکلیف کے دور ہو جاتی ہے ایکبار ضرور آزما کر ہماری صداقت کی داد دیں۔ قیمت فی ڈبی ۸ ر چھ شیشیاں ۲ بارہ شیشیاں چار روپیہ۔

دوائی بواسیر

بواسیر ایک بڑی خطرناک بیماری ہے اسکی دو قسمیں ہیں ایک خونی دوسری بادی خونی بواسیر میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے جسم کا تمام خون پاخانہ کے راستہ نکل جاتا ہے پاخانہ کے وقت بیحد تکلیف ہوتی ہے آخر کار مریض رفتہ رفتہ بالکل لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اور دن بدن اسکی حالت زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے ہماری دوائی بواسیر کے استعمال سے ہر قسم کی بواسیر دور ہو جاتی ہے مسے غائب ہو جاتے ہیں خون وغیرہ بند ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس مرض میں مبتلا ہیں تو فوراً دوا طلب فرمائیں قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ

تمام فرمائشیں بنام منیجر راولپنڈی فارمیسی دہلی آنی چاہئیں (محصولڈاک ذمہ خریدار)

مختصر چیدہ فہرست کتب

(۱) چند ایک بہترین اور نادر کتب کی فہرست درج ہے جو ہر فرد کے مطالعہ کے قابل ہیں۔ ان کے علاوہ اور کتابیں بھی سپلائی کیجاتی ہیں۔

(۲) فرمایش روانہ کرتے وقت پتا نام۔ مقام ڈاکخانہ محلہ ضلع وغیرہ صاف صاف حرفوں میں لکھنا چاہیئے۔ اور جو کتب درکار ہوں انکی قیمت و نام بھی صاف لکھا جائے۔ محصولڈاک فیس منی آرڈر ہر صورت میں بذمہ خریدار ہے۔

(۳) کتب بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ ہونگی چونکہ ہندوستان سے باہر وی پی نہیں جاسکتا ہے اس وجہ سے باہر کے اصحاب کو قیمت و محصولڈاک ذریعہ منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر روانہ کرنا چاہیئے۔

(۴) ایکروپیہ سے کم کا آرڈر بذریعہ وی پی روانہ ہوگا کیونکہ چھوٹے سے چھوٹے وی پی پر بھی پانچ آنے سے کم ڈاک کا خرچ نہیں آتا ہے۔ اسلیئے ایکروپیہ سے کم کی کتابیں منگوانے والے اصحاب کتب کی قیمت کے ٹکٹ اور بڑے محصول ٹکٹ لفافہ میں روانہ فرمائیں۔ ایسے پیکیٹ صرف خریداروں کی ذمہ داری پر روانہ کردیئے جاتے ہیں۔

اصلی گپت کوک شاستر ۳۶ بکس رنگین تصاویر

ہم اشتہاری کوک شاستر والوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ جو شخص ہمارے کوک شاستر یا اسی کتاب علم النساء یا کوک شاستر مطابق کر دے اسکو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دینگے۔ یہ کوک شاستر شریمان کوکا پنڈت وزیر اعظم مہاراجہ شمبو سنگھ والی ریاست کشمیر کے قلمی نسخہ کا لفظ بلفظ اردو ترجمہ ہے ہمارے کوک شاستر میں کوکا پنڈت کی مکمل الف موجود ہے دیگر یہ کتاب انکے اپنے قلمی نسخہ کا لفظا لفظا ترجمہ ہے اگر کوک شاستر کے شائقین وہی اصلی کتاب ملاحظہ کرنا چاہتے ہیں تو جلد درخواست کریں ہاں اگر آپ ہر زن و مرد کی عورت کی پہچان چاہتے ہیں اگر آپ عورت کی تشخیص کا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اسے خریدیئے اگر آپ گندی اور بدکاری کے عوارض سے تمام عمر چھٹکارا پانا چاہتے ہیں تو اسے خریدیئے عورت کو قابو میں کرنیکے عمدہ اور آسان آسن جاننے کے علاوہ ہر وقت اور کس حالت میں جماع مضر ہے اور کس حالت میں مفید وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ایکروپیہ دو آنہ (عہ)

مجربات گپتا

یہ تمام عمر کے مجربات کا ذخیرہ محض برادران وطن کی بہبودی اور راحت کیلئے شائع کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے کنجوس حکیموں اور سینا بسینہ کی خوشامد اور کئی طرح کی حکمت عملیوں سے یہ مجربات اکٹھے کئے گئے ہیں۔ اسمیں آپ کو ایسی ایسی بےنظیر ادویات ملینگی جو بنانے میں آسان اور فوائد میں بے بہا ثابت ہونگی۔ اس کتاب میں ایسا ایک بھی نسخہ نہیں لکھا جو کم از کم بیسیوں دفعہ آزما کر نہیں دیکھا۔ دوائیں ایسی درج ہیں جو ہر جگہ فوراً مل جائیں۔ سب سے بڑھکر تمام بیماریوں کے عجیب و غریب نسخہ جات خضاب کے تیل بال عمر بھر پیدا نہ ہونیکے سریع الاثر و لاثانی اور حیرت انگیز دوائیں جن سے ہر شخص کامل بنجائے اور کسی بیوپاری دوافروشوں کے پھندے میں نہ آئے۔ ہر ایک دھات کا کشتہ کرنا۔ مردوں کا جوہر اڑانا۔ عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کے علاج درج ہیں۔ قیمت ۱۲/

ملنے کا پتہ:۔ رام لعل راج فارمیسی بک ڈپو دہلی محصولڈاک ذمہ خریدار

اور مجموعہ ہے جسمیں عورتوں کی صفتیں اور قسمیں درج ہیں۔ اول میں طریق مباشرت کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے۔ کیفیت مباشرت اور اس زمانے کے فائدے اور نقصانات کا بیان اور کن عورتوں سے ہم صحبت ہونا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوم میں جن سے قوت مجامعت کو تقویت ہوتی ہے اور وہ معجونیں مفرح اور جوارش۔ اطریفل تیار کرنیکی ترکیبیں جو باہ کو تقویت دیتی ہیں اور سرعت انزال کو رفع کرتی ہیں۔ اور وہ عجیب نسخہ جات جو بالوں کو دراز سیاہ اور گھونگروالے بنا دیتے ہیں اور چہرہ کو خوشرنگ اور دانتوں کو صاف و خوشبودار کرتے ہیں۔ قیمت صرف ۔۱۲

تریاق استمنا

اسمیں نامردوں نجلوقوں اور سست آدمیوں کیلئے اول اسباب علامات بیان کرکے ایسے مجرب تیر بہدف نسخے طلاء معجون خمیرے ضماد تحریر کیے ہیں جنکو اطبا اپنے سینے میں پوشیدہ رکھتے تھے۔ اس کتاب کا ہر نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت صرف ۸

کیمیاے عشرت (معروف بہ) تریاق باہ

یہ کتاب بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے والی اپنے رنگ کی ایک کتاب ہے۔ اسمیں اول سے آخر تک باہ کے ہزاروں نسخے درج ہیں۔ یہ کتاب اپنی خوبیوں کے باعث ہزاروں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے جلد خریئے ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ۱۲ /

رسالہ جنین بالتصویر

اس میں زچہ و بچہ کی حفاظت کی تدبیروں اور دائیوں کی جن قیود ترکیبیں بچہ پیدا ہونیکے وقت عمل میں لانی چاہئیں ان کو نہایت مشرح لکھا ہے اور اسکے بعد زچہ و بچہ کے ان امراض کا حال مع معالجات مرقوم ہے جنکی لاعلمی کے سبب ہزاروں جانیں تلف ہوتی ہیں۔ اور ایک یا دو نہیں بچوں کے پیٹ میں رہنے کا بیان مع جملہ اشکال۔ ایسے عمدہ دکھائے گئے ہیں کہ ایک نظر سے دیکھتے ہی اچھی طرح سمجھ میں آ جائے قیمت صرف ۸

طب یوسفی

اسمیں تمام بیماریوں کا بیان مع اسباب علامات درج کرکے دو دو عمدہ اور مجرب نسخے لکھے ہیں جس سے مطب کرنیمیں اچھی لیاقت حاصل ہو سکتی ہے اسکے علاوہ سات رسالے مجرب و نایاب نبض و قارورہ وغیرہ کے درج ہیں جو اپنی خوبی میں آپ ہی نظیر ہے یہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے زیادہ تعریف فضول ہے قیمت ۸

کلید صحت (موسوم بہ) مجربات اعظم

اسمیں تمام مرضوں کے علاج جو اکثر ہوتے رہتے ہیں نہایت مختصر اور پُرمطلب تحریر کئے ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے جسمیں ہر قسم کے چٹکلے دیئے ہیں بلکہ اسکو علم طب کی پاکٹ بک کہیں تو بجا ہے اور

ملنے کا پتہ:- یادگار ایرانی فارسی بک ڈپو دہلی   محصول ڈاک بذمہ خریدار

کر کے لکھا ہے وہ آزمودہ اور کار آمد ہے جسکی خوبی
مطالعہ سے ظاہر ہوگی قیمت پانچ آنہ

مخزن الادویہ انگریزی معہ خواص الادویہ

یہ وہ نادر و نایاب کتاب ہے جسکا رکھنا ہر شخص
گھنیہ دار و حکیم و عطار کو بھی ضروری ہے۔ اس میں
تمام ادویات انگریزی کا خواص اور ترکیب استعمال
دویہ اور اس بات کا مشرح بیان ہے کہ فلاں
دوا فلاں چیز سے بنائی جاتی ہے آجتک کوئی کتاب
ایسی اردو میں طبع نہیں ہوئی تھی جس سے ادویہ
انگریزی کا حال معلوم ہو سکے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

قرابادین قادری

مصنفہ حکیم محمد اکبر عرف حکیم ارزانی جن کی متعدد
کتابیں علم طب میں مشہور و معروف داخل ہیں
یہ بھی قابل دید کتاب ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ

قرابادین احسانی

جو عرق خمیرہ شربت۔ سفوف۔ لیپ۔ پٹیاں
بنانے میں قابل دید ہے عطاروں حکیموں کی جان ہے
قیمت آٹھ آنہ

مطب میر حسن کلاں

آجتک ایسی کوئی کتاب کہ جس کو دیکھکر ناواقف
آدمی بھی مثل حکیم حاذق کے علاج کر سکے اردو
میں طبع نہ ہوئی تھی۔ اس نادر کتاب میں تمام مرضوں کے
نسخے لکھے گئے ہیں۔ جب کسی مرض کا علاج کیا جاوے
تو ممکن نہیں کہ اس مرض کو فائدہ نہ ہو۔ یہ کتاب
بڑے بڑے بادشاہی اطباء کے ہاں مخفی تھی۔
قیمت تین روپیہ۔

اکسیر کشتہ ہر دو حصہ

ہر طرح طرح کے کشتہ بنانے کی کتاب حصہ
اول میں کشتوں کا بیان ہے یعنی سونا چاندی
پارہ جست لوہا ہرتال یعنی موتی۔ مونگا وغیرہ
کی مجرب ترکیبیں درج کیگئی ہیں جس سے ہر شخص
آسانی سے کشتہ تیار کر سکتا ہے۔ قسمت حصہ دوم
میں تمام کشتوں کا الوہان یعنی ترکیب استعمال
درج ہے۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ۔

شفاء الاطفال

بچوں کی حفظ صحت اور انکی تمام بیماریوں کے
علاج میں قابل دید اور کامیاب کتاب ہے بہت
تھوڑی جلدیں باقی ہیں لہٰذا جلد منگا لیے قیمت
۸ آنہ

اکسیر جرمنی

(جرمنی علاج کا لب لباب)

ہر شخص طب مدراس داور ڈاکٹر جس قدر امراض [illegible]
کو لاحق ہوتے ہیں انکا علاج مع تشخیص بخوبی کر سکتا
ہے۔ یہ علاج ہومیوپیتھک یعنی جرمنی کہلاتا ہے

ایک قطرہ ہزار قطرہ پانی میں ڈال کر دیا جاتا ہے اور وہی فائدہ اکسیر کہلاتا ہے۔ تمام عرق گولیاں انگریزی دوا فروشوں کے ہاں تیار ملتی ہیں۔ قیمت چھ روپے۔

گنج حکمت

اس لاجواب کتاب کے اندر طب یونانی کے مجرب وآزمودہ نسخے لکھے گئے ہیں جو آجتک بڑے بڑے نامی حکیموں کے سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کو ہزاروں روپے کے صرف سے بھی حکیم لوگ نہیں بتلاتے تھے یہ کتاب بارہ حصوں میں تمام ہوئی ہے قیمت چھ روپے

اکسیر ویدک یا عرق پرکاش

عرق پرکاش میں تمام امراض کیلئے وہ نسخہ جات عرق کے لکھے گئے ہیں جو اکسیر سے زیادہ فائدہ رکھتے ہیں کتب ہندی ویدک سے ترجمہ کرکے عام فہم اردو زبان میں طبع کیا ہے۔ قیمت بارہ آنے۔

ماں بچہ کا علاج

اسمیں ماں اور بچہ کا علاج نہایت خوش اسلوبی سے بتایا گیا ہے جسکو آسانی سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے قیمت ۶ آنے

مخزن علاج حیوانی

مژدہ باد کہ اس کتاب کا زمینداروں اور کاشتکاروں کو عرصہ سے اشتیاق تھا، جو لوگ مویشی پالتے ہیں انکے واسطے از حد مفید ہے اسکے پڑھنے سے ہر شخص مویشیوں کے علاج معالجہ میں واقفیت حاصل کرکے بخوبی علاج کر سکتا ہے۔ قیمت بارہ آنے۔

اکسیر اسپ

یہ کتاب بھی گھوڑوں کے علاج میں لاجواب ہے گھوڑوں کے تمام امراض۔ سبب وحیوانات کی شناخت اس خوبی سے بیان کی ہے کہ ہزاروں کو اسنے کامل سلوتری بنادیا ہے جن نسخوں کو لوگ ہزاروں روپے لیکر بتاتے تھے وہ اس کتاب میں سینکڑوں درج ہیں یہ کتاب روسائے عالیشان کے لائق ہے قیمت دو روپے۔

اکسیر دماغ

نہایت مستند کتاب ہے۔ اسمیں کل امراض دماغی کے حالات اور وہ وہ مجرّب نسخے لکھے گئے ہیں کہ جو عام کتب میں صد ہا روپے خرچ کرنے پر بھی دستیاب نہیں ہو سکتے۔ قیمت ایک روپیہ۔

مجرّبات باہ

ایک ایسی نایاب کتاب ہے کہ ہر گھر میں ہونا ضروری ہے باہ کے مریضوں کو اور ہر طول کو اس [illegible] عمل مستند اور فائدہ بخش کتاب ہے اس میں [illegible] ادویہ کے جملہ اقسام [illegible] مند اور لطیف وارس حلوے جوب جمیر [illegible] سفوف [illegible]

... دیت۔ ورپھولوں کی روح عطر تیل بنانا۔ گھڑی سازی کا
فوٹوگرافی کا۔ ربڑ کی کا کام۔ چھپائی کا کام۔ گلٹ سازی کا کام
چاندی سونے کا ملمع۔ چھتری ہتھیار کا سوڈا واٹر۔ نگینوں کی رنگت
پیدا کرنا۔ ٹین کی مہر بنانا۔ کاغذ اور پلاسٹک بنانا۔ موم بتی
بنانا۔ سلائی بنانے کی آسان ترکیب۔ ڈبل روٹی بسکٹ بنانا
تار کے نیچے چھتریاں پن وغیرہ گندھک کا فورمک کے پتے
وگلاس بنانا۔ کتاب آخر میں نفیس اور مجرب بالمجرب نسخہ جات
جنکو بلا مبالغہ اکسیر اعظم کہہ سکتے ہیں سر سے پاؤں تک
ہر ایک مرض کی اکسیر دوا ہر قسم کے بخار سر درد لگاتے
دور ہو جائیں پیٹ پر مرہم لگاتے جلاب ہو جائے حضاب
کے بنظیر تیل وغیرہ وغیرہ نرالی چیزیں۔ باوجود ان خوبیوں
کے قیمت صرف عہ معہ محصول ڈاک۔

جیبی روزگار - نہایت آسان روزگار کے
طریقے مختلف صنعت گری مثلاً گھڑی سازی فوٹو
گرافی وغیرہ وغیرہ بہت عمدہ ڈھنگ سے بتائے ہیں
قیمت صرف ۶ر

جام جہاں نما اس کتاب میں دنیا بھر کی معلومات اور انسانی زندگی کی تقریباً
تمام ضروریات کے متعلق نہایت دلچسپ اور فیض بخش
درج ہیں قیمت مجلد عہ

ہمہ داں طبیب

یہ وہی نادر کتاب ہے جس نے تھوڑے دنوں میں دھوم مچادی
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرف ایک سال میں دو ہزار جلدیں
بک چکی ہیں۔ اسمیں اصلی کوک شاستر علم النساء رنگ محل ہے

کوک منجری۔ مجربات بوعلی سینا ولبشیر۔ ایسی تمام کتابوں کا
جوہر عورتوں کی قسمیں دوا ونکی شناخت۔ حیض حمل کے
کل امراض کی پوری تشریح اور تیر بہدف علاج آجتک کی
قدیم و جدید معلومات کا خزانہ۔ مردوں کی تمام موذی بیماریاں
مثلاً آتشک جریان۔ سوزاک سستی نامردی وغیرہ کے
مجرب نسخے۔ ڈاکٹری یونانی ویدک انگریزی اور عطائی جو آجتک
سینہ بسینہ تھے سینکڑوں روپے لیکر کوئی نہ بتلاتا تھا علاوہ
اسکے بیس بیس بیماریوں کا ایک ہی نسخہ۔ بال سیاہ کرنیکے
کیمیائی خضاب اس کتاب کو خرید کر خود سے حکیم بنجاؤ گے
پھر کسی کتاب کو خریدنے کی ضرورت نہیں رہیگی۔ باوجود
ان خوبیوں کے بھی قیمت صرف ایکروپیہ چھ آنے عہ

یوگیشور یعنی روحانی معلم

اس کتاب میں علم یوگ کی تمام شاخوں کا مکمل بیان مثلاً
مسمریزم۔ علم تسخیر۔ سرت شدا۔ گہور۔ ودیا یعنی ودیا
علم تصور۔ روشن ضمیری۔ حاضرات جادو۔ سحر۔ ہر ایک
کی اصلیت سادہ اردو میں بیان کردی ہے مختصر
مضامین یہ ہیں۔ یوگ کا لطف۔ یوگ کی عظمت۔
یوگ کی دلچسپیاں۔ یوگ کی کمالیت کا راز۔ یوگ ابھیاس
راج یوگ کی آٹھ منزلیں۔ مسمریزم کے شعبدے۔ یوگ کی آٹھ سدھیاں
مسمریزم کا عمل اور مقناطیس بنانیکا طریقہ عمل تسخیر ہمزاد
ایسی لاجواب کتاب آجتک تمام عالم میں طبع نہیں ہوئی۔ خود
شناسی کا مجرب نسخہ علم غیب کا آئینہ جسکو دیکھتے ہی بڑے بڑے جنتی لوگوں
کی آنکھیں بھی چوندھیا جائیں۔ باوجود ان خوبیوں کے
قیمت صرف ایکروپیہ ۱ عہ

دیوان نشاط افزا

اسمیں ہندوستان کی نامی گرامی طوائفوں وہ نشین عورتوں کے ناز و انداز سے بھری شوخ یعنی پھڑکتی ہوئی غزلیں وغیرہ قیمت ۲ر

مرقع سلاطین

اس نایاب کتاب میں خاندان تیموریہ کی تصویریں اور تمام بادشاہان یورپ کی تصویریں مع حالات بقید سنہ و تاریخ درج ہیں اسکے بعد تمام پرانی عمارتوں کے نقشے موجود ہیں مع تاریخ بنا اور اُن کے بنانیوالے کا نام اور اُن کا عرض و طول وغیرہ نہایت صحت سے بیان کئے ہیں قیمت عمر

بستان خیال

یہ وہ نادر زمانہ فسانہ ہے جو اپنی خوبیوں سے مشہور زمانہ ہے جس نے اپنی عمر میں ایک بار اسکو پڑھ لیا پھر اسکو دوسرا قصہ دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی اسی لئے اسکو قصوں کا دادا پیر کہتے ہیں۔ زبان ایسی پیاری ہے جسکی توصیف نہیں ہو سکتی یہ خواجہ اماں اللہ دہلوی کا ترجمہ ہے حسب ذیل جلدیں موجود ہیں۔ جلد اول چھ روپیہ جلد دویم عہ پانچ روپیہ

تاریخ غوری

سلطان شہاب الدین غوری سے لیکر سلطان قطب الدین تک کل حالات مع تصویرات درج ہیں جسکی ہر تصویر سے رعب داب و شجاعت ظاہر ہوتی ہے قیمت (۸ر)

دنیا کی عجائبات

اس میں دنیا کے اہل اسلام و اہل ہنود اور عیسائیوں کے جملہ متبرک مقامات کی نہایت صحیح نقشے جن کا دیکھنا تو درکنا سُننا بھی دشوار تھا مع مفصل حالات اس خوبی سے درج کئے ہیں۔ کہ آج تک کوئی کتاب ایسی آپکی نظر سے نہ گذری ہوگی قیمت ایک روپیہ عہ

سری مد بھاگوت

مصنفہ منشی لچھمن لال جی جس میں ۲۴ اوتاروں کی کتھا اور سری کرشن جی کی تمام لیلاؤں کا مفصل حال درج ہے۔ جو نہایت عمدہ سلیس بھاکھا زبان میں مع تصاویر چھپی ہے۔ قیمت فی جلد پانچ روپیہ ۵ر

بھگوت گیتا اردو

اردو و اشلوک مع سنسکرت اوّل اصلی سنسکرت ناگری حروف میں لکھکر پھر اسکے نیچے اردو حروف میں سنسکرت کو تحریر کرکے اور بعد میں اردو یعنی معنی درج کئے ہیں اردو خوانوں کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت ایکروپیہ دو آنے عہ

بھگتی ساگر

گرنتھ چرنداس جی مہاراج کا بنایا ہوا گیان بیراگ کا بھنڈار اور پرم بھگتی کا ساز۔ بھجن بہار دیکھو زیادہ حال منگا کر دیکھنے سے سب معلوم ہو جائیگا قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ

بلدیو پرکاش

اردو دو حصہ اسمیں وہ عمدہ بھگوت بھگوتی کی کتھائیاں و نصیحتیں درج ہیں کہ بغیر ختم کئے کتاب چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا

اسے ٹیوسیلف انگلش ٹیچر

ہزاروں آدمیوں میں انگریزی گفتگو کرنے کی حوصلہ نہ ہوتا ہو مطلب اظہار کے لئے برمحل الفاظ نہ ملتے ہوں جسکی وجہ سے دل کی دل میں رہجاتی ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے جس سے روزانہ کی گفتگو اور دنیاوی کاروبار جتنے ہیں بخوبی تمام کرسکتا ہے کسی استاد کی ضرورت نہ رہیگی الغرض صرف اسکے دیکھنے سے آپ تھوڑے عرصہ میں ایک اچھے انگریزی دان بن سکتے ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کہ مبتدی بھی نہایت آسانی سے پڑھ سکے۔ الفاظ انگریزی و تحریری دونوں میں لکھے ہیں قیمت ایکروپیہ عہ

قلزم ماتم اردو

اس میں تین مجلسیں ہیں۔ اسکا حرف حرف ماتم یاران خاص آل عبا کے واسطے نشتر رگ دل ہے اور جسکا پڑھنا عاصیان امت کی بخشش کا وسیلہ کامل ہے۔ اس میں شہیدان کربلا کی تاریخی حالات نہایت عمدہ نظم و نثر میں درج ہیں جس کو پڑھکر ہر ایک سنگدل بھی روئے بغیر نہیں رہ سکتا لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت ایکروپیہ عہ

جام جم کامل ہر چہار حصہ

علم مسمریزم کے عجیب و غریب علم واقف

کے کاسہ سر کی واقفیت بھی اشد ضروری ہے امراض کے دفعیہ کے لئے اس علم کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں تمام عجیب و غریب کرشمے بلا امداد کاسہ سر ناممکن ہیں اردو کتاب میں ایسی جامع کتاب موجود نہیں ہے۔ تصویروں کے ذریعہ ہر ایک مقام کھوپری میں دکھایا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں جو جامع العلوم شائع ہو رہا ہے ہر خاصیت کے گھٹانے بڑھانے کی ترکیب درج ہے۔ قیمت کامل ڈیڑھ روپیہ عہ

علم مجلسی المعروف مجموعہ زندہ دلی

یہ کتاب آپ کو گویا ادیب حاضر جواب بنا دیگی بلکہ ہر معرکہ کا مرد اور ہر محفل کی زینت اور ہر جلسہ کو با رونق بنا دیگی یہ کتاب آپ کی تحریر کو دلچسپ تحریر کو تاثیر اور ادائے مطلب کو دلپذیر بنا دیگی۔ علم مجلسی اپنی قسم کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ اچھوتے مضامین نیا رنگ نئی شان اور نرالا ڈھنگ۔ جذبات و خیالات کا دلچسپ آئینہ زندگی اور زندہ دلی کا مخزن علم مجلسی کا بیش بہا معدن شعر و سخن کا جوہر لطیف اور دلگداز حسن بیان کا دلکش پری خانہ۔ اعلیٰ کاغذ اعلیٰ چھپائی قیمت حصہ اول ایکروپیہ حصہ دوم ایک روپیہ دو آنہ حصہ سویم ۹/ حصہ چہارم ۸/

نمبر ۱۶	بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۸ء	جلد ۲

شکریہ اور معذرت

ہم اپنے ان معزز معاونین کا کس طرح شکریہ ادا کریں جنہوں نے رسالہ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی روانہ فرمانیکی تکلیف گوارہ فرماکر رسالہ کی مالی امداد فرمائی ہے اور وہ مہربان اس سے بھی زیادہ شکریہ کے قابل ہیں جو اپنے اپنے وی پی وصول فرماکر ہماری حالت کو دن بدن طاقت ور بنا رہے ہیں اگر اسی طرح آپ نے اپنے "بہادر" پر نظر عنایت رکھی تو ہم کو ہمارے ارادوں سے بڑھکر کامیابی ہوگی۔

مگر ہم اس امر کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہماری کچھ غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے رسالہ پر کم وقت خرچ ہوتا ہے جسکی وجہ سے ممکن ہے کہ بعض صاحبوں کو کوئی شکایت ہو۔ آیندہ ہم پورا وقت صرف کرنیکا وعدہ کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

زہر کی کان

(محمد قاسم مسلم بنا سامردودی نم المدرسی ڈربن نٹال خطۂ افریقہ)

آجکل لوگ ناخن کٹوانے میں نہایت تغافل برتتے ہیں لغصف انچ بڑھ جاتے پر بھی انہیں خیال پیدا نہیں ہوتا کہ ہمارے ناخن کاٹے جائیں گویا دانستہ اپنے سر بیماری مول لینا چاہتے ہیں نہیں جانتے کہ ہزاروں جانیں محض ناخنوں کی میل کی بدولت ضائع ہوا کرتی ہیں

یاد رہے ہمارے ناخن جملہ بیماریوں اور زہر کی کان ہے ان میں مختلف اعضا کے میل جمع ہو کر زہر کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور بالآخر ہماری ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

ناخن تلوار سے زیادہ مہلک ہے اور اس میں ہر قسم کا میل اور زہر موجود رہتا ہے اور ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

عورتوں کو چاہیے کہ کھانا پکانے کے وقت روٹی کے لئے آٹا گوندتے وقت ناخن صاف کر لئے جائیں۔

امید ہے کہ ہمارے بزرگ جناب حکیم راج نرائن صاحب فدائے طب ضرور اس پر روشنی ڈال کر اس کے نقصانات از روی علم طب قارئین کرام کے سامنے پیش کش فرمائیں گے۔

جستجوئے پریم

(جسونت سنگھ سینی گورداسپور)

میری تجسس نگاہیں تیرے دلفریب مکھڑے کی دید کے لئے از بس بیقرار ہیں مگر آہ تجھے نہیں پاتیں میری چشم مشتاق نگاہیں تجھے محبت بھری نگاہوں سے دیکھنے کی تمنائیں مانند سیماب مضطرب ہیں مگر آہ تجھے نہیں پاتیں۔ پریم آ۔ اور لبوں پر ہلکا سا تبسم لئے ہوئے آ۔ اور اچھلتا کودتا ہوا آ۔ مجھے زندگی تیرے لئے عزیز تھی۔ مجھے اپنے لئے مسرور جینے دیں اس شکستہ دل کی ڈھارس محض تیری اس مختصر خیالات پر مبنی تھی۔ آہ میری پر حسرت زندگی میں اس صدمہ جانکاہ کا اضافہ کرنے میری خوشیاں اور امیدیں جو تیرے ساتھ وابستہ تھیں یوں بے دردی سے پامال نہ کرتے آہ پیارے پریم! تیری ابدی جدائی کی روح فرسا یاد میرے قلب و جگر کو زخمی کر دیتی ہے تیرا دلکش تصور اکثر اوقات مجھے بیخود کر دیتا ہے تیری بھولی بھالی صورت جسوقت میری از خود رفتگی کا باعث بنتی ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں تیرے کسی شئے کا حقیقی وجود نہ تھا۔

تو میری تمناؤں کا مخزن امید دل کا منبع راحتوں کا گنجینہ تھا۔ بھور ماں تیری معصومی پر قربان ہو جاتی۔ اور تو اس طرح لقمہ اجل نہ ہوتا۔

نوٹ

پٹیالہ میں گاماں پہلوان اور پولینڈ کے زبسکو پہلوان کی جو کشتی ہوئی ہے۔ اس کے ضروری حالات حسب ذیل ہیں۔

گاماں اور زبسکو کی کشتی اب سے ۱۷ سال پیشتر ہوئی تھی مگر ہار جیت کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ پٹیالہ میں مقابلہ کے دن زبسکو اپنے مدمقابل گاماں کے مقابلہ میں زیادہ جسیم اور قدآور نظر آتا تھا۔

زبسکو کی عمر ۴۷ سال ہے اور اس کا وزن ۲۲۵ پونڈ ہے گو پہلے اس کا وزن بہت زیادہ تھا۔ مگر اب کم ہو گیا ہے۔ ان کے مقابلہ کی شرائط حسب ذیل تھیں۔ یعنی مقابلہ کے وقت پنجابی لنگوٹ نہ باندھا جائے۔ ایک دوسرے کا کوئی عضو مروڑ کر نہ توڑے۔ ایک ہی دفعہ گرنے پر کشتی کی ہار جیت کا فیصلہ ہو جائے۔ کشتی فرش پر نہیں بلکہ زمین پر ہو۔ منصفوں میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ۔ نواب بھوپال اور مسٹر گلاسکاک شامل ہوں۔ زبسکو کو خواہ اس کی ہار ہو یا جیت۔ ۲۰ ہزار روپیہ اور امریکہ سے ہندوستان تک کا سفر خرچ ملیگا۔ گاماں چونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا آدمی ہے۔ اس لئے اسے کوئی رقم نہ ملیگی البتہ اگر اس کی جیت ہوئی تو تھوڑے سے قیدی رہا کئے جائیں گے اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ اسے معقول انعام دیں گے۔

گو اکھاڑہ میں ۶۰ ہزار آدمیوں کے لئے جگہ تھی۔ مگر بارش کے باعث ۲۵ یا ۳۰ ہزار تماشائی ہی موجود تھے وقت مقررہ پر اشارہ کی گھنٹی بجتے ہی دونوں پہلوان اکھاڑے میں اترے گاماں نے پنجابی دستور کے مطابق اکھاڑے کا چکر لگایا۔ اور نعرۂ جنگ بلند کیا۔ زبسکو نے بھی نعرہ لگایا اور سیدھے ہاتھ سے گاماں کو سلام کیا۔

زبسکو سورج کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو گیا گاماں نے دوڑ کر زبسکو کو سیدھا پٹ پکڑ لیا۔ ساتھ ہی اسکا بازو باندھ لیا۔ پھر اس نے اپنے شانہ کا زور لگایا اور زبسکو کو گرا دیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ گاماں اب تک زبسکو کا بازو باندھے رہا۔ زبسکو کا بوجھ اس کے بائیں شانہ پر رہا۔ زبسکو زور زور سے سانس لے رہا تھا۔ اور کوشش کر رہا تھا کہ اٹھ کر گاماں کے مقابل ہو۔ مگر گاماں نے زبسکو کو بار بار اٹھایا اور کھینچا۔ تاکہ اسے چت کر دے۔ آخرکار زبسکو کے دونوں شانے زمین سے لگ گئے گاماں اس کے سینہ پر سوار ہو گیا۔ اور اس نے کئی بار اس کے شانے زمین کے ساتھ لگا دیئے اور اس پر سوار رہا۔

ہار جیت میں کوئی شبہ باقی نہ رہ گیا تھا۔ اسکینڈا ور بعض کے خیال میں ۹ سکنڈ میں ہار جیت ہو گئی۔ دنیا میں کسی بڑے مشہور پہلوان کو اتنی جلد شکست نہ ہوئی ہو گی جتنی جلدی کہ زبسکو کو شکست ہوئی۔ زبسکو کا منیجر کلانک تو اسے گرتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکا کیونکہ اسے گاماں نے چشم زدن میں گرا دیا تھا۔ زبسکو کے چت ہوتے ہی گاماں کو چاروں طرف سے نعرہ ہائے چیئرز دینے لگے۔

زبسکو یکایک شکست ہونے پر بڑا حیران ہوا۔ وہ کھڑا ہو کر کئی منٹ تک اپنے شانوں کو جنبش دیتا رہا۔ گاماں اکھاڑہ میں چھلانگیں مارتا رہا۔ اس کے بعد وہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی طرف دوڑا۔ اس کے بعد زبسکو بھی مہاراجہ کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ اسے کامل شکست نصیب ہوئی اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ گاماں نے اسے اچانک پٹک دیا اور اسے پاؤں جمانے کا موقعہ بھی نہ ملا زبسکو نے گاماں کو مبارکباد دی۔ اور کہا، کہ تم نے بہترین طریقہ میں کشتی کی۔ زبسکو نے پنجابی پہلوانوں کی بڑی تعریف کی۔ اور کہا کہ میں امام بخش کو بھی رستم سمجھتا ہوں۔ غالباً آیندہ زبسکو اور امام بخش ہندوستان کا دورہ کرینگے ان کے ہمراہ امریکہ اور یورپ کے مشہور پہلوان ہوں گے۔ جن میں چھوٹا زبسکو اور سٹین بھی شامل ہونگے۔ ان دونوں کی نسبت زبسکو کو یقین ہے۔ کہ وہ دنیا کے پہلوانوں کو شکست دے سکیں گے۔

ہندوستان میں بڑے بڑے پہلوان اور طاقتور ہندوستانی پیدا ہوتے رہے ہیں کہ جنہوں نے اپنی شہزوریوں اور طاقت کے کرشموں سے تمام عالم کو حیرت میں ڈال دیا مگر حال میں ایک ہندوستانی پروفیسر نے تو جو بمبئی میں اپنے کمالات دکھائیگا۔ تمام دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے جس کے حیرت انگیز کرتب اس قسم کے ہیں۔ کہ آج تک کسی انسان نے ایسے حیرت انگیز کرتب دکھانے کی ہمت نہیں کی۔ کہا جاتا ہے۔ اس دیو خصلت شخص پر قوانین قدرت کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثلاً وہ گندھک کے تیزاب میں ہاتھ دھو سکتا ہے۔ لیکن کیا مجال کہ اس کے ہاتھوں پر کوئی اثر ہو وہ مختلف قسم کے زہروں کو پی سکتا ہے۔ شیشے کے ٹکڑے اور دیگر ضرر رساں اشیاء کو کھا جاتا ہے اور نہایت زہریلے سانپوں سے اپنے آپ کو کٹوا سکتا ہے جنگلی درندوں پر اس کی طاقت کا اظہار اس وقت ہو گا جبکہ وہ انہیں اپنے پاؤں کے تلے روندیگا۔ لیکن وہ اسے کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گے۔ تہذیب جدید میکنیکل طاقتیں بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ مثلاً وہ موٹر کاروں کو جب وہ پورے زور سے چل رہی ہوں۔ ایک ہی وقت میں روک سکتا ہے وہ ۱۵ ٹن وزنی

شلیم رولر کو اپنے جسم پر سے گذار سکتا ہے۔ اور سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگر ایک بندوق سے گولی چلائی جائے۔ تو وہ بندوق کی نالی پر ہاتھ رکھ کر اسے روک سکتا ہے۔ اور جسم پر سے ایک ہاتھی کا گذرنا تو اس کا ایک بالکل معمولی کرتب ہے۔ اس شخص کے کرتب دیکھ کر واقعی تمام دنیا حیران رہ جائیگی اور ہمیں اس بات کا فخر ہے۔ کہ یہ شخص ہندوستانی ہے اپنے حیرت انگیز کرتبوں کی وجہ سے تمام دنیا میں اپنے وطن کے نام کو روشن کر رہا ہے۔

ہندوؤں میں جہاں اور کئی ایک سوشل خرابیاں قابل اصلاح ہیں۔ ان میں سے ایک یہ خرابی بھی اصلاح کی محتاج ہے۔ کہ بڑھاپے کی شادی کا انسداد کیا جائے۔ آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ ۶۰ سالہ بوڑھے کی دس سالہ دلہن سے شادی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی شادیاں کرکے نوجوان لڑکیوں کی زندگی کو تباہ کرنا ہے اور جو والدین محض روپیہ کے لالچ کی وجہ سے اپنی نوجوان لڑکیوں کی شادی بوڑھوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ وہ اپنی لڑکیوں کے ساتھ انتہائی ظلم کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں تمام ہندو جاتی کو اس اصلاح پر متوجہ ہونا چاہئے۔ حال ہی میں ایک بوڑھے کی شادی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ راجپوتانہ کے ایک ٹھاکر رئیس کو پچاس برس کی عمر میں شادی کا شوق چرایا۔ دل لگی باز کی ایک جماعت نے ٹھاکر جی کی سادہ لوحی اور عاشق مزاجی سے فائدہ اٹھا کر ایک کمسن لڑکے سے ان کی شادی کرادی۔ لیکن جب آپ براتیوں کے ہمراہ گھر واپس جا رہے تھے تو یہ مصنوعی دلہن نقدی اور زیورات لیکر چمپت ہو گئی۔ ہماری رائے میں اس واقعہ سے تمام ایسے اشخاص کو جو بڑھاپے میں شادی کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اس قسم کے واقعات محض عبرت دلانے کے لئے ہیں امید ہے کہ ہر ایک شخص اس قسم کی شادیوں کو روکنے کی کوشش کریگا۔

بناسپتی گھی جو ہالینڈ وغیرہ سے آتا ہے۔ ہندوستان کے لئے ایک تباہ کن چیز ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے کھانے سے صحت کا جو حال ہوتا ہے۔ اسے تو ایک طرف رہنے دیجئے۔ یہ تو کروڑہا روپیہ ملک کا باہر بہہ گیا ہے۔ سر فیروز سیٹھنا نے رائے بہادر لالہ رام سرنداس جی کے ریزولیوشن کی حمایت میں تقریر کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ اپریل ۱۹۳۲ء سے لیکر ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء تک یعنی آٹھ مہینوں میں ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۴۳ ہزار ۴ سو ۸۰ روپے کا بناسپتی گھی ہندوستان میں آیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پچھلے تین چار سال میں کتنے کروڑ روپے یہ بناسپتی گھی ہندوستان سے لے گیا۔ اور اس کے بدلے کھانسی۔ زکام اور گلے کی بیماریاں نیز کمزوریاں ہمیں دے گیا ہے۔ ایسی تباہ کن چیز پر بھاری محصول لگانے کے لئے رائے بہادر لالہ رام سرنداس جی جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے تمام ملک متفق ہے۔

عجائبات

جنوبی افریقہ کے دریائے وال کے کنارے دیوہیکل انسانوں کے دو لمبے بڑے دانت ملے ہیں پروفیسر ڈرات نے ان دانتوں کا معائنہ کیا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ یہ دانت ان انسانوں کے ہیں کہ جن کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ کئی کئی گز لمبے تھے۔ اور جنہیں دیو کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ پہلی شہادت ہے کہ جو دیوؤں کے وجود کو ثابت کرتی ہے۔

ان دانتوں میں سے ایک ایک فٹ لمبا تھا۔ اور اس کا وزن ساڑھے سات سیر تھا۔ ان دانتوں کے علاوہ ایک اور دانت بھی وہاں سے ہی نکالا گیا ہے۔ لیکن یہ خراب شدہ حالت میں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دریائے وال کے کنارے کسی زمانہ میں کوئی ایسی قوم رہتی تھی جسکے آدمیوں کے دانت اتنے بڑے ہیں۔

۴۰۰ سو الفاظ جاننے والا پڑھا ہوا کتا مسٹر جیکب ہیربرٹ نے ایک کتے کو پالا ہے جو اسوقت ۴۰۰ سو الفاظ جانتا ہے کولمبیا یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے اس کتے کا امتحان کیا اس وقت تقریباً ۵۰ اور بھی وہاں جمع تھے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے کتے کو اس امتحان میں شامل ہوتے دیکھا۔ اس کتے کا نام فیلو ہے۔ ایک گھنٹے تک کتے کا مالک بولتا رہا اور پُری تقریر میں اس نے کسی قسم کا اشارہ نہ کیا الفاظ کو سمجھکر ہی کتا ان کے مطابق عمل کرتا تھا۔ اور اس کی حکایت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے مالک کے الفاظ کو پورے طور پر سمجھ رہا تھا۔ ہیربرٹ نے کتے کو باہر جانے اندر آنے دیوار کے ساتھ کھڑے ہونے۔ میز پر چڑھنے ایک لیڈی کی گود میں بیٹھنے۔ دم ہلانے باہر کی طرف دیکھنے وغیرہ کے احکام دیئے۔ جس کی اس نے تعمیل کی۔ پھر اس نے کہا یہاں جو لوگ جمع ہیں وہ اس قابل نہیں کہ انپر اعتبار کیا جائے۔ اسپر کتے نے بڑے غصہ سے سب کو بھونکنا شروع کر دیا۔ جب اس نے کہا کہ یہ تو بڑے شریف لوگ ہیں تو وہ پھر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔

البنی امریکہ کا ایک بڑا شہر ہے۔ یہاں ایک ۸ منزلہ عمارت اپنی قدیم جگہ سے ۵ فٹ ہٹائی گئی اس عمارت کا نام فریڈرک بلڈنگ ہے۔ اسے تعمیر ہوئے صرف ۱۰ سال ہوئے ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے جدید نمونے کی عمارت ہے اسکی لمبائی ۵۰ فٹ اور چوڑائی ۴۵ فٹ ہے آہنی فریم اور اینٹوں کی بنی ہوئی ہے

برلن کا کوئی باشندہ اگر اپنے کسی رشتہ دار کو تار برقی کے ذریعے فوٹو بھیجنا چاہے تو آسانی سے بھیج سکتا ہے اب آسٹریا اور جرمنی کے درمیان اب یہ سلسلہ جاری ہو گیا ہے تار کے ذریعہ صرف فوٹو ہی نہیں بھیجے جا سکتے۔ لیکن ہر قسم کا پیغام بھیجا جاتا ہے۔ مثلاً ایک چین کا رہنے والا چینی زبان میں ایک خط لکھ کر محکمہ تار کو دیدے اور کہے کہ اسے ۔ اتنا بھیج دیا جائے فوراً ولسا پہنچ جائے گا۔

لطائف

(۱) لڑکا۔ ماسٹر صاحب حضرت آدم علیہ السلام بچے کیوں نہیں پیدا ہوئے ماسٹر صاحب تامل میں پڑ گئے اور کہا تم خود

لڑکی۔ ماسٹر جی میں تبلاؤں۔

ماسٹر۔ بتلاؤ۔

لڑکی۔ اسلئے کہ اس وقت انکی پرورش اور خدمت کرنیکے لئے کوئی اماں موجود نہ تھی۔

(۲) کسی دفتر میں ایک محافظ دفتر کہیں سے تبدیل ہو کر آیا اس نے دیکھا کہ ایک الماری ردی اور بیکار کاغذوں سے بھری پڑی ہے وہ ہیڈ کلرک کے پاس گیا اور کہا کہ حکم دو تو ان ردی دستاویزوں کو جلا دیا جائے۔ ہیڈ کلرک نے کہا اچھا تمہاری مرضی ہے جلا دو مگر پہلے ان سب کی ایک ایک نقل کر لو تاکہ وقت ضرورت کام آوے۔

(۳) میم صاحبہ تانگے والے سے۔ شہر میں طاعون پھیلا ہوا ہے شاید تمہارے تانگہ میں اسکے مریض آتے جاتے ہونگے۔ تانگہ والا۔ میم صاحب ڈر کی بات نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ میں نے تانگہ کے دونوں پہیوں کو ٹھیکہ کرا دیا ہے۔ (۴) ایک میراسی سکھ امیر کے پاس کچھ مانگنے کیلئے گیا۔ امیر کے چہرہ پر اس قدر بال تھے کہ ناک بمشکل دکھائی دیتی تھی۔ امیر نے بجائے اسکے کہ اسے کچھ دے۔ گالیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ میراسی بولا بس سردار صاحب مجھے یہی معلوم کرنا تھا کہ آپ بولتے کہاں سے ہیں

(۵) ایک مالک نے بڑے غصہ میں خدمتگار کو سور کا بچہ کہا۔ تو نوکر نے جواب دیا حضور ماں باپ ہیں جو دل میں آئے کہیں۔

(۶) ایک مسخرا قد میں بہت لمبا۔ ایک امیر کا جو ایک آنکھ سے کانے تھے خدمتگار رہتا تھا۔ ایک دن امیر کو دل لگی سوجھی اور مسخرہ سے کہا۔ ہمیں تمہارے قد سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری پیدائش کے وقت پیدا ہونے میں کئی دن صرف ہوئے ہونگے۔ مسخرہ نے کہا حضور خدا کا شکر ہے بہت دنوں کے بعد بندہ پورا تو پیدا ہو گیا۔ آپکی طرح جلدی نہیں کی جو آنکھ بھی نہیں بننے دی۔

(۷) مجسٹریٹ چور سے۔ دیکھو چوری کرنا کیسا برا فعل ہے ستنے کئی دفعہ قید کی سزا پائی ہے۔ چور۔ حضور کام تو بہت اچھا تھا مگر آپ جیسے لوگوں اور پولیس والوں نے اس کا لطف مٹا دیا ہے۔

(۸) ایک صاحب جو انتہا درجہ کے بخیل تھے اپنے والد کی جان کنی میں دو دن رات برابر جاگے۔ لیکن بابا جان کا دم نہ نکلا تیسری رات کو جب بہت ہی نیند آنے لگی تو اونگھنے لگے۔ مگر بابا جان سے کہدیا کہ اگر میرے اونگھنے میں آپ کی جان نکل جائے تو اتنا کیجئے گا کہ مرنے سے پہلے سرہانے کا چراغ بجھا دیجئیگا۔

عورت

عورت! تاج آفرینش ہے۔ (مہردر)

عورت! بہترین تحفۂ آسمانی ہے۔ (ملٹن)

عورت! تو زمین کا فرشتہ۔ تو دلربا ترین آفریدۂ آسمانی تو یکتا پرتو ہستی ہے۔ تجھ سے میری زندگی روشن ہو سکتی ہے۔ (دو لامارٹین)۔

عورت! ایسی مخلوق ہے۔ جس میں لطیف ترین اور ضخیم ترین فضلیت پیدا کی جا سکتی ہے۔ (جانسن)

عورت! تو تقدیس کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ (جے برد)

عورت! ایک اقیانوس ہے کہ ایک معمولی سے معمولی منشا کی مقاومت بھی نہیں کر سکتی۔ مگر سنگین ترین بار اٹھا سکتی ہے۔ (نلسن)

عورت! تو فرشتہ ہے۔ مگر آزاد نہیں۔ اسواسطے فرشتے سے بڑھی ہوئی ہے۔ (داتر)

عورت! تو مخزن اسرار خلقت ہے۔ (کارل کانزلو)

عورت! تو فرشتہ ہے۔ کیونکہ بچپن میں ہماری پرستار جوانی میں کام بخش اور بڑھاپے میں ہماری تسلی کا باعث ہوتی ہے۔ (اره تین)

عورت! میری زندگی میں محبوب ترین اور عزیز ترین پرستش گاہ ہے۔ (ارتینا)

عورت! وجود یگانہ ہے۔ کیونکہ وہ اکیلی ہی عشق کی پاک حقیقت کو پہچانتی ہے۔ (شیلر)

عورت! ایسی مخلوق ہے جو عمیق تر دکھتی ہے۔ اور اسی مخلوق کو دور تر عالم مرد کے لئے ایک قلب ہے۔ اور قلب عورت کے لئے ایک عالم۔ (گرایہ)

عورت! انگیز دلربائی ہے جو اسرار میں پوشیدہ ہے اور اس کا دروازہ مقفل نہیں (نوالین)

عورت! ایک راز ہے۔ جو ایک پُر اسرار قلب رکھتی ہے جس کی شرح کوئی زبان نہیں کر سکتی (آپستن)

عورت! ایک جاذبیت ہے جس کا ایک ناقص عقل احساس نہیں کر سکتی۔ (آپستن)

عورت! چاہے تو مجھے پسند کرے یا نہ کرے۔ مگر میں اپنے آپ کو تیرے قدموں پر نثار کر دوں گا (شکسپیر)

ترجمہ ——— تمکین کاظمی (آفتاب)

(کوٹلہ عالیجاہ۔ حیدرآباد دکن)

———•———

ماہرین سائنس کی حیرت انگیز ایجادیں

گزشتہ ۵۰ سال کے اندر سائنس کی مختلف النوع ایجادوں نے اگرچہ دنیا کی حالت میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ لاسلکی پیغام رسانی ہوائی جہاز اور اسی قسم کی اور متعدد ایجادات حقیقتاً ضروریات حیات انسانی میں نمایاں تغیرات پیدا کرنے کا موجب ہوئی ہیں۔ لیکن ابتک جو کچھ ہوا ہے وہ ایک ادنیٰ حصہ اور ابتدائی قسط ہے۔ ان عجائبات کی جو آیندہ ہونے والے ہیں اور جن سے سائنس آئندہ زمانہ کے انسانوں کی زندگیوں اور زندگی کی ضرورتوں میں اور بھی حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کرنیکا باعث ہوگی۔

تقریباً ۵۰ سال کی مدت گذری کہ انگلستان میں اول اول پٹرول کا لندا ہوا پہلا جہاز لنگر انداز ہوا تھا جس نے موٹر کاروں اور اسی قسم کی دوسری ایجادوں میں انقلاب کن اثرات پیدا کئے ہیں لیکن اب جو تجربات متعدد مشہور ماہرین کیمسٹری کر رہے ہیں ان کے لحاظ سے آیندہ ۵۰ سال کے اندر ہی یہ ممکن ہوسکیگا۔ کہ صرف ایک انگلستان ہی کے اندر ادنیٰ قسم کے کوئلہ سے پٹرول پیدا کیا جاسکے چنانچہ جرمنی اور فرانس کے اندر تو ان ہی ممالک کے بنے ہوئے پٹرول سے تمام موٹر کاریں وغیرہ چلنے لگی ہیں۔

مصنوعی اغذیہ

ذرائع آمد و رفت کی سہولت نسل انسانی کے زیادہ تعداد سے جوں جوں دنیا کی آبادی میں اضافہ ہوگا۔ اور بہت سے ممالک میں قابل کاشت زمین کم ہوتی جائیگی۔ ماہرین علم الکیمیا کی توجہ اس مسئلہ کی طرف روز بروز زیادہ مبذول ہوتی جائے گی۔ کہ لیبوریٹریز کے اندر کس طرح مصنوعی غذا پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی جائے۔

انسانی غذا کی کیمیاوی اجزا تو اب بھی ہمیں بخوبی معلوم ہیں۔ اور ماہرین سائنس نے ایسی مصنوعی غذا کا نمونہ بھی تیار کر لیا ہے جو بالکل وہی خواص اور وہی اثرات اپنے اندر رکھتا ہے جو قدرتی غذا ئے انسانی کے بالعموم ہوتے ہیں۔

زمانہ حاضرہ کے سب سے بڑے فرانسیسی عالم سائنس مارسیل برتیلات نے تو اپنی موت سے پیشتر ایسی گولیاں بھی ایجاد کر دی تھیں۔ جو غذائے انسانی کا بخوبی کام دے سکتی ہیں ان مصنوعی غذا کی گولیوں کا تجربہ بڑا خاصہ کامیاب رہا چھ اشخاص کو جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل تھے۔ تین ہفتہ تک متواتر یہی گولیاں

کہانے کیلئے دی گئیں۔ سوائے ان گولیوں کے ان کو نہ کوئی اور غذا دی گئی۔ اور نہ ان کے واسطے کچھ غذا تیار کرنے کیلئے کسی باورچیخانہ کی حاجت ہوئی اور نہ کسی چولہے کی۔ اپنی غذا کیلئے انہیں جو کچھ کرنا تہا۔ وہ محض اس قدر کہ دن میں دو تین مرتبہ مصنوعی غذا کی ان گولیوں کو انہیں نگل جانا ہوتا تھا تین ہفتہ کے تجربے کے بعد ان چھ اشخاص کا جب وزن کیا گیا۔ تو ان میں سے تین کا وزن تو کچھ کم ہوا۔ دو بالکل ویسے ہی رہے۔ اور ایک شخص کے وزن میں قدرے اضافہ ہوگیا۔

سائنسدان اب اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مسلسل ایسے تجربات کئے جا رہے ہیں جنسے انسانی غذا کا مکمل بدل پیدا کر سکیں۔ چنانچہ مستقبل قریب میں جب مصنوعی غذا کا مکمل نمونہ دریافت ہوگیا تو پھر نہ کہانا پکانے کی ضرورت باقی رہیگی۔ اور نہ کہانیکی موجودہ اوقات کی۔ بلکہ اس طرح انسانوں کی زندگیوں میں کام کے لئے اوسطاً دو گھنٹوں کا اور اضافہ ہو جائے گا۔ بہت سے علماء سائنس کا یہ یقین ہے کہ وہ دن جلد آ رہا ہے جب اس قسم کی مصنوعی غذا مکمل طریقہ پر دستیاب ہوجائے گی چنانچہ جب وہ دن واقعی طور سے آجائیگا۔ تو دنیا بھر کے باورچیخانہ۔ شاندار ڈائننگ ہال (کہانیکے کمرے)، کہانیکے نفیس قسم کے برتن اور کہانا پکانے کے تمام ساز و سامان سینکڑوں قسم کی دوکانیں جو غذائے انسانی کی اشیا بہم پہنچاتی ہیں۔ یکلخت بیکار و معطل ہو جائیں گی۔ اس وقت ہمیں اپنے ڈنروں کے لئے اپنے کام کا ہرج کرنا پڑے گا۔ اور نہ اپنی بیویوں کو ان کیلئے انتظامات کی تکلیف دینے کی ضرورت ہوگی جب بھوک لگی جیب سے مصنوعی غذا کی گولی نکالی اور نگل گئے۔

عورتوں کی نجات

مصنوعی غذا کی ایجاد کی بدولت جہاں کی عورتوں کو کہانے پینے کے انتظامات کے بارے پوری طرح نجات مل جائے گی۔ انہیں جو کچھ وقت اور دوسری آج کل گھر کے کام کاج سے اٹھانا پڑتی ہے۔ اس سے بالکل مخلصی حاصل ہو جائیگی۔ لہذا یہ امید کرنا بے جا نہیں کہ اس وقت عورت کو سوائے ان ایام کے جن میں زچہ گری یا خورد سال بچوں کی پرورش کے لئے گھر پر ٹھیرنا ضروری ہوگا۔ اور تمام وقت گھر سے باہر دنیا کے اور کاروبار میں مرد کے دوش بدوش حصہ لینے کے کافی مواقعات حاصل ہونگے۔

انسانوں کو خوابگاہوں کی بھی ضرورت نہ رہیگی

"مصنوعی غذا" کی ایجاد سے بھی زیادہ متحیر کن ایک اور خیال ہے۔ جو سائنس والوں کے حلقہ میں زیر بحث

ہے۔ یعنی انسان کو ۲۴ گھنٹہ میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ سولینا کافی ہوگا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک ایسی دوا کے ایجاد کے متعلق تجربات کئے جارہے ہیں جس کا یا اثر ہوگا کہ اگر آپ نے استعمال کیا اور اس پر آپ پر دس منٹ کی وہ گہری نیند طاری ہوگی جسکے متعلق سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ رات بھر کی خواب استراحت میں انسان کو صرف دس منٹ کیلئے وہ نیند آتی ہے جب کہ انسان کا دماغ تمام کے تمام اعضائے جسمانی کامل طور سے آرام کرتے ہیں۔ اور جو لازمہ حیات ہے۔ اور جسکو حقیقی نیند سے تعبیر کر سکتے ہیں اور اور بقیہ وقت جو انسانوں کی خواب استراحت میں گذرتا ہے۔ وہ نیم خوابی کی سی حالت ہوتی ہے جسمیں عالم خواب کی حالت میں انسان کا دل، دماغ برابر کام کرتا رہتا ہے۔ اور ایک نیم بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے لہذا ماہرین سائنس اس تگ و دو میں ہیں کہ یہ بیکار اور فضول حصۂ نیند کا جو حقیقتاً انسان کے خواب استراحت کا لازمی جزو نہیں ہے بیکار نہ جانے۔ اور انسان ان دس منٹوں کی نیند کے علاوہ جو حیات انسانی کیلئے لابدی ہے اپنے اور تمام وقت کو بخوبی اپنے کام میں لگا سکے۔ لہذا اس دوا کے ایجاد میں اگر پوری کامیابی حاصل ہوگئی جس کی بہت کچھ توقع کی جاسکتی ہے۔ تو پھر ہمیں یہ قدرت بھی حاصل ہو جائیگی کہ جب سونے اور استراحت کرنیکی ضرورت ہوتی۔ تو ہم جہاں کہیں بھی اسوقت موجود ہوں گے خواہ وہ اپنے کارخانہ یا دفتر میں خواہ کسی پارک یا سیرگاہ میں ہوں دس منٹ کے لئے سوئیں گے اور پھر چاق و چوبند اور تر و تازہ ہوکر بدستور اپنے کام میں مصروف ہو جایا کریں گے۔ اس کے لئے نہ ہمیں نرم نرم بستروں کی ضرورت ہوگی اور نہ آرام دہ خوابگاہوں کی۔ گویا اس دوا کی ایجاد سے ہم مکانوں کی ضرورت سے بھی مستغنی ہو جائیں گے اور اگر مکان رکھیں گے بھی تو ان میں خوابگاہوں کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ اور اس طرح ایک مکان میں لوگوں کے قیام کے لئے بہت سی گنجائش نکل آئے گی۔ علاوہ ازیں دن رات ۲۴ گھنٹوں میں سے ۲۳ گھنٹے پچاس منٹ تک بے تکان کام کرسکیں گے۔

آپ یہ باتیں سنکر ممکن ہو کہ ہنسیں اور ان کو محض تخیل سے تعبیر کریں۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ عرصہ دراز ہوا کہ ایک امریکن موجد مسٹر ایڈیسن نامی نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ ہم لوگ ضرورت سے زیادہ وقت سونے میں صرف کرتے ہیں اس نے اپنی ذات کو بطور مثال کے پیش کیا۔ اور دن رات میں صرف دو گھنٹے سونے کی عادت ڈالی۔ ایڈیسن کی عمر اسی سال سے زیادہ ہے۔ مگر وہ اس قلت خواب کی وجہ سے اس سن و سال میں تندرست و توانا اور ہٹا کٹا موجود ہے۔ ایڈیسن ۲۴ گھنٹہ میں دو گھنٹہ آرام کر کے اسی سال تک تندرست رہ سکتا ہے۔ تو اس دوا کے ایجاد ہونیکے بعد اس سے بھی کم وقت میں نیند پوری کرنا انسان کے اپنے دست قدرت میں آجانا کیا ممکن الوقوع ہوگا۔ یہ ہیں وہ عجائبات سائنس جن کے حصول کیلئے آج دنیا کے مختلف ممالک کی رسدگاہوں کے اندر علمائے سائنس تجربات کے اندر مصروف کار ہیں۔

اظہار دل

محمد حفیظ اللہ حفیظ۔ ایس۔ آر۔ کے۔ اکبر آبادی۔
مقیم چھوٹی ساڈری میواڑ۔

رسالہ بہادر

دہلی کو صفحہ ہستی پر قدم رکھے ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا مگر اس قلیل عرصہ میں اس نے جو نام اور مقبولیت پیدا کی وہ علمی دنیا میں محتاج بیان نہیں۔

میں بلا مبالغہ کہنے کو مستعد ہوں کہ اس کم قیمت کے رسالہ میں کم و بیش جملہ خوبیاں موجود ہیں۔ رسالہ کے اوراق ہر ماہ عمدہ عمدہ مضامین سے پر ہوتے ہیں بلحاظ اسکے کہ اسکی قیمت سالانہ صرف عہ روپیہ ہے اگر کہا جائے تو اسکے مضامین کا اوسط ۴۸ صفحہ ماہوار بہت زیادہ ہے اس پر بھی بعض حضرات بار بار یاد دہانی پر قیمت ادا نہیں کرتے جو سراسر ظلم ہے جو صاحبان اسکے خریدار ہیں اور جنکے ذمہ قیمت بقایا ہے اونہیں چاہئے کہ فوراً تکلیف فرما کر حساب بیباق کردیں تاکہ رسالہ کے مالک کو مالی مشکلات کی شکایت رسالہ چلانیکے سلسلہ میں باقی نہ رہے۔

میری ذاتی رائے ہے کہ رسالہ میں کچھ اضافہ کیا جائے جس سے کہ رسالہ کی حسن و خوبی میں اور بھی چار چاند لگ جائیں اور وہ رائے یہ ہے۔

(۱) جو مضامین درج رسالہ ہوتے ہیں اونکی فہرست باندراج نام مضمون نگار بسرورق کے بعد ضرور ہونی چاہئے۔

(۲) رسالہ کی قیمت میں اضافہ یعنی بجائے عہ سالانہ کے ہے سالانہ کردیئے جائیں اور اسی کیساتھ مضامین کے لئے کچھ صفحہ بھی زیادہ بڑھا دیئے جائیں تاکہ جو مضامین وہاں پہونچیں اونکا اندراج وقت پر ہی رسالہ میں ہو جائے۔

کیا مکرمی ایڈیٹر صاحب اسکی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے۔ امید کہ ناظرین کرام کو میری اس ناچیز رائے سے مخالفت نہ ہوگی فقط۔

نوٹ۔ چونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا ہے لہذا غیر ممالک والے اصحاب اپنا اپنا چندہ سوا روپیہ فوراً روانہ فرما کر مشکور فرماویں۔ منیجر رسالہ بہادر

اہل امریکہ اور نئی نئی معلومات

ایک نئی قسم کی برف

لوگ شربتوں اور پانیوں کو سرد کرنے کے لئے دور دراز کے گاؤں اور پہاڑوں سے انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں بصرف کثیر برف منگواتے ہیں یہ پانی کی برف ہے جو کہ اسکے منجمد حالت میں ہونے سے صورت پذیر ہوتی ہے۔

اب امریکہ والوں نے ایک ایسی برف تیار کی ہے جو پکڑنے والے کے ہاتھ کو تر نہیں کرتی اور وہ پانی کی برف ہے۔ وہ برف ایک قسم کی گیس سے تیار کی جاتی ہے۔ جو کہ کوئلے سے نکلتی ہے چونکہ یہ گیس غیر سمی بلا رنگ و ذائقہ ہوتی ہے اس لئے اشیاء خوردنی میں یہ کسی طرح کا برا اثر پیدا نہیں کر سکتی یہ برف پانی کی برف کی نسبت پندرہ گنا زیادہ سردی رکھتی ہے اسلئے مچھلیوں اور گوشت وغیرہ اشیاء کی تجارت میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ اب اشیاء خوردنی بلا خوف پانچ چھ روز مسافت کے مقامات تک بھیجی جا سکتی ہیں۔ شکاری سمندر میں شکار کرتے کرتے دور تک نکل جاتے ہیں اور شکار جمع کرتے جاتے ہیں اس برف کی برکت سے انہیں گوشت خراب ہو جانے کے خوف سے جلدی واپس ہونے کی فکر نہیں ہوتی۔ یہ برف ایک قرشی (قریبًا ڈھائی آنہ) کی ایک رطل (تقریبًا آدھ سیر) آتی ہے یہ برف گیس کو خوب بھینچنے اور یکدم چھوڑ دینے سے بناتے ہیں۔ امریکہ والوں کی ہمت قابل داد ہے۔ آئے دن نئی نئی باتیں دریافت کرکے دنیا پر احسان عظیم کرتے ہیں بظاہر یہ برف کوئی بڑی دریافت معلوم نہیں ہوتی مگر علم سائنس اور گوشت وغیرہ کے تاجروں سے اسکی قدر پوچھنی چاہئے۔ ہندوستان اس بات میں سب ملکوں سے پیچھے ہے۔ کچھ شک نہیں کہ یہاں کے موجدوں کی ایسی قدر نہیں ہوتی۔ اور دنیا انکی مصنوعات و اشیاء شوق سے خریدتے میں مدد نہیں کرتی مگر یہاں کے موجد بھی یہ کوشش نہیں کرتے کہ لوگوں کو ارزاں سے ارزاں اشیاء ملیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ناکامیابی ہو۔ انشاء اللہ وہ دن جلدی دکھائے کہ یہاں کے لوگ بھی نئی نئی معلومات سے دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔

کانشی رام سالٹر اگروال منشی فاضل۔

مجربات

۱۔ حبوب سعال

انار کی کلی ۵ عدد۔ گل ارمنی ۵ تولہ۔ مویز منقیٰ ۵ تولہ۔ گوند ببول ۵ تولہ۔ رب السوس ۱ تولہ۔ بصری ۵ تولہ۔ بہیدانہ ۲ ماشہ

ترکیب۔ اول بہیدانہ کو نصف چھٹانک پانی میں ڈال کر گرم کرلیں۔ جب آدھا پانی رہ جاوے تو بیدانہ کو نکالکر پھینک دیں۔ لعاب میں تمام ادویہ کو باریک پیس چھان کر ملا دیں اور گولیاں بناکر سایہ میں خشک کرکے رکھیں۔ ہر قسم کی کھانسی کیلئے مفید ہیں۔

ہر ایک خون کو ایک دم بند کرنے کیلئے

۲ "اکسیر الدم ہمایونی"

پھٹکری سفید۔ سرمہ سیاہ۔ کتھ سفید۔ سنگ جراحت ساڑھے تین تین ماشہ۔ کہربا شمعی۔ صدف مروارید اقاقیا ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ دم الاخوین۔ گوند ببول۔ کتیرا سفید ۷۔۷ ماشہ **ترکیب ساخت و استعمال** تمام ادویہ کو کوٹ پیسکر کپڑے میں چھان لیں اور کھرل میں ڈالکر خوب باریک گھوٹ لیں اور اسمیں سے ۲۔۲ ماشہ صبح و شام تھوڑے تازہ پانی کے ساتھ کھاویں اس کے استعمال سے خون جسم کے اندر سے منہ ناک۔ پیشاب۔ پاخانہ وغیرہ کسی رستہ ہوکر آتا ہو۔ فوراً بند ہو جاویگا۔ عورتوں کے ماہواری خون کی زیادتی کو روکتی اور خون حیض کو بیوقت گرنے سے باز رکھتی۔ نیز بواسیر کے خون کی روانی کو یکدم ٹھیرانے کیلئے یہ نہایت ہی مفید و اکسیر ہے جن لوگوں کو کھانسی میں خون آمیز بلغم یا بالکل خون سا بلغم نکلتا ہو۔ ان کو ضرور اس کا استعمال کرکے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اسمیں ذرا بھی شک نہیں کہ جسم کے اندر سے خواہ کسی راستے ہوکر خون کا فوارہ چھوٹ رہا ہو "اکسیر الدم ہمایونی" اس کو حلق سے نیچے اترتے ہی ایک دم میں روک دیگا۔

۳۔ "معجون محافظ حمل ہمایونی"

مروارید ناسفتہ۔ عقرقرحا ۳۔۳ ماشہ۔ سونٹھ بے ریشہ۔ مصطگی رومی ۱۴۔۱۴ ماشہ۔ کپور کچری۔ پودینہ عقربی۔ تخم کرفس۔ چیتہ۔ دانہ الائچی کلاں۔ جائفل دکنی۔ جاوتری ۲۔۲ ماشہ۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ فلفل دراز

مرچ سیاہ ۱۰۔۱۰ ماشہ۔ دارچینی ۱۰ تولہ۔ قند سفید سوا پاؤ۔ علاوہ مروارید اور قند کے باقی ادویات کو کوٹکر کپڑھن میں چھان لیں اور مروارید کو ایک تولہ عرق کیوڑہ میں مانند سرمہ بایک گھوٹ کر اس میں ملا دیں اس کے بعد قند سفید کو آدھ پاؤ عرق کیوڑہ میں قوام بنا کر اور ادویہ کوفتہ بیختہ کو اس میں ملا کر معجون بنالیں۔ اگر یہ معجون ۴۔۴ ماشہ صبح و شام عورت کو شروع ماہ حمل سے نو ماہ تک برابر استعمال کرائی جاوے گی۔ تو خدا کے فضل و کرم سے وقت مقررہ پر تندرست و طاقتور بچہ پیدا ہوگا۔ اور درمیان میں کسی قسم کا کوئی فتور واقع نہ ہوگا جن عورتوں کا ماہ دو ماہ کا حمل گر جاتا ہو یا قبل از وقت کمزور اور نامکمل بچہ پیدا ہو کر مرجاتا ہو۔ انکو ضرور اسکا استعمال کر کے فائدہ اٹھانا چاہئے بعد از علاج نتیجہ سے اطلاع دیں۔

۴ مرض چنبل

ہاضمہ کی خرابی۔ یا شراب خوری۔ مرض آتشک۔ نقرس۔ یا وجع المفاصل کے سبب ہو جایا کرتی ہے اور بعض دفعہ بلا سبب ہوتی دیکھی گئی ہے۔ عموماً پندرہ سے تیس برس کی عمر تک یہ مرض زیادہ ہوا کرتی ہے۔

اس مرض میں

پہلے جلد پر گلابی رنگ کے داغ پیدا ہوتے ہیں۔ جن پر خارش ہو کر چھوٹے چھوٹے چھلکے اترتے رہتے ہیں۔ اور یہ داغ دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور سخت خارش سے تنگ کرتے ہیں۔
کبھی چھلکوں کے نیچے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نظر آتی ہیں۔ کبھی بہت سے داغ ملکر ایک جال سا بنا دیتے ہیں۔ لہذا اس مرض کا ایک عجیب اور آسان کم خرچ۔ بالا نشین نسخہ صدری درج کرتا ہوں اور دعا خیر چاہتا ہوں یہ نسخہ بہت جگہ آزمایا گیا۔ یہاں تک کہ ایک مریض کو عرصہ چودہ سال سے یہ مرض لاحق ہو چکا تھا۔ اور وہ مریض عام حکماء یونانی ڈاکٹری و ویدک سے متواتر علاج کرا کر تنگ اور مایوس ہو چکا تھا۔ اتفاقاً مجھے بھی اسکا علاج کرنے کا موقع مل گیا تھا اور شافی مطلق کے فضل و کرم سے وہ اسی اکسیر چنبل ہمایونی سے چند دن میں مکمل صحت حاصل کر کے اپنے گھر چلا گیا جسکو ابتک قریباً ۲ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ آج تک دوبارہ دورہ نہیں ہوا لہذا وہ تمام و کمال مکمل نسخہ ہدیہ ناظرین ہے بناکر فائدہ اٹھاویں اور دعائے خیر سے یاد کریں۔

نسخہ اکسیر چنبل ہمایونی

ہوالشافی۔ کشتہ جست ۲ تولہ۔ نوشادر دیسی ۲ ماشہ۔ دونوں کو ملا کر لوہے کے برتن میں آگ پر

رکھیں۔ جب پانی کی طرح دونوں دوائیں گرم ہو کر حل جاویں۔ تو آگ سے اتارلیں۔ جب سرد ہو جاویں پھر آگ پر رکھدیں۔ جب پھر پانی کی طرح ہو جاویں اتارلیں۔ پھر آگ پر رکھیں پھر اتارلیں۔ پھر جب سرد ہونے کو ہوں جلد جلد اکٹھا کر کے کسی کھلے منہ کی شیشی یا چینی کے برتن میں رکھ لیں۔ اور بوقت ضرورت تھوڑی سی دوائی پانی میں گھسکر چنبل پر لگاویں اگر تمام پنڈلی پر چنبل ہو تو ۳ ماشہ یہ اکسیر ایک دفعہ کے لیپ کیلئے کافی ہے۔ اسی مطابق حسب ضرورت طلاء بنا کر لگایا کریں۔ یہ تریاق اس مرض کے لئے بے مثال ہے۔

نوٹ ۱: جب چنبل جاتا رہے تو بعد صحت بھی اس مقام پر رسوت سرکے میں گھسکر لگاتے رہیں تاکہ وہ مقام مضبوط ہو کر داغ نا معلوم ہو کر غائب ہو جاوے۔

نوٹ ۲: جست کشتہ کرنا ہو۔ تو عام سناروں یا لوہاروں سے کرالیں۔ فقط

۵۔ "طلاء کجی خمی قضیب"

روغن سوسن۔ روغن نرگس چربی بط۔ چربی مرغ۔ موم زرد۔ مغز ساق گاؤ۔ مغز ساق گوزن سب برابر وزن حسب حاجت ملا کر رکھیں۔ پھر موسم گرما میں خواہ سرما میں طلاء کرتے رہیں ہر موسم میں مفید پڑے گا۔ اور کجی خمی وغیرہ کو کچھ عرصہ کے بعد شافی مطلق دور کر دیگا۔ مجرب اور اسرار صدریہ سے ہے۔

نوٹ۔ یہ طلاء کرنے کے ایام میں استنجا گرم پانی سے کرنا چاہیئے۔

خادم طب } حکیم محمد رحمت علی ہمایوں چک ۱۰۵/ گ ڈاکخانہ چک ۱۹۶/ گ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

تصحیح

ماہ جنوری کے رسالہ میں صفحہ ۳۰ سے صفحہ ۴۰ تک ایک فسانہ بہ عنوان مغرور حامد۔ محمد حفیظ اللہ۔ حفیظ۔ ایس۔ آر۔ کے۔ اکبر آبادی کا درج ہوا۔ مگر غلطی سے صفحہ ۳۰ کی آخری ۳ سطریں اور صفحہ ۳۰ پر پانچویں پلاٹ سے اوپر کی ۳ سطریں غلط درج ہو گی ہیں۔ ناظرین کرام ان چھ ہی سطروں کو کاٹ کر سلسلہ درست کریں۔ (ایڈیٹر)

تمباکو اور طلباء

(از مسٹر بابان منسلی بسکسنہ محمد تن آتش ضلع عصا)

ملک ہندوستان میں جو ترقی تمباکو نے حاصل کی ہے اس کو ہر فرد بشر آگاہ ہے کہ کس قدر مقبول عام اور ہر دلعزیز ہے خاصکر طلباء کے درمیان جو مدرسوں اور کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں ایک لڑکا جس کی عمر آٹھ یا نو سال کی ہو، مدرسہ جاتے وقت منہ میں سگریٹ دبائے ہوئے مثل ریلوے انجن کے دھواں اڑاتا ہوا دیکھیں گے۔ ایسے لڑکوں کا جو نتیجہ ہوتا ہے آپ خوب واقف ہیں وہ بیمار ہو کر اپنی قوت یادداشت کو کھو بیٹھتے ہیں ایسے لڑکوں سے مواجب انہیں ہمیشہ نفرت کرتے ہیں وہ خود بھی اپنی آئندہ زندگی میں ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ میرے خیال میں تمباکو سے زیادہ خبیث چیز دنیا بھر میں کوئی نہیں۔

ایک مرتبہ خواب میں تمباکو سے میری ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ہندوستان میں آئی ہے اور اس کا خاص مقصد لوگوں کی ذات پات توڑ کر سبھوں کو ایک قوم بنانا ہے۔"

تمباکو پینے کی عادت کل دنیا میں عام طور سے پھیلی ہوئی ہے۔ جوان مرد بڑی خوشی کے ساتھ تمباکو کو سفوف پان میں کھاتے ہیں۔ خاصکر طلباء اس ناکارہ چیز کے ایسے شائق ہوتے ہیں کہ جب وہ بچپنے ہی سے پیچ و تاب میں پڑ جاتے ہیں اس لئے مدرسہ جاتے وقت اپنے ہمراہ سگریٹ کا پیکٹ ضرور لے جاتے ہیں۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہ گردہ عادت صرف مردوں ہی پر قناعت نہیں کرتی بلکہ مستورات کے درمیان کثرت سے پائی جاتی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ تمباکو استعمال کرنے والوں کا شمار تقریباً ۹۵ فی صدی ہے۔

اس مضمون کا پڑھنے والا ضرور کسی گاؤں میں گیا ہوگا اس نے دیکھا ہوگا کہ گاؤں میں ایک خوفناک مہلک بلا پائی جاتی ہے جو دیہاتیوں کی بیوقوفی ظاہر کرتی ہے۔ باپ اپنے چھوٹے بیٹے کے منہ میں حقہ دیتا ہے تاکہ آہستہ آہستہ وہ بچہ تمباکو پینے کا عادی ہو جاتا ہے۔ کیا اس کا بیوقوف باپ اس جرم کا مرتکب نہیں ہے آخر کار یہ لڑکے حقہ پینا فخر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رافع نقصان اور ہاضم کھانا ہے۔

اس عادت کو ترغیب دینے والی دوسری بات یہ ہے کہ جب طلبا یا بچے اپنے والدین، سرپرستوں اور

تلاشِ یار

(از قلم پنڈت ہری رام آہوجا ناگر ڈانوی۔ حال مقیم دہلی)

۱۔ نوجوان سادھو آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا جنگل میں سناٹا بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا۔ خوشگوار اٹھکیلیوں سے چلنے والی ہوا بند ہو چکی تھی آفتاب اپنا دن بھر کی مسافرت طے کر کے پردہ مغرب میں چھپ جانے کیلئے بیقرار تھا۔

لیکن نوجوان مستانہ پریم ہی برابر قدم بڑھائے چلا جا رہا تھا۔ اس کا حسن دلکش تھا۔ بڑی بڑی آنکھیں سحر خیز تھیں پیشانی بلند اور کشادہ تھی زلفیں۔ شانہ پر لٹکی ہوئی زلفیں سیاہ اور چمکدار نظر آ رہی تھیں

بھگوان یا بھگوان یکایک آواز جنگل میں گونج اٹھا۔ نوجوان سادھو ٹھٹکا۔ اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ دیکھا ایک طرف درختوں میں سے ایک نوجوان بھگوان بھگوان پکارتا ہوا اسکی طرف چلا آ رہا ہے پاس آ کر وہ اس سادھو کے پاؤں پر گر پڑا اور سسکیوں آہوں میں کہنے لگا۔ بھگوان! بھگوان!

نوجوان سادھو نے نووارد کو قدموں سے اٹھایا۔ اسکے خط و خال کو دیکھ کر اسکے دل میں کئی طرح کے خیالات پیدا ہوئے اسنے پوچھا بھائی تم کس بھگوان کی بات کر رہے ہو۔

نووارد نے نوجوان سادھو کی طرف ایک گہری نگاہ سے دیکھا۔ کہنے لگا ہنستے ہو۔ سب کچھ جانتے ہو پھر بھی یہ پوچھتے ہو!

نہیں بھائی میں نہیں جانتا تم کس بھگوان کی بات کر رہے ہو۔ بھگوان ... کونسا بھگوان۔ کیا بھگوان بھی کوئی دو چار ہیں ہر جگہ حاضر و ناظر ایک۔ صرف ایک ہی تو بھگوان ہے گھٹ گھٹ واپی سرب واپی۔ ہاں میں اسکو تلاش رہا ہوں۔ اور اسی کو اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

سادھو نے جانا۔ کہ یہ نوجوان بھی ایشور کے پریم میں بیقرار ہے میں ایک معمولی سادھو ہوں لیکن یہ مجھ میں بھی اس پرماتما کی جھلک کو دیکھتا ہے۔ آخر اس نے کہا۔ بھائی میں ایشور نہیں ہوں بلکہ میں بھی تمہاری طرح اسی ایک کی تلاش میں جنگل و بیابان میں پھر رہا ہوں۔

نووارد کی آنکھوں میں آنسوؤں کے قطرے موتیوں کی طرح گرنے لگے اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور بولا۔ میرے سرتاج! میری آنکھوں کے نور! میرے نور سے پیارے آپ کہاں ہو!

۲۔ دوپہر کا وقت تھا۔ نوجوان سادھو کسی دیہات میں ایک جھونپڑی میں بیٹھا تھا اس کے دل کے ساگر میں خیالات کا ایک طوفان برپا تھا۔ یکایک اسکے کان میں ایک سریلی لیکن درد بھری راگ کی آواز سنائی دی جس نے کہ اسکے تمام خیالات کو

منتشر کردے وہ جلدی ہی باہر آیا دیکھا کہ وہی نوجوان ننانہ لباس پہنے ایک ادھیڑ عمر کی عورت کے ساتھ جا رہا تھا۔

در اصل یہ ایک امیر آدمی کی لڑکی تھی۔ جو کہ بستی سے باہر ایک مندر میں پوجا کرنے کے لئے جا رہی تھی۔ نوجوان سادھو دل دماغ نے کیوں خود بخود اسکی طرف کھینچ گیا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ کہاں جا رہی ہے وہ انکے پیچھے پیچھے چل دیا۔

مندر کے پاس پہنچکر لڑکی نے حوض کے کنویں سے پانی کھینچکر اسکا فرش بڑے پریم سے دھویا۔ اور پھل وغیرہ سامنے رکھکر سادھی لگا کر بیٹھ گئی۔

سورج آہستہ آہستہ مشرق کی طرف سے اونچا اٹھ رہا تھا اونچی اٹھار لیں کے منار سنہری رنگ میں رنگے جا رہے تھے نوجوان سادھو کے دیکھتے دیکھتے ایک بوڑھا لیکن موٹا تازہ سادھو وہاں آ کھڑا ہوا لڑکی نے ادب سے جھک کر پرنام کیا اور بھگوان کیا آپ آگئے کہتی ہوئی قدموں پر گر پڑی بول اکیلا کیوں آئی ہے سنیاسی نے ایک کرخت آواز میں کہا۔

لڑکی نے جواب دیا شریمان جی کیا آپ نہیں جانتے جبکہ میں ابھی خورد سال ہی تھی کوئی چھلیا پریم کا دیوتا بنکر آیا اور میرے سرتاج آہ میرا نوف ہے پیارے سرتاج کو چل کرے گیا۔ لڑکی کا یہ کلام سنکر سنیاسی کا دل ایک دفعہ کانپ اٹھا۔ وہ جھجکتا ہوا بولا [illegible] آج رات کو یہیں تم سونا لیکر ٹھیک بارہ بجے مشرق کی طرف بستی کے باہر آنا۔ وہاں تجھ کو پتہ کا لیکن پھر کسی کو ساتھ نہ لانا۔ اکیلی ہی آنا۔

لڑکی مسرت سے جھومتی ہوئی اپنے گھر کو چلی جا رہی تھی ایک دوکاندار نے کہا۔ دیوانی!

میں نے اس دوکاندار سے پوچھا یہ کون ہے!

اس نے کہا یہ یہاں کی رئیس کی بیٹی ہے اسکی شادی بچپن ہی میں ہو گئی تھی لیکن کوئی سادھو اسکے خاوند کو بہکا کر لے گیا۔ اب یہ اس کی فرقت میں دیوانی سی ہو گئی ہے جسے دیکھتی ہے اسی سے اسکا پتہ دریافت کرتی ہے۔

صبح سے شام ہو گیا۔ دن بھر کے کام کاج سے تھکی ہوئی دنیا خواب راحت میں مدہوش تھی لیکن اس لڑکی کو کسی پہلو چین نہیں تھا وہ سنسان رات کی تاریکی میں سونا لیکر مقررہ جگہ پر آئی اور کسی کے انتظار میں تھرا کر وہاں کھڑی ہو گئی۔

تھوڑی دیر میں وہی موٹا تازہ سادھو اسکے سامنے آیا۔ اور بولا سونا لے آئی۔

یہ سنتے ہی اس لڑکی نے بھگوان! میرے سرتاج کہاں ہیں، کہتے ہوئے سونا اس کے ہاتھ میں دیدیا سونا لیکر سنیاسی نے بڑی کرخت آواز میں کہا جا جا! مجھے کیا معلوم۔

لڑکی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا وہ بھوکی شیرنی کی طرح سنیاسی کی طرف لپکی سنیاسی سونا اور جدا اسکے آگے دوڑنے لگا۔ وہی نوجوان سادھو لڑکی کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔ یہ دیکھکر اس سے نہ رہا گیا۔ اس نے دوڑ کر چند قدم ہی پر سنیاسی کو آ لیا۔ اور منہ میں تھپڑ مارا

سنیاسی زور سے چلانے لگا۔ اس کی آواز سنکر نزدیک کے کھیتوں میں سے کسان اپنی اپنی لٹھ لیکر بھاگتے ہوئے اور ہمارے گرد اگرد جمع ہو گئے۔ نوجوان سادھو گھبرا گیا کیونکہ کسانوں کی نظروں میں یہی قصوروار تھا۔ اُسے خیال تھا کہ کہیں یہ سب کے سب مجھ پر لاٹھیوں سے حملہ نہ کریں۔ اُسی وقت وہ لڑکی جو کہ ابھی تک کچھ فاصلہ پر سہمی ہوئی سی کھڑی تھی ایک بڑا سا پتھر لیکر آئی اور سنیاسی کے سر پر دے مارا۔

اُسے دیکھتے ہی کسانوں نے اپنے اپنے سر جھکا لئے۔

۴۔ اب نوجوان سادھو اسی دن سے اُن کے گھر میں رہتا تھا۔ لڑکی کے ماتا پتا اس کا نہایت ادب کرتے تھے کئی روز کے بعد وہ سب ہسپتال میں اُس سنیاسی کا حال دریافت کرنے کے لئے گئے۔ دھوکہ باز سنیاسی آخری سانس کھینچ رہا تھا۔ ہماری آواز سنکر اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ اور نوجوان سادھو کو دیکھکر نہایت دردبھری آواز سے کہنے لگا۔ برج موہن۔

اس کا نام اسے کس طرح معلوم ہوا۔ یہ سوچکر نوجوان سادھو حیران تھا لیکن پھر اُسے یاد آیا کہ اس نے سنیاسی کو اس سے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ جبکہ نوجوان سادھو حیرت میں کھڑا ہوا کچھ سوچ رہا تھا سنیاسی نے کہا بیٹا! تو میرا چیلا ہے تو عمر رہی جس میں نے تجھے ایک اور سادھو کو سونپ دیا تھا

اب اُس نے اشارے سے سادھو کو اپنے نزدیک بلا لیا اور لڑکی کے پتا کو بلا کر اس کا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں دے دیا پھر لڑکھڑاتی ہوئی زبان میں کہنے لگا شریمان جی یہ آپکا وہی کمسن داماد ہے۔ جسے کہ میں کئی سال ہوئے چرا کر لے گیا تھا۔۔۔۔۔!"

لڑکی نے اپنا سر نیچا کر لیا۔ مسرت سے اُسکے چہرے پر ایک خاص قسم کی جھلک دکھائی دینے لگی۔ اُسکے ماتا پتا نے نوجوان سادھو کو چھاتی سے لگا لیا اسکے بعد سنیاسی نے نہ معلوم اور کیا کچھ کہا۔ اُن چاروں پہ ایک بیخودی سی چھائی ہوئی تھی۔ نوجوان برج موہن کی آنکھیں حسین لڑکی کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ حسین لڑکی کی نظریں اپنے سرتاج کے قدموں پہ جھکی ہوئی تھی وہ سرتاج پرانوں سے پیارا سرتاج جس کی فرقت میں اُس نے ہزاروں راتیں آنکھوں ہی آنکھوں میں کاٹی تھیں جس کی تلاش میں اُس نے دیوانی بنکر جنگل و دریا چھان مارے تھے۔ اُس کے سامنے تھا۔ بوڑھے سنیاسی نوجوان برج موہن کو چرانیوالے سنیاسی کا آہستہ آہستہ دم ٹوٹ رہا تھا حسین لڑکی نے پھر ایک دفعہ اونچی آواز میں کہا۔

بھگوان! بھگوان! تم بڑے چھلیا تھے ملے لیکن در بدر کی ٹھوکریں کھلا کر اور اب میرے گوہر مقصود ملا کر جلدی ہی روانہ بھی ہو گئے

کتنے گھنٹے کس عمر والے کو سونا چاہیئے

(از محمد قاسم مسلم بنا آسامرودی متعلم اللہ بنی مدرسہ نوریہ اسلامیہ شہر ذربن تا تال)

نمبر شمار	عمر	سونے کا وقت	نمبر شمار	عمر	سونے کا وقت
۱	۴ سال	۱۲ گھنٹے	۵	۱۷ سال	۹½ گھنٹے
۲	۷ "	۱۱ "	۶	۲۱ "	۹ "
۳	۹ "	۱۰½ "	۷	۲۸ "	۸ "
۴	۱۲ "	۱۰ "	۰	۰	۰

اس سے زیادہ عمر کی حالت میں سات یا چھ گھنٹے سونا چاہیئے اگر ہمارے بھائی بیماری سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو جدول بالا کی تحریر شدہ اوقات پر عمل کریں۔ تندرستی کے لئے مقررہ اوقات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

ہمارے کتنے ایسے بھائی ہیں: جو علاوہ رات کے دن کا کثیر حصہ سونے میں گذار دیتے ہیں۔ جب انھیں دیکھو تو مردہ صورت دکھائی دیتے ہیں۔

لہذا تندرستی کے لئے مندرجہ بالا حکما کے مقرر کئے ہوئے اوقات پر عمل کرنا ضروری امر ہے۔

آلو کا استعمال

ایسے پانی سے جس میں آلو ابالا گیا ہے کپڑے کے دھبے خواہ کسی چیز پر ہوں فوراً دور ہو جاتے ہیں۔

بجائے صابن کے اگر ابلے ہوئے آلو سے کبھی کبھی ہاتھ دھو لیا جائے تو ہاتھ پھٹتے نہیں اگر لوہے کی کوئی چیز آلو میں چبھو کر رکھی جائے تو اس میں زنگ نہیں لگے گا۔ مثلاً بندیا سوئی کو استعمال کرکے ترشے ہوئے آلو میں چبھو دیا جائے تو زنگ سے محفوظ رہے گی۔

کچے آلو کا کٹا ہوا اور اس پر تھوڑا سا صابن جلے کا بہترین علاج ہے جلے ہوئے حصہ کو آلو کے ٹکڑے سے آہستہ آہستہ ملنا چاہئے

کچے آلو کا عرق ریشم کے کپڑوں کو صاف کرنے کیلئے بہترین ہے آلو کے کچے ٹکڑوں کو تھوڑے سے پانی میں ڈال لینا چاہئے جب ٹکڑے پانی کی تہہ میں بیٹھ جائیں تو پانی کو کام میں لایا جائے۔

بلبل

(از قلم خاکسار۔ حمید الحق تاقی گرامی (علیگ))

اے بلبل زار کیوں پریشان ہے — کس لئے نالہ زن و حیران ہے
کس کے غم میں تو جان کھوتی ہے — کس لئے دمبدم تو روتی ہے
ہر گھڑی روتے ہی گذرتی ہے — منہ کو تو آنسوؤں سے دھوتی ہے
اس قدر تیز دھوپ پڑتی ہے — ہر طرف آگ سی برستی ہے
ساری دنیا آرام کرتی ہے — اور تیری نالہ میں گذرتی ہے
مجھکو بتلا کہ کس کی شیدا ہے — کس کو دل تو نے اپنا بخشا ہے
او ہوا واقف ہوں راز سے تیرے — میں ہر اک کار و ساز سے تیرے
مرتی ہے جس جگہ تو نالہ زن — اُسے کہتے ہیں پھول کا مسکن
پھول ہی پر فقط تو عاشق ہے — عشق تیرا جو ہے وہ صادق ہے
میری بھی آرزو یہ ہے بلبل — جیسے صادق ہے تیرا عشق گل
بس یونہی ایک ہو میرا بھی یار — جان جس پر فدا ہو سو سو بار
جس کی الفت میں دیدوں اپنی جان — مال و اسباب کردوں سب قربان
بھٹکے وحشی پھروں ادھر سے اُدھر — جس طرح کوئی ہوتا ہے بے گھر
ہو نہ ہرگز مجھے کوئی پرواہ — ہو کسی بات کی نہ مجھکو چاہ
شغل تیرے میں جان ہلاک کروں — جسم اپنا سپرد خاک کروں
جب ہو وقت نزع تو اپنی نظر — پڑتی یار ہی کے ہو رُخ پر
جب نکل جائے دم میرا یا گل — کردوں رب کے سپرد اپنا گل

عشق صادق کہ تا عیاں ہو جائے
جس کی تعریف ہر زباں ہو جائے

لاہور ۱۸۲۳ء میں

(ولیم مورکرافٹ ایک انگریز سیاح کے قلم سے)

(جسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بطور مہمان شالامار باغ میں ٹھہرایا تھا)

ولیم مورکرافٹ ۱۸۲۳ء میں بعہد مہاراجہ رنجیت سنگھ لاہور آیا۔ شالامار باغ کے تختہ اوّل پر جو بہت چوڑا اور گہرا کنواں ہے۔ اس کے پاس اس کو ٹھہرایا گیا چنانچہ جہاں اس کا خیمہ تھا وہاں یادگار بنی ہوئی تھی بلکہ اسکی انگریزی میں ولیم مورکرافٹ کا نام اور اس کے قیام لاہور کی تاریخ کندہ کی ہوئی ہے۔

انگلستان میں واپس جاکر مورکرافٹ نے اپنا ایک سفرنامہ شائع کیا جس میں سیاحت کشمیر آگرہ پنجاب سیالکوٹ۔ لداخ۔ کاشغر وغیرہ کے نہایت دلچسپ حالات ہیں۔ یہ سفرنامہ رنجیت سنگھ کی زندگی ہی میں ۱۸۳۷ء میں چھپ گیا تھا۔ جلد اوّل کے صفحہ ۹۱ پر مورکرافٹ لاہور میں آنے کا ذکر سطور ذیل میں کرتا ہے

شالامار باغ

۶ مئی ۱۸۲۳ء میں لاہور پہونچا۔ شالامار باغ میں جو شاہجہاں کا بنایا ہوا ہے۔ مہاراجہ نے میرے لئے ایک خیمہ نصب کرایا اس خیمہ کے پاس ایک کنواں اور تالاب ہے تالاب میں فوارے ہر روز چلتے رہتے تھے اور ان سے ہوا نہایت سرد ہو جایا کرتی تھی اس باغ کی وسعت ایک سو بیگھ بتائی جاتی ہے اس کے ارد گرد ایک فصیل ہے جس کے اندر متعدد عالیشان عمارتیں ہیں۔ نہریں چلتی ہیں۔ روشیں پختہ اور خوبصورت ہیں۔ ساون بھادوں کا نظارہ جہاں چراغ جلائے جاتے ہیں نہایت دلفریب ہے۔ پانی جب ان چراغوں کے اوپر سے گذرتا اور گرتا ہے۔ تو نہایت لطف دیتا ہے۔ باغ کی سطح پلیٹ فارموں کی طرح درجہ بدرجہ بنائی گئی ہے۔ درخت تقریباً ثمردار ہیں۔ اس باغ کے لئے اسی کوس کے فاصلے سے مجاں پور کی طرف سے پانی آتا ہے۔ دروازے تمام چینی کے ہیں بعض بعض جگہ بہت خوبصورت سنگ مرمر کے منقش پتھر لگے ہیں۔ رنجیت سنگھ نے اس باغ کی بہت کچھ مرمت کرائی ہے۔

حضوری باغ بارہ دری

حکیم عزیز الدین کا بھائی مجھے اس بارہ دری میں لے گیا جو قلعہ اور بادشاہی مسجد کے درمیانی باغ میں ہے جس کا نام حضوری باغ ہے ایک چھوٹی سی سہ منزلہ عمارت ہے اس کی درمیانی منزل میں لکڑی کا کام نہایت خوبصورتی سے کیا گیا ہے جسپر پھولوں۔ جانوروں اور انسانی شکلوں کی روغنی نقش

دستی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ اسکی چھت میں جو رنگین اور منقش ہے۔ چھوٹے چھوٹے شیشے لگے ہوئے ہیں۔ باغ میں ایک خوبصورت فوارہ ہے جو ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ بایام گرما اس حمام میں خس کی ٹٹی لگا کر خوابگاہ کا کمرہ بنایا جاتا ہے۔

دریائے راوی

۱۵ مئی کو میں شاہدرہ کی طرف روانہ ہوا جو ایک قصبہ ہے۔ دریائے راوی کے کنارہ پر واقع ہے۔ اور لاہور سے دو کوس فاصلہ پر ہے۔ لاہور سے جب شاہدرہ جائیں تو تین جگہ سے دریا کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ برسات کے موسم میں پانی جب زور سے چڑھتا ہے۔ تو دریا کی کیفیت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ مگر اس کا پانی عموماً بہت گاڑھا اور کیچڑ والا ہوتا ہے۔ دریا میں مچھلی بہت ہوتی ہے۔ لیکن مہاراجہ کے حکم سے مچھلی پکڑنے کی عام ممانعت ہے۔ اس دریا کے دو نالے ہیں جو شرقی سمت میں آ ملتے ہیں۔ ان کا پاٹ جائے اتصال پر اس قدر وسیع ہے۔ کہ اس پر بڑی بڑی اونچی کشتیاں چلتی ہیں۔ اتنی بڑی کشتیاں اس سے قبل میں نے ہندوستان میں نہیں دیکھیں۔

مقبرہ جہانگیر

شاہدرہ میں جہانگیر کے روضہ کے علاوہ اور کوئی چیز قابل ذکر نہیں ہے۔ یہ سنگ سرخ کی عمارت جس کا دروازہ سنگ مرمر کا ہے نہایت خوبصورت بنی ہوئی ہے۔ اس کے چاروں طرف درویشوں کے لئے حجرے بنے ہوئے ہیں۔ دیواریں منقش ہیں۔ اور روضہ کے درمیان سفید سنگ مرمر کی قبر میں ہندوستان کا عظیم الشان شہنشاہ جہانگیر مدفون ہے۔ اسپر ایسا ہی خوبصورت کام ہے جیسا میں تاج محل آگرہ میں دیکھ چکا ہوں۔ فرش اور دیواروں پر قرآنی آیات نہایت خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہیں کہتے ہیں۔ اس پر ایک عالیشان گنبد تھا۔ اسکو عالمگیر نے ہٹا دیا تھا۔ مگر یہ غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ تکمیل تک ہی نہیں پہونچا۔ چھت اسکی مربع ہے۔ اور چاروں گوشوں پر ایک ایک بلند مینار ہے اسکی

سمن برج قلعہ

اس کی کئی منزلیں ہیں۔ دیواروں پر روغنی منقش کام ہے جس میں آدمیوں اور جانوروں کی لڑائیاں دکھائی گئی ہیں اس عمارت کا بیشتر حصہ منہدم اور مسمار ہو چکا ہے۔ رنجیت سنگھ نے کچھ مرمت بھی کرائی ہے لیکن سکھ فن تعمیرات کے ذوق سے محروم ہیں۔ قلعہ کے بڑے چوک اور مسجد کے کچھ حصہ میں رسالہ کی قواعد ہوتی ہے۔ رنجیت سنگھ نے نور جہاں کے بھائی آصف جاہ کے گنبد کے پتھر اکھاڑ کر مسجد کے قریب باغ میں اپنی ایک نشست گاہ بنائی ہے۔ دیوان عام ایک لمبا کمرہ ہے جس کے کئی ستون ہیں دیوان خاص

اس سے کسی قدر چھوٹا ہے۔ اور اس میں چند گرجے ہیں۔

لاہور شہر

کہا جاتا ہے۔ کہ لاہور کا محیط بارہ کوس تک تھا۔ اور اسمیں شک کی کوئی وجہ بھی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ فصیل شہر کے باہر بھی بہت دور تک عالیشان عمارات کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ لاہور اس وقت بھی بہت آباد ہے۔ اور میں نے ہندوستان کے کسی اور شہر کے بازاروں میں خلقت کی اتنی آمدورفت نہیں دیکھی۔ مکان عموماً پختہ ہیں اور پانچ پانچ منزل تک چلے گئے ہیں۔ ایک بازار ایسا ہے۔ جو شہر کی فصیل کے ساتھ ساتھ تمام شہر کے اندر گھومتا چلا گیا ہے۔ چونکہ ہر دکان کے آگے ایک ایک تھڑا بھی ہے۔ اسلئے یہ بازار بہت تنگ ہے شہر کے اندر ایک گندی موری بھی بہتی ہے جس کی بدبو سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ اس شہر کی آبادی ہندوؤں اور مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اور سب سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے۔ شہر کے اندر مسجد وزیر خاں کے سوا کوئی اور عمارت قابل وقعت نہیں ہے۔ شہر کی فصیل اسوقت رنجیت سنگھ کے زیر تعمیر ہے تین ہزار مزدور روزانہ کام کر رہے ہیں۔ مزدوری یومیہ بمشکل ۲ ملتی ہے۔

منشرح جناب بابو لعل بہاری لعل صاحب کھتری بریلوی شاگرد جناب امین الفصاحت فصیح الشعراء حضرت عیش بریلوی مدظلہ مخز تلامذہ حضرت داغ دہلوی مرحوم

ہے جدا خلق سے ہماری بات — بیقراری ہے کام زاری بات
تم سنو گے بھلا ہماری بات — اور پھر گوش دل سے ساری بات
سن کے کہتے ہیں وہ ہماری بات — ہلکے ہو کر کرو نہ بھاری بات
وصل کے باب میں وہ کہتے ہیں — ہم نہ مانیں گے یہ تمہاری بات
لب فریاد کیا قیامت ہے — کہ وہ سنتے نہیں ہماری بات
پھر وہ مانیں نہ مانیں یہ تقدیر — سن تو لیں میرے دل کی ساری بات
کاٹ لیتے ہیں وہ زباں اکثر — کرتا قاصد یہ ہوشیاری بات

ہجر میں یاد آتی ہے اے شرح
بھولی صورت کیسی پیاری بات

ہندوستان کی افسوسناک حالت

(از قلم مسٹر ایس۔ ایم۔ عبدالاحد فاروقی میڈلسٹ المعروف آتجا نرزہ سبنھل)

معزز ناظرین!! ہندوستان کی مالی دقتوں میں اور بہت سی باتوں کے ۔۔۔ ایک بڑا سوال خیرات کے صحیح مصرف کا ہے جب ہم غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ملک کی دولت کثیر الا پیشہ در فقیروں کی نذر ہو جاتی ہے۔ جو ہر کام کو بخوبی کر سکتے ہیں۔ اور توانا و تندرست ہیں لیکن وہ کام کرنا ہرگز نہیں چاہتے۔ اور بھیک (گداگری) مانگنے کو ایک پیشہ سمجھ رکھا ہے۔ یہ لوگ خود بھی اس غلطی کے ذمہ دار ضرور ہیں لیکن قابل الزام وہ لوگ ہیں۔ جو اس بات کی قطعاً تمیز نہیں رکھتے کہ کون مستحق اور کون غیر مستحق ہیں۔ اور محض اس وجہ سے کہ ہمارا نام مشہور ہو اللہ کے نام پر خیرات دیکر ملک کی ایک بہت بڑی جماعت کو بھیک منگا بناتے ہیں۔ اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں بلکہ اگر یہ لوگ ایسی ناجائز خیرات دینا بند کر دیں۔ تو گداگر بھیک مانگنا چھوڑ دیں۔ میری ذاتی ناچیز رائے ہے۔ کہ وہ لوگ جو ایسے فقیروں کو بھیک دیکر انہیں بھیک مانگنے کا عادی بنا دیتے ہیں۔ ملک کے ۔۔۔ بڑے حصہ کے افلاس و مصیبت کے ذمہ دار ہیں۔ اسلئے کہ اگر یہ لوگ بھیک نہ پائیں تو یقیناً کوئی پیشہ یا مزدوری شروع کر دیں۔ اور وہ اللہ نام کا روپیہ جو محض ثواب کی حیثیت سے دیا جاتا ہے مستحقین کو پہونچے جس میں۔ اندھے۔ لولے لنگڑے اور ان محتاج ملک کے شریف بڈھوں کا شمار ہے جو محض غیرت کیوجہ سے کسیکے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ اور فاقہ کر کے مرجاتے ہیں۔ اس اصول سے کہ کسی تندرست جوان کو بھیک نہ دی جائے۔ اور جو اس کے مستحق ہوں۔ اُن کو اُن کا واجبی حق پہنچایا جاوے تو ملک کی فلاح و بہبودی میں کسیکو کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے کیونکہ ان دونوں گروہوں ۔۔۔ حالت سنبھل جائے غیر مستحقین کو دینے سے خدا ناخوش اور ملک میں بھیک منگوں کی زیادتی ۔۔۔ کا ہیں بعض جوان بداخلاقیوں کی بہت بری بنیاد قایم ہوتی ہے جس سے ملک بدنام و ذلیل اور قوموں کو ۔۔۔ پہنچتا ہے۔

یہ بات کچھ ایک فرقے کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اگر ایک مسلمان رئیس کے یہاں لنگر خانے جاری ہیں تو ہندؤں کے یہاں سدا برت بٹ رہی ہے۔ اور غیر مستحق اُن کی اس بیجا سخاوت سے زیادہ فائدہ اٹھانے ہیں۔ کھانے والوں میں زیادہ تر انہیں لوگوں کی تعداد ہوا کرتی ہے جو حد سے زیادہ کاہل مسٹنڈے بدمعاش اور بھیک مانگنے کو اپنا آبائی پیشہ خیال کرتے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۲ء میں مجھے آگرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ شام کے وقت میں کناری بازار میں اپنے تایا صاحب جو کہ
پولیس میں انسپکٹر تھے، کے ہمراہ جا رہا تھا کہ ہمیں ایک شخص نہایت شکیل نوجوان خستہ حال ملا اور ہم کو اپنی
جیب (پاکٹ) سے ایک چٹھی نکال کر دی ہم نے متعجب کیا۔ اور اسکو پڑھا۔ اسمیں حسب ذیل عبارت تحریر
تھی۔ ملاحظہ ہو۔

"جناب من! یہ ایک معزز و نامور گھرانے کے ممبر ہیں۔ گردش زمانہ سے مفلس ہو گئے اور اب انکا
کوئی ذریعہ آمدنی نہیں۔ چونکہ یہ شریف زادہ ہیں اور سوال نہیں کر سکتے، لہذا یہ آپ کا اخلاقی فرض ہے کہ
آپ اس کی مالی امداد کریں۔ آداب" میں صرف اس ایک چشم دید واقعہ کا ذکر کیا کرتا ہوں۔

حضرات! اس زمانہ تمام آفتاب پرست کا مضمون جو تمام ہندوستان کا رونا روتا ہے۔ بعض لوگوں
کو تعجب ہوتا ہے کہ کیوں یہ لوگ گداگری اور کچھ گری کو کیوں جائز سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمیں ذرا بھی تعجب نہیں
اسلئے کہ ع اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست۔ یہ اکثر ملک کے متمول افراد کی بدعنوانیوں کے
نتائج ہیں۔ جو ان کو خیرات دیتے اور بھیک مانگنے کا عادی بنا لیتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ع
اگر مفت ملے تو شیخ پی لو۔ یا۔ پہنے مالا کچھ نہیں غالب۔ مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے۔ بھلا
جب ذرا سی چہل قدمی پر کسی کو نقد ملے تو کوئی کیوں محنت سے کمائے۔ ہم کو خوف ہے کہ اگر غیر مستحقین
کو خیرات دینا بند نہ ہوئی تو ملک ہندوستان میں پیشہ ور گداگروں کا ایک زبردست گروہ جمع ہو جائیگا
اور ہندوستان کو دارالمساکین بنا دے گا اس کیلئے چنداں ثبوت کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص خوب
سمجھ سکتا ہے۔ ع گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد۔ غرضکہ اب بھی کچھ
[illegible] گیا ہے۔ زمانہ روشنی میں آتا جاتا ہے۔ شاید کوئی شکل پیدا ہو۔

ہم کو زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ان فقیر، بھیک منگوں کے گروہ میں جرائم پیشہ لوگوں
کی بڑی تعداد پوشیدہ رہتی ہے اور ان کی تفصیل ہمیں اپنے ملکی بھائیوں کے فائدہ کے
لئے کرنا ضروری معلوم ہوتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ ان گداگروں میں تین بڑے فرقے ہیں۔ ایک تو چھوٹی امت۔ اس گروہ کے
لوگ عموماً پیسہ دو پیسہ کا سوال کرتے ہیں۔ اور پھٹا پرانا کپڑا مانگتے ہیں اور انکی غیر معمولی گفتگو پر اکثر ہنسی بھی
آتی ہے۔ یہ لوگ اکثر اوقات موزوں اشعار کو بھدے انداز میں گاتے اور مانگتے کھاتے پھرا کرتے ہیں۔ اور
ہر مذہب کے رہبران دین کا واسطہ دیتے ہیں۔ اور بعض رو رو کر سوال کرتے ہیں۔ اور اپنے حال زار کا اس
ڈھنگ کا بناتے ہیں۔ کہ خواہ مخواہ ان کی حالت پر رحم آ ہی جائے۔ ان سے بچا اور [illegible] بندوں میں

برہمن بننے والوں کا غول ہے۔ جو تیرتھ (کاشی۔ بنارس) جانے کے بہانہ سے وصول کر کے مالک کو دہوکہ دیتے ہیں۔

اور مسلمانوں میں وہ تسبیح باز فرقہ ہے۔ جن میں سے اکثر اجمیر شریف جانیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ بعض حج کے عازم ہوتے ہیں، اور بیت ے خاک پاک کی تسبیح لئے ہوئے کربلائے معلی کے سفری ہوتے ہیں اور جب روپے وصول ہوئے تو چنڈو بازی یا شراب خواری میں صرف کر دئے۔ اور انہیں لوگوں نے

باقی آئندہ

شاکر۔ جناب منشی کالکا پرشاد صاحب۔ کھتری بریلوی۔ شاگرد۔ ناخدائے سخن تاج الشعرا فصیح العصر حضرت نوح ناروی مدظلہ شاگرد و جانشین حضرت داغ دہلوی۔ مرحوم

آپ سُن لیجئے ہماری بات ۔۔۔ رات ساری ہے اور ساری بات

کوئی کہتا ہے ہوں ابھی کمسن ۔۔۔ کس طرح مان لوں تمہاری بات

جائیں کیوں انکی بزم ناز میں ہم ۔۔۔ کرنے دیگی نہ بیقراری بات

واقعات ستم کہیں کس سے ۔۔۔ کوئی سُنتا نہیں ہماری بات

ہاں وہی ذکر غیر پھر تو کرو ۔۔۔ ہم بھی سُن لیں ذرا تمہاری بات

دل چھد اجگر کے پار ہوئی ۔۔۔ کوئی خنجر ہے یا کٹاری بات

اپنے گھر کا رئیس ہے شاکر

کیوں سُنے وہ کڑی تمہاری بات

پیری کی صبحِ کاذب

(از سید ضرغام حیدر نقوی - جائسی)

پیری کی آمد آمد مرعوب کر رہی ہے
خود اپنی ہی نظر اب محجوب ہو رہی ہے

اہلِ بصیرت اس سے پاتے ہیں درسِ عبرت
جو کر رہی ہے قدرت وہ خوب کر رہی ہے

فصلِ بہار رخصت اب آمدِ خزاں ہے
صرفِ فغاں ہیں طائر افسردہ گلستاں ہے

دیکھے تو کون دیکھے حالِ سقیمِ گل کو
گردش سے آسماں کی چکر میں باغباں ہے

آنکھوں سے دل بھرا ہی آنکھیں بھی ہیں دل سے
بیزار روح بھی ہے اس قیدِ آب و گل سے

کتنا اثر جما ہے رنگِ فنا کا سب پر
پیری بھی آ رہی ہے تو چشمِ منفعل سے

سکان مضطرب ہیں سب اپنی جا وطن میں
اک کھلبلی مچی ہے اب جسم کے چمن میں

کیا کیا حریمِ دل میں ارمان منتشر ہیں
آثار زلزلے کے پیدا ہیں قصرِ تن میں

جذباتِ عشق اپنے زانو بدل رہے ہیں
ردّ و بدل میں سو سو پہلو نکل رہے ہیں

نیرنگیٔ زمانہ کیا رنگ لا رہی ہے
گل شمعیں ہو رہی ہیں پروانے جل رہے ہیں

ادھر گشادہ سینہ اب تنگ ہو رہا ہے
وہ رنگ ارغوانی بدرنگ ہو رہا ہے

گویا کہ مصحفِ رخ دارِ فنا کے اندر
لفظِ فنا کا پورا فرہنگ ہو رہا ہے

حسرت لبوں کی ساری کافور ہو رہی ہے
رخساروں کی بھی لالی اب دور ہو رہی ہے

جیسے ڈھلا ہوا ہو ڈھلتی ہی نوجوانی
دامانِ صبح میں شب مستور ہو رہی ہے

سینے کے سارے جوہر مفقود ہو رہے ہیں — ابواب کامرانی مسدود ہو رہے ہیں
...دوم ہو رہی ہے کیا نا سزا جوانی — مفقود فتنہ سارے جذبے محدود ہو رہے ہیں

ہر وقت اپنی جا سے ہل کر نکل رہا ہے — گویا لبِ صدف خود ابِ رواں اُگل رہا ہے
عارض جو پھول سے تھے کمہلا کے رہ گئے ہیں — یا حسن کا پوڑھا پا نقشہ بدل رہا ہے

گھل گھل کے جسم ظاہر سرا استخواں ہوا ہے — دوہری کمر ہوئی ہے دل ناتواں ہوا ہے
کیسا ہی ظرف پیری اللہ رے اسکی تنگی — سیدھا وہ تیر سا قد جھک کے کماں ہوا ہے

سامانِ عیش و عشرت کافور ہو رہے ہیں — قربت پسند احباب اب دور ہو رہے ہیں
اعضائے جسم سارے جو تھے رفیق ہر دم — وہ ساتھ دیں تو کیا دیں معذور ہو رہے ہیں

طبع رسا کی ہمدم وہ کیا ہوئی رسائی — زلفِ دوتا کی باہم وہ کیا ہوئی لڑائی
اہل نظر کے حق میں دل سوز ہے یہ منظر — آتا ہوا بڑھاپا جاتی ہوئی جوانی

آخر بچیگا کیونکر دست قضا کی زد سے؟ — تیر شباب چھٹا ہے اب کمانِ قد سے
منظر یہ آخری ہے جی بھر کے دیکھ لینا — بڑھ جائیگا وگرنہ پیکِ نظر کی حد سے

وہ دور اب نہیں ہے وہ طور اب نہیں ہے — وہ ظلم اب نہیں ہے وہ جور اب نہیں ہے
وہ حسن کی تھی قوت مٹھی میں تھا زمانہ — جز رعشۂ ضعیفی کچھ اور اب نہیں ہے

سامانِ عیش و دنیا سب چھوڑتی جوانی — نکلی ہے قصرِ تن سے دل توڑتی جوانی
آؤ تمہیں دکھائیں اِک منظر قیامت
دیکھی نہ ہو تو دیکھو منہ موڑتی جوانی

گل کھلاتی ہوئی کس شان سے آئی ہے بہار

(از مسٹر جان ولیم گلڈس اعظمی سرسہ ضلع حصار)

اس دار فانی کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ ایک کو بنایا دوسرے کو بگاڑا کسی کو نار صعوبت میں ڈالا تو کسی کو عیش و کامرانی سے ہم آغوش کر دیا اسکا رونا کوئی کہاں تک روے۔ یہ تو زمانہ کے لیل و نہار ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہینگے۔ دُور دجانیے موجودہ حالت کو لے لیجیے ابھی کل کی بات ہے۔ کہ موجودات اراضی پر ایک بیداد گر فرمانروائی قہر آفرین حکومت تھی۔ گو سلطان خاور اب بھی باہزاراں شوکت و فر تخت حکومت پر رونق افروز ہوتے ہیں مگر اب وہ پہلی سی خلق آزاریاں کہاں۔ وہ تو سوختہ جانوں کی طرح سرد ہو چکیں۔

سلطان خاور کا کوکب اقبال نیچے میں آیا نقیب باد صبا نے عذرائے برشکال کی حکومت کا مژدہ سنایا ستم دیدگان حکومت نیر اعظم کے جان میں جان آئی بلکہ پھر سے جی اٹھے۔ سبزہ نے سر نکالا۔ طیور نے نغمۂ عیش و شادمانی گایا۔ عذرائے برشکال نے اپنی مشکیں زلفوں کو کھولکر سارے جہاں میں اپنے حکومت کا پھریرا اڑایا۔ ابر رحمت جوش میں آیا چاروں طرف سے کالی کالی گھٹائیں اٹھیں۔ اور کسی کے زلف پریشان کی طرح صحن فلک پر بکھر گئیں چشم زدن میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے ہلکے ہلکے خوشگوار جھونکے چلنے لگے۔ اور بات کی بات میں موسلا دھار مینہ برسنے لگا۔ کبھی کبھی جو بجلی چمک جاتی تھی۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شعر ؎

گھٹا اور بجلی میں ہے ایک چوٹ
ہے آبی دوپٹے پہ پچکے کی گوٹ

یہی موسم برسات جسے ہندوستان کی بہار کا زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ کیا روح پرور خوشگوار زمانہ ہوتا ہے۔ زمین جسکی صورت سے افلاس برستا تھا جسکا دامن کانٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ جو زبان حال سے لبعداندوہ کہتی تھی۔ کہ وہ اجڑ گئی۔ آج سبزہ و شاداب جو گلہائے رنگا رنگ سے مزین ہے۔ اور دہیے ہوئے ہزاروں گلرو نونہالوں کو اپنی گود میں لئے کھلا رہی ہے۔ ایک ذرا باغ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھئے کیسا پر کیف سماں ہے ننھی ننھی پیاری پیاری چڑیاں کس مستانہ ادائی سے اپنی سریلی آوازوں میں نغمہائے عیش و شادمانی گا رہی ہیں۔ عروسان چمن پھولوں کے زیوروں سے لدی ہوئی نرگستی کھڑ

میں سر سبز لہلہاتے صحن چمن میں فرش زمردیں پر سرو قد کھڑی ہیں نسیم صبح اٹکھیلیاں کرتی ہوئی بصد ناز آتی ہے۔ اور غنچہ دہن کلیوں کا منہ چومتی ہے۔ کلیاں ہنستی ہیں نسیم صبح فرط مسرت سے بکھر کر ہنستی ہوئی کلیوں سے کہتی ہے۔ ع

اے گل بہ تو خورسندم تو بوئے کسے داری

کبھی جب ہلکا ہلکا مینہ برستا ہے۔ اور خورشید جہانتاب اپنا نورانی چہرہ اور زن فلک دنیا کی نیرنگیاں دیکھنے کیلئے باہر نکلتے ہیں۔ اسوقت کے دلکش نظارے کی تاب نہ لاکر بیساختہ منہ سے نکل جاتا ہے شعر

گھٹا کالی کالی دھنک لال لال
کنہیا کے ابرو پہ جیسے گلال

جابجا ندی نالے اور چھوٹے چھوٹے تالابوں میں چمکتا ہوا صاف وشفاف پانی ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ صانع قدرت نے نازنینانِ طبقہ نباتات و نباتات کے منہ دیکھنے اور بناؤ سنگار کرنے کے لئے آئینہ نصب کر دیا ہے۔ موسم برسات میں قدرت کی ہریالی و انواع و اقسام کے دلکش و دلفریب مناظر کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکی تصویر کھینچنا قریب قریب ناممکن ہے۔ بس یوں سمجھ لینا چاہیئے کہ شعر

پھول بھی کھلتے ہیں غنچوں کو ہنسی آتی ہے
جب ہوا ناز سے چلتی ہے اٹھا کر دامن

کہتے ہیں دعاؤں کا نہیں ہوتا اثر بند

(از محمد حفیظ اللہ۔ حفیظ۔ ایس۔ آر۔ کے۔ اکبرآبادی مقیم چھوٹی سادڑی)

کعبہ کے کھلے اور کلیسا کے ہیں در بند　　جنت کے کشادہ تو ہوئے باب سقر بند
زندان محبت میں عجب حال یہ دیکھا　　دل بند ادھر بند ہیں دل بند ادھر بند
کچھ اور بھی ناشاد رہے جاتے ہیں باقی　　کیا بات ہے کیوں آپکی ہے تیغ ظفر بند
مت جائیگا اک وار میں جھگڑا کہ وہ قاتل　　شمشیر بکف آتا ہے مقتل میں کمر بند
قاصد کی اسیری بھی غضب ڈھائیگی اب تو　　افسوس ہوئی جاتی ہر ایک خبر بند
کہتے ہیں تسلی کو میرے آج اطبا　　اب آتے چلے جاتے ہیں کچھ زخم جگر بند

مقبول حفیظ اپنی نہ کیوں ہونگی دعائیں
کہتے ہیں دعاؤں کا نہیں ہوتا اثر بند

فسانۂ داغِ مفارقت

(از احمد عبد الحییٰ عاقل ولد غلام رسول صاحب وکیل مرحوم سٹی کالج حیدرآباد دکن)

التماس پہلا موقعہ ہے کہ میں معزز ناظرین بہشادبا کی خدمت میں افسانہ پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہا ہوں۔ لہذا استدعا ہے کہ اگر کوئی غلطی پائیں تو از راہ کرم اصلاح سے مزین فرمادیں فقط۔ خاکسار حیار عاقل

(۱) آج میرے بھائی کا تبادلہ کلکتہ ہوگیا جاتے وقت میں بھی انکے ہمراہ ہوگیا۔ وہاں پہونچکر ایک مکان کرایہ پر لے لیا گیا۔ اور ہم وہاں قیام پذیر ہوگئے۔ ایک ہفتہ کے بعد میں کالج میں شریک کر دیا گیا۔

چند ہی روز بعد میری دوستی جمیس سے ہوگئی۔ روزانہ شام کے وقت ہم دونوں تفریح کے لئے باہر جایا کرتے اور رات میں دس بجے تک میں اسکے ساتھ اسباق یاد کرکر اپنے گھر واپس آجاتا۔

(۲) ایکدوز میں حسب معمول جمیس کے مکان کو گیا تو جمیس میں جمیس کی چھوٹی بہن لوسی چہل قدمی کر رہی تھی۔ لوسی کی عمر کوئی بارہ برس ہوگی۔ بلا کی حسین تھی۔ اس پر اسکے لال لال ہونٹ غضب ڈھا رہے تھے اسکے قبل میں نے اسکو کئی مرتبہ دیکھا تھا لیکن اسوقت اسکی نظر نے میرے دل پر ایسا تیر چلادیا جس سے زخم اچھا نہیں ہوسکا میرا دل مجھسے نکل گیا واقعہ یوں ہے کہ اسی وقت سے ہم دونوں میں دوستی پیدا ہوگئی۔

مس لوسی نے مجھ کو دیکھکر اپنے پاس بلایا میں اور وہ دو کرسیوں پر بیٹھ گئے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ جمیس اسوقت مکان میں نہیں تھا ہم دونوں بہت دیر تک باتیں کرتے رہے۔ یہانتک کہ گھڑیال نے ہمیں جدا ہونے کے لئے آٹھ بجائے اور میں .... رخصت ہوکر اپنے مکان کو واپس آیا۔

(۳) اسکے بعد ہمارے عشق و محبت کا درخت دن بدن بڑھتا گیا۔ آٹھ بجے جانے کے بجائے سات ہی بجے جمیس کے گھر جاتا اور بارہ بجے واپس آتا۔ اسکے .... قبل میں جمیس کے پاس صرف پڑھنے کے لئے جایا کرتا تھا لیکن اب پیاری لوسی کی صورت دیکھنے اور اس سے باتیں کرنے کے لئے جاتا۔

رفتہ رفتہ ہم دونوں میں اس قدر محبت بڑھ گئی کہ ایک دوسرے کو دیکھے بغیر چین نہیں آتا۔ پڑھنا لکھنا تو درکنار کھانے تک کے ہوش باقی نہ رہے تھے ہر وقت اسی کے خیال میں غرق رہتا۔ خواب میں بھی اس کا جلوہ نظر آتا۔ دل تو یہ چاہتا تھا کہ سب کو چھوڑدیں اور لوسی کو لیکر یورپ چل بسیں منصور کی زبان سے انا الحق کی صدا نکلتی تھی تو میری زبان سے پیاری لوسی کا نام نکلتا تھا۔ قریب تھا کہ ہمارا یہ عشق جنون سے تبدیل ہوجائے اور پاگل خانہ کی ہوا کھائیں —

اسحالت میں بھی میں روزانہ اسکول سے آنیکے بعد لوسی کے پاس جاتا۔ اسکی حالت بھی مجھ سے مشابہ تھی۔ فرق

صرف اتنا تھا کہ اس نے اپنی محبت کو ظاہر نہیں کیا اور میں نے ظاہر کر دیا تھا میرا غریب جسم خود اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ میں کسی مصیبت میں گرفتار ہوں اور یہی وجہ تھی کہ میں اکثر اپنے ہم جماعتوں سے سوال کیا جاتا تھا کہ تم کس بیماری میں مبتلا ہو لیکن میں صرف کچھ نہیں کہکر ٹال دیتا۔

(۴) امتحان کا زمانہ قریب آتا گیا ٹیچر اسباق یاد کرنے کیلئے تاکید کرنے لگے۔ اور بھائی صاحب نے بھی سختی شروع کر دی وہ کچھ کہتے ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے نکال دیتا۔ تمام احباب میری اس حالت پر تعجب کرنے لگے لیکن میں کلاس میں مانند بت کے بیٹھا رہتا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا مذاق ہونے لگا میں نے بھی اُنسے بائیکاٹ کر دیا۔ پاگل دوندھا تا مرقع کر دیا میری حالت میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو چلا تھا کیونکہ اسکے قبل مجھے تنہائی سے وحشت تھی اور اب انست۔

(۵) جب بھائی صاحب نے میری اس حالت کو دیکھا تو وہ متفکر ہوگئے اور کئی نامور ڈاکٹروں سے رجوع کر دیا سب نے تبدیل آب و ہوا کیلئے کہا۔ بھائی صاحب راضی ہوگئے اور شملہ لے چلنے کے لئے والد صاحب سے اجازت لیکر تیاری شروع کر دی۔ ابھی میں بہت ہی سٹ پٹایا ہی نہ تھا کہ دو شنبہ کا حساب ہو گیا اسی اثنا میں والد صاحب کے پاس سے خط آیا کہ: عزیزی صفدر حسین کی شادی ہے فوراً چلے آؤ۔ اس خط کو دیکھتے ہی بھائی صاحب بہت خوش ہوگئے۔ لاہور دفتر سے ایک ماہ کی رخصت لیکر مجھکو بھی چلنے کے لئے کہا۔ میں امتحان کا بہانہ کرکے رہنے کی کوشش کیا لیکن چونکہ صفدر حسین رشتہ میں میرے ماموں ہوتے تھے اس لئے شادی میں شریک ہونا ضروری تھا۔ بھائی صاحب نے مجھکو بھی ایک ماہ کی رخصت دلوا دی اور دوسرے ہفتہ میں ہم مرشد آباد روانہ ہوگئے جاتے وقت میری اور لوسی کی جو حالت تھی اسکو لکھنے سے قلم قاصر ہے۔

(۶) شادی ختم ہوگئی بھائی صاحب تمام لوگوں سے رخصت ہوکر کلکتہ چلے گئے جاتے وقت میں نے بھی کلکتہ جانے کیلئے ہزار کوشش کیں لیکن سب ناکام ثابت ہوئیں اور مجبوراً صبر سے کام لینا پڑا اسکے بعد عرصہ تک میرے اور لوسی کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا لیکن یکایک لوسی کی طرف سے خط و کتابت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ میں نے کئی خطوط لکھے ایک کا بھی جواب نہ آیا۔ آخر کار مجھکو خاموش ہونا پڑا جب کبھی اسکا خیال آجاتا تو طبیعت پریشان ہو جاتی تھی اور پڑھنے سے دل اکتا جاتا۔ اب مجھکو معلوم ہو گیا کہ عورتوں سے امید وفا رکھنا خطا ہے۔

(۷) ایک روز میں اسکول سے واپس آکر اپنے ریڈنگ روم میں بیٹھا ہی تھا کہ ملازم نے اخبارات رسائل اور خطوط کا ایک پلندہ جو اس دن کی ڈاک سے آیا تھا سامنے لا کر رکھ دیا میری نظر سب سے پہلے ایک خط پر پڑی جس پر کلکتہ کے ڈاکخانہ کی مہر تھی میں نے خیال کیا کہ شاید بھائی صاحب کے پاس سے آیا ہے لیکن خط کو کھولنے سے معلوم ہوا کہ پیاری لوسی کا ہے میرے غم کی کوئی انتہا نہ رہی جب میری نظر اس جملہ پر پڑی میں بہت بیمار ہوں اور زندگی کا بھروسہ نہیں دوسرے ہی روز میں والد سے اجازت لیکر بھائی کے پاس جانے کے بہانہ سے کلکتہ روانہ ہو گیا۔

(۸) جب میں دوسرے دن کلکتہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ لوسی اس عالم کو خیر باد کہکر دوسری دنیا کی سیر کرنے کیلئے چلی گئی۔ اس حادثہ جانکاہ کو سننے سے میری آنکھوں میں اندھیرا ہو گیا۔ اسی وقت میں بھائی کے ساتھ پیاری لوسی کی قبر پر پہنچا اور بہت دیر تک روتا رہا افسوس کہ پیاری لوسی مجھکو داغ مفارقت دے گئی۔

اب کلکتہ میں رہنا میرے لئے باعث غم تھا اس لئے میں مرشد آباد واپس چلا آیا اور دکانداری میں کامیاب نہ ہونے کا آرزومند تھا آج اسی کی کمک سے ... [illegible] ... زمانہ کہتے ہیں [illegible]

اُصول حفظانِ صحت

(از بابو بانکے لال سکسینہ موجد آنند داتا دھن پور ڈاکخانہ موانہ کلاں ضلع میرٹھ یو۔پی)

صبح اٹھ کر صاف باسی پانی کو ہتھیلی پر ڈال کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پینا معدہ و انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے قبض سے محفوظ رکھتا ہے۔ نزلہ زکام نہیں ہونے دیتا مگر زیادہ تعداد میں پینا بدن کو سست کرتا ہے ٹہل کر پاخانہ جانا چاہیئے۔ نہ کہ دو تین چلم حقہ پی کر۔ یہ خیال غلط ہے کہ حقہ سے ٹٹی صاف ہوتی ہے۔ حقہ نوشی کے متعلق تو مفصل پھر لکھونگا مگر اب اتنا ہی بتا دینا کافی ہے۔ کہ تمباکو کا دہواں اتنا خراب ہوتا ہے کہ اعضاء رئیسہ کو دراصل ناکردیتا ہے۔ کم نیند عمر کو بڑہاتی ہے۔ یہ عادت سے کم و بیش ہوسکتی ہے۔ اتنے کا ہی نیند لیا کرو۔ کہ جس سے تر و تازہ اٹھو۔ مگر سات گھنٹہ سے زائد نیند کو نہ بڑھاؤ۔ بچوں کو زیادہ سونیکی ضرورت ہے۔ سوتے وقت چت مت لیٹو۔ شمال کی طرف سر کر کے کبھی نہ سوؤ۔ دماغ کو کچھ آرام دینے کے بعد اور تفکرات دل سے دور کر کے بستر پر لیٹنا چاہیئے۔ ہوادار جگہ میں سوؤ۔ مگر منہ ڈھانپ کر نہ سوؤ۔ سونے سے پہلے پیشاب کر لو چارپائی دیوار سے ہٹا کر سوؤ۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں تین گھونٹ پانی کے پیو۔ کہانا کہا نیکے بعد ہاتھ دہو کر آنکھ منہ پیٹ پر پھیر لو۔ اس سے باصرہ اور خوبصورتی میں ترقی ہوگی چلتے پھرتے سیڑھی پر چڑھتے کام کاج لکھتے پڑھتے کہانا کہاتے یا ویسے ہی بیٹھے جسم کو سیدھا رکھنے کی عادت ڈالو۔ انسان کا جسم ہمیشہ سیدھا رہتا ہے۔ اگر یہ کبھی کبھی الٹا کر دیا جاوے تو یہ صاف ہوجاتا ہے۔ کپالی آسن کے کرنیوالے کو بڑھاپا کبھی نہیں ستاتا کیتنی بھی عمر ہو جاوے۔ اعضاء ڈھیلے نہیں ہوتے ناظرین کی دلچسپی کے لئے کپالی آسن کا نقشہ آئندہ درج کروں گا۔ یا شوقین صاحب مجھ سے دریافت کرسکتے ہیں اس آسن سے گردن کبھی نہیں ہلتی دل مضبوط ہوتا ہے۔ سانس ہمیشہ ناک سے لیا کرو۔ بولنے اور کہا نیکے سوا منہ کہلا نہیں رہنا چاہیئے۔ سانس گہرا لینے کی عادت ڈالو۔ افسوس کہ ۹۵ فیصدی آدمی آدھا سانس لیتے ہیں۔ دانتوں کو اچھے منجن سے ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔

نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی چیزیں منہ میں نہ ڈالو۔ آنکھوں میں سرمہ ضرور لگایا کرو۔ تیز چمکتی ہوئی چیز کو مت دیکھو۔ نزدیک نظر کر کے مت پڑھو کم روشنی میں نہ پڑھو جھک کر تو ایک سطر پڑھنا مضر صحت ہے ان پر عمل نہ کرنیسے جو پھل لگتا ہے وہ فوراً نہیں ملتا۔ جوانی یا اپنی طاقت کے خیال میں کچھ بھی محسوس نہیں ہوتی ہے لیکن آخر میں بڑی خرابی پڑتی ہے تندرستی میں روزانہ غسل صحت کے لئے ضروری اور مفید

مفید ہے۔ ٹھنڈا پانی بہتر ہے مگر کبھی کبھی گرم پانی سے بھی نہانا چاہیئے۔ کبھی کبھی ننگے پیر بوقت صبح گھاس پر چلنا مفید ہے۔ عام طور پر سر کو ٹھنڈا اور پیروں کو گرم رکھنا چاہیئے۔ پوشاک میں وضع کی نسبت آرام کا خیال رکھنا چاہیئے۔ گرد و دھواں سے حتی الامکان ضرور بچتے رہو۔ خوشبودار اشیا جلایا کرو۔ ایک پیسہ کی دھوپ کئی روز تک کافی ہوتی ہے اگر دنیا کے اندر ہر گھر کا ایک آدمی بھی روزانہ دھوپ جلایا کرے تو یقیناً وبائی امراض نہ ہوں۔ بدچلنی صحت عمر کی دشمن ہے۔ بہت زیادہ دیر تک کام میں مشغول ہو۔ مگر بہت تھوڑا کام بھی اچھا نہیں۔ رفاہ عام کے کام کرو۔ اور اپنے لوح دل پر نقش کر لو کہ اوروں کا بیڑا پار کر تیرا بھی بیڑا پار ہے۔

(باقی آئندہ)

نہیں اب ہند میں ملتا کھرا گھی

(از فروز لدھیانوی)

غذاؤں میں ہے اک افضل غذا گھی　　اگر ہوتا وہ خالص گائے کا گھی
یہ تھا مخزن اگرچہ دودھ گھی کا　　مگر بھارت سے اب ہوا عنقا گھی
ہر اک خوراک جو کھاتے ہیں ہندی　　فزوں کرتا ہے بس اس کا مزا گھی
مٹھائی اب ہر اک بدذائقہ ہے　　نہ ہو کیوں جبکہ ناقص ہے ملا گھی
بھلا کیا لطف اب سالن میں آئے　　کہ ہنڈیا میں نہیں پڑتا ذرا گھی
خدا ڈھونڈے سے ملتا ہے ولیکن　　نہیں اب ہند میں ملتا کھرا گھی
وبائیں گو بہت سی ہند میں ہیں　　مگر ان سب سے مہلک ہے وبا گھی
یہ ناقص گھی ہے اک پنجہ اجل کا　　جو کھائے اس کا گھونٹے گا گلا گھی
بھلا کیا آئے گی بچوں میں طاقت　　اگر خالص نہ ان کو مل سکا گھی
کریں نابود نقلی گھی وطن والے　　دلائیں ہم کو اصلی رہنما گھی
حکومت سے کہیں ہندوستانی　　کرے سوراج کے بدلے عطا گھی

لکھے کیا مصرعہ تر اب سخنور
نہ پائے جب تلک طبع رسا گھی

امریکہ کی ترقی کا راز

اسوقت تمام دنیا میں سب سے زیادہ مالدار و دولتمند اگر کوئی ملک ہے تو وہ امریکہ ہے۔ ہر ہندوستانی کی خواہش ہے کہ امریکہ کی دولتمندی کا راز معلوم کرے۔ امریکہ میں مساوات کا اصول ہے یعنی غریب امیر سب برابر ہیں۔ حاکم و محکوم کا ایک ہی درجہ ہے۔ کوئی پیشہ ذلیل شمار نہیں کیا جاتا ہر امریکن بجائے خود بادشاہ ہے۔ ہر شخص کو کامل اختیار ہے کہ جو کام چاہے کرے۔ جس میں وہ اپنا فائدہ دیکھتا ہے وہاں ہر ایک پیشہ معزز اور شریف سمجھا جاتا ہے۔ ہر وقت امریکن لوگ نئے رنگ کے نئے کام اور نئے طریقے سے دولت کمانے کی تلاش میں رہتے ہیں قناعت سے انکو بالکل نفرت ہے۔ ہمت و چستی سے کام کرنا فرض اولین ہے۔ آگے بڑھو پر عمل ہے اور جائز وسائل سے آمدنی بڑھانا مقدم کام ہے۔ محنت و جانفشانی سے کاروبار کرنے میں شرم نہیں کرتے فضول اسراف سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور حصول دولت اور ترقی کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی بیکار نہیں کھوتے۔ بیکار مباش ہر وقت یہ فقرہ ورد زبان ہے سستی اور کاہلی کو سب سے بڑا گناہ خیال کرتے ہیں۔ امریکہ والوں کا خیال ہے کہ ترقی کبھی ختم نہیں ہوتی ہر وقت دنیا میں کروڑ تیوں کی پیدائش ہوتی رہے گی۔ اور مزدور۔ قلی۔ ملکڑ ہارے بڑھئی اور لوہار دولتمند بنتے رہینگے۔ امریکہ والوں کا قول ہے محنت اور استقلال سے ہر شخص اپنی حالت کو ترقی دے سکتا ہے۔ بھائیو کاہل نہ بنو۔ کاہل آدمی اپنے لئے بھی اور ملک و قوم کے لئے بھی بار ہے۔ کاہل آدمی کا وقت آسانی سے نہیں گذرتا ہے۔ مایوسی کو چھوڑکر امید کے بھروسے پر کوئی چھوٹا سا کام شروع کردو محنت کرتے کرتے وہ ہی بڑا ہو جائیگا۔ مسٹر کارنگی پہلے صرف دو آنہ یومیہ کا مزدور تھا لیکن آخر بے حساب دولت کا مالک بن گیا۔ مسٹر فلر نے پہلے پہل چند پونڈ کے سرمایہ سے برش سازی کا کام شروع کیا تھا۔ اور اب وہ برش سازی کے بڑے کارخانہ کا مالک ہے۔ اسکے ایک دوست نے دریافت کیا مسٹر فلر کیا اب بھی کوئی شخص آپ کی مانند چھوٹا کام شروع کرکے مالدار ہو سکتا ہے۔ مسٹر فلر نے جواب دیا کیوں نہیں۔ دنیا میں ہر شخص کے لئے ترقی کے غیر محدود موقع موجود ہیں۔ اگر استقلال۔ بلند نظری۔ اور محنت و مشقت سے کوشش کی جائے۔ تو صرف چند دنوں میں حالت بدل جائیگی۔ اور خاطر خواہ ترقی اور کامیابی حاصل ہوگی۔ ہر نوجوان کے لئے کاروبار اور تجارت ایسے صاف اور کشادہ راستے کھلے ہوئے ہیں۔ جن پر بلا رکاوٹ آزادی سے کام کرکے کامیاب ہو سکتا ہے۔ امریکہ میں کوئی لوجہ

کا بادشاہ ہے۔ اور کوئی مٹی کے تیل کا۔ تیسرا پتھر کا نواب ہے۔ اور چوتھا گوشت کا امیر یا پچران ہوتا
بادشاہ۔ اسی طرح سگریٹ اور کوئلے کے بادشاہ ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو پبلک کا آمین سمجھتے ہیں اور
اپنی کمائی سے شفاخانے بناتے ہیں۔ کالج اور یونیورسٹیاں قائم کرتے ہیں عجائب خانے اور کتب خانے
کھولتے ہیں۔ کسی امریکن کو آپ کبھی بیکار نہیں دیکھو گے تعطیل کے روز بھی وہ بیکار نہیں رہتے ہیں۔
بلکہ اپنی سرگرمی کا رخ بدل دیتے ہیں محنت کرنے میں انہیں لطف آتا ہے۔ ایک فرانسیسی عالم کا قول
ہے کہ اہل امریکہ جلد باز پیدا ہوتے ہیں وہ جلدی کام کرتے ہیں اور جلدی کما کر امیر بن جاتے ہیں اور
جلدی ہی مر جاتے ہیں۔ امریکن بچوں کا پہلا سبق یہ ہے کہ جلدی کرو اور وقت کو ضائع نہ کرو۔
آج کا دن صرف ایک ہی مرتبہ آتا ہے۔ پھر واپس ہونے والا نہیں۔ اگر دولت ہاتھ سے ایک دفعہ
کھوئی گئی تو پھر اس کا ملنا محال ہے۔ نوجوانو خواب غفلت سے جاگو۔ جوانی کی طاقت کو فضول
ضائع نہ کرو۔ اور اس غلط رٹ کو بھول جاؤ کہ دنیا میں کاروبار نہیں رہا ہے۔ پیارو دنیا میں کاروبار
کی کمی نہیں ہے۔ بشرطیکہ آپ ثابت قدمی اور استقلال سے آمادہ ہو جاؤ اور بیکار رہنے کے بجائے
خدا کا نام لیکر کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا کام شروع کرو۔ اور بقول مسٹر ایڈیسن اپنے چھوٹے کام کو
ترقی دینے اور اس سے زیادہ سے زیادہ روپیہ پیدا کرنے کے معاملے پر غور کرو۔ آپ کا مسلسل غور محنت
استقلال ضرور آپ کو ایک دن کامیاب کردے گا۔ فقط۔ (نانو مل اگروال لودھیانوی)

(از سہارنپور۔ یو۔ پی)

تلاش دلبر

اے میرے عیش و عشرت کے سامان۔ اے میری تلخ زندگی کو خوشگوار بنانے والے ملے
میرے پریشان دل کو پیام راحت سنانے والے۔ تیرے ادراک میں عقل حیران اور سرگردان
در بدر مارا مارا پھر رہا ہوں۔

مگر آہ اے دلبر تو نہیں ملتا۔

اے شمس و قمر اے اختران بینا تم دیکھتے ہو۔ تم اس سے باخبر ہو۔ تم ہی بتاؤ کہ وہ کہاں ہے کدھر ہے
آہ کوئی جواب نہیں دیتا سب خاموشی کیساتھ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں آفتاب اپنی گرم شعاعوں
سے گرمی پیدا کر رہا ہے۔ ماہ تاباں اپنی چاندنی سے سانولی ملکہ (رات) کو مثل روز روشن بنا رہا ہے۔ کواکب
عجب انداز سے نظارہ رہے ہیں مگر مجھ بد نصیب کی کوئی نہیں سنتا آہ جس دلبر کی تلاش ہے وہ نہیں ملتا۔
فضل بلند شہری

یہ وہ دوا ہے جسکو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جھنگ نے خود ایک مایوس مریض پر تجربہ کرکے پانصد روپیہ نقد بطور شکریہ عنایت فرمایا ہے۔

جو لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں اور قانون قدرت کے خلاف کارروائیوں یعنی مشت زنی یا اغلام یا حد اعتدال سے بڑھکر جماع کرنیکی وجہ سے نامردی جیسے منحوس اور ذلت آمیز مرض میں مبتلا ہوکر دوبارہ اصلی زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین ہیں یہ دوا اُنکے لئے سب سے اچھا جوہر ہے آجکل یہ مرض جسقدر کثرت سے پھیلا ہوا ہے اُسیقدر زیادتی سے اسکے معالج بھی دیکھنے میں آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہذب لٹیروں نے ان بیچاری قابل رحم مریضوں کی کمزوری کو بُری طرح محسوس کیا ہے اور اپنی جیبیں بھرنے کا سب سے آسان ذریعہ اسکو سمجھا ہے لہذا مریضوں کو چاہئے کہ وہ نہایت احتیاط سے کام لیں اور صرف "حب جالینوس عنبری" ہمسے منگا کر استعمال کریں جو بالکل بے ضرر ہے اور بہت تھوڑے عرصے میں کلی طور پر فایدہ دیتی ہے قیمت مکمل کورس صرف دس روپیہ اور بطور نمونہ ۲۰ یوم کے لئے مبلغ ساڑھے پانچ روپے مگر دوا کی طلب کرتے وقت مفصل حال سے اطلاع دینا ضروری ہے محصولڈاک ہر حالت میں ۱۰ر الگ ہے

ملنے کا پتہ دفتر الطب حکیم راج نراین دھلی

بھجن بہار

یہ ایک مصالحہ ہے جو کہ پکی ہوئی دال یا ترکاری میں تھوڑا سا ڈالنے سے وہ ذائقہ آجاتا ہے کہ چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ علاوہ ازیں غذا کے کھانے کو بہت جلد ہضم کرتا ہے۔ جو صاحب ہمیشہ بدہضمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مصالحہ رام بان کا کام دیتا ہے۔ ہر قسم کے کھانے کو ہضم کرکے معدہ کو قوت دیتا ہے۔ خون کافی پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک گھر میں اس عجیب غریب مصالحہ کا ایک پیکٹ ضرور ہونا چاہیئے بلکہ روزانہ اس کا استعمال کرنا چاہیئے سفر کے وقت بازاری کھانے کھاتے کھاتے بدہضمی ہو جاتی ہے کھٹی ڈکاریں آنے لگتی ہیں طبیعت متلانے لگتی ہے اور بعض اوقات ان ہی شکایتوں کی وجہ سے بخار تک نوبت آجاتی ہے اگر ایسے موقع پر ہمارا ایجاد کردہ مصالحہ ساتھ ہو اور کھانے کے ساتھ کھایا جائے تو ان تمام شکایتوں سے محفوظ رہیں گے۔ طبیعت ہر وقت صاف رہے گی بچے سے لیکر بوڑھے تک استعمال کر سکتے ہیں وقت ضرورت اس کی چٹنی بھی تیار کی جا سکتی ہے۔ ایک پیکٹ طلب فرما کر ضرور آزمایئں قیمت فی پیکٹ آٹھ آنہ (۸) چھ پیکٹ ۲ بارہ پیکٹ چار روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

سرمہ فقیری

کسی نے سچ کہا ہے کہ آنکھیں گئیں جہان گیا۔ اگر آپ اشرف المخلوقات کہلاتے ہوئے بھی ایسی انمول چیز کی قدر نہیں کرتے تو سخت افسوس کا مقام ہے۔ آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا ہر ذی ہوش کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بینائی بڑھاپے تک قائم رہے اور آنکھوں کو کوئی مرض نہ ہو ہمارا سرمہ فقیری ایک مرتبہ ضرور طلب فرما کر استعمال کریں۔ یہ سرمہ بڑی محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے نایاب ادویات سے سرمہ کو کیمیاوی طریق سے صاف کرکے تیار کیا گیا ہے۔ آنکھوں کے تقریباً تمام امراض مثلاً دھند۔ غبار۔ جالا۔ خارش۔ ضعف بصارت۔ پانی بہنا۔ سرخی۔ ابتدا موتیا بند۔ وغیرہ کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ صرف چند یوم کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی دو چند ہو کر عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے اگر تندرست آدمی بھی لگائے تو کبھی کسی مرض کا اندیشہ نہ رہیگا قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ چھ شیشی ڈھائی روپیہ بارہ شیشی ساڑھے چار روپیہ (للعہ) محصولڈاک الگ ہے۔

آملہ بہار روغن

یہ تیل نہایت اعلیٰ خوشبودار ہے جو کہ روزانہ سر میں لگانے سے دماغ کی گرمی اور خشکی کو دور کرکے قوت بصارت کو بڑھاتا ہے آنکھوں کی روشنی کو دوبالا کرتا ہے سر میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے بعض تیل ایسے ہوتے ہیں جنکے لگانے سے نزلہ پیدا ہوتا ہے بال جھڑنے لگتے ہیں لیکن ہم نے اس تیل کو بڑی محنت سے اور مفرد ادویات کے مرکبات سے تیار کیا ہے۔ اسکے متواتر استعمال سے دردسر اور نزلہ زکام وغیرہ کافور ہو جاتا ہے بال ملائم مانند ریشم کے ہو جاتے ہیں ساتھ ہی خوشبو بھی ایسی بسائی گئی ہے کہ ذرا سی مقدار میں سر یا بالوں پر لگانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا عطر مہک رہا ہے۔ اگر اس تیل کو لگا کر کسی جگہ یا محفل میں بیٹھ جائے تو تمام صاحبان کی طبیعت اس کی خوشبو سے خوش ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ایک درجن دس روپیہ۔ دو درجن سولہ روپیہ۔ زیادہ مال بذریعہ ریل پارسل منگائیں محصول بہر صورت الگ۔

طلاء جوانی و حب جوانی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں مثلاً مشت زنی اغلام بازی اور کثرت جماع میں پھنس کر اپنا ہاتھوں اپنا ستیاناس کر چکے ہیں اور جنکے اعضاء میں کجی لاغری کمزوری کا دبلاپن آگیا ہے اور رگ اور پٹھے ناکارہ ہو گئے ہوں ان کو ہمارا تیار کردہ مشہور عالم طلاء جوانی طلب فرما کر استعمال کرنا

عجوبہ خضاب

ہندوستان میں آجتک بہت خضاب ایجاد ہوئے لیکن کوئی خضاب عیب یا ضرر سے خالی نہیں پایا گیا۔ دنیا کے تمام خضابوں کے مقابلہ میں ہمارا ایجاد کردہ خضاب ہر لحاظ سے اپنا آپ ہی نظیر ہے نہایت نفیس خوشبودار اور اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اسکے لگانیسے چند منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں جلد پر کسی قسم کا دھبہ یا سوزش نہیں آتا جہاں اسکی ایک شیشی پہونچ جائے پھر خود بخود خریدار ٹوٹ پڑتے ہیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر امیر غریب اس کے استعمال کر سکے قیمت فی شیشی ۱۰ تین شیشی تین روپیہ بارہ شیشی چھ روپیہ درجن ۱۲ بارہ درجن ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار دو کا اندر امحافظوں کی میں فائدہ ۔ اٹھائے

دوائی احتلام

یہ مرض آجکل کے زندہ دل نوجوانوں کو اکثر ہو جایا کرتا ہے ہندی میں اسکو سوپن دوش کہتے ہیں دن یا رات میں سوتے وقت منی خارج ہو جایا کرتی ہے احتلام کئی طریقوں سے ہو جایا کرتا ہے بعض کو روزانہ ہو جاتا ہے بعضوں کو دوسری تیسری رات یا ہفتہ میں ایکبار ہو جاتا ہے جن صاحبان کو مہینہ میں ایک بار ہو جایا کرتا ہے وہ مرض نہیں ہفتہ میں دو بار روزانہ ہو جانا ایک خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ رفتہ رفتہ تمام منی جسم سے نکل جاتی ہے اور انسان رفتہ رفتہ بالکل کمزور ہو جاتا ہے آخر کار جریان کی صورت میں تبدیل ہو کر نامردی کی نوبت آ جاتی ہے۔ اور بہت سی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ درد کمر، درد سر، ضعف جگر وغیرہ میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے پیشاب جلکر اور سرخ آنے لگتا ہے اور حافظہ کمزور ہو جاتا ہے اگر اسکی تدبیر نہ کی جائے تو اکثر حالتوں میں مریض کا اپنی اصلی صورت میں لینا غیر ممکن ہو جاتا ہے بلکہ تپ دق کا اندیشہ رہتا ہے ہماری دوائی احتلام کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے ایک بار ضرور تجربہ کریں قیمت ایک روپیہ

تلی کی دوائی

تلی یوں تو ہر ایک انسان کے پیٹ میں ہوتی ہے۔ مگر بعض شخصوں کی تلی بخار کی کمزوری کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے جو انسان کی صحت کو دن بدن خراب کرتی جاتی ہے جسکی تلی بڑھ جاتی ہے وہ ہر وقت سست رہتا ہے کسی کام کو کرنیکو طبیعت نہیں چاہتی اور ہر وقت چارپائی توڑا کرتا ہے جو خوراک کھاتا ہے وہ ہضم نہیں ہوتی بھوک بالکل پیدا نہیں ہوتا ہر وقت بخار کی حرارت رہتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ تپ دق ہو گیا لیکن اصل میں تپ دق نہیں ہوتا اس تلی کی وجہ سے انسان سوکھ سوکھ کر مر جاتا ہے ہماری ایجاد کردہ تلی کی دوائی تلی کو بالکل ٹھیک کر دیتی ہے اور آئندہ پھر دوبارہ ہونیکا اندیشہ نہیں رہتا سینکڑوں مریض اس ہی دوائی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں آپ بھی ایک مرتبہ تجربہ فرمائیں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی تین روپیہ محصول الگ ہے۔

چورن ہاضم

یہ عجیب غریب چورن نہایت اعلیٰ خوش ذائقہ ہے کھانا کھانیکے بعد اگر تھوڑا سا پھانک لیا جاوے تو کھانیکو بہت جلد ہضم کر دیتا ہے معدہ کی تمام شکایتوں کو دور کر دیتا ہے اسکے استعمال سے طبیعت ہر وقت صاف اور ہلکی رہتی ہے قبض کو دور کرتی ہے۔ درد شکم تو اس کے استعمال سے فوراً کافور ہو جاتا ہے ہر وقت اسکو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے جن صاحبان نے ہمارے چورن کو ایکبار بھی استعمال کر لیا وہ ہمیشہ کیلئے خریدار بنگئے آپ بھی ضرور آزمائیں قیمت فی پیکٹ ۸ چھ پیکٹ چار روپیہ پیکٹ للعہ

عورت کا سکھ

یہ ایک پوڈر ہے جو خاص قیمت عورتوں کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ جنکے رحم میں سفیدی یا سرخی مائل رطوبت بہ کر آیا یا بدبودار اکثر یا ہمیشہ جاری رہتی ہے جس سے عورتیں بہت کمزور اور ناتواں ہو جاتی ہیں بیچ کا ہلی ہر دم لاحق رہتی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا کبھی قبض ہو جاتا ہے اکثر اعضا شکنی اور سر میں درد چکر آنا آنکھوں کے نیچے اندھیرا سا بعض وقت آ جایا کرتا ہے تمام جسم میں درد طبیعت بد مزہ منہ کا ذائقہ خراب رہا کرتا ہے جب یہ مرض پرانا پڑ جاتا ہے تو تپ دق کا اندیشہ رہتا ہے جس سے پھر زندگی کا بھروسہ نہیں رہتا اسواسطے اس موذی مرض کو کبھی معمولی نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ بہت جلد اس کی اصلاح کرنا چاہیئے۔ چنانچہ

اس مہلک مرض کے لئے ہمارے کارخانہ نے بڑا نہایت بیش قیمت ادویات سے تیار کی ہے یہ دوا عورتوں کی اندرونی بیماری کے لئے نہایت مفید ہے۔ رحم کا درد اور حیض کی بے قاعدگی یعنی کم و بیش آنا اور بار بار آنا۔ درد ہونا۔ حمل کا گرنا۔ غرضیکہ ہمیشہ کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ عورت کو تندرست بنا کر چہرہ مانند گلاب کے نکھار دیتی ہے قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

دانت روگ

یہ منجن نہایت اعلیٰ اور خوشبودار ہے۔ دانتوں کو لگانے سے تمام منہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور دانتوں اور منہ کے تمام امراض مثلاً مسوڑھوں سے خون پیپ یا رطوبت آنا مسوڑھوں کا پھول جانا۔ دانتوں کا ہلنا۔ ہلنا کیڑا لگنا منہ میں چھالے ختم ہونا وغیرہ وغیرہ کیلئے بہترین اور سریع التاثیر منجن ہے۔ اس کے روزانہ استعمال سے دانت ہر مرض سے محفوظ رہ سکتے ہیں دانتوں کو موتی کی طرح صاف رکھنے والا ہے آسائش کے طور پر ایک ہی دفعہ طلب فرما کر استعمال کریں قیمت فی پیکٹ ۶ چھ پیکٹ عاربا پیکٹ ٹے

اکسیر داد

جس شخص کو داد ہوا اور کبھی آئی بیچارہ کھجلاتے کھجلاتے دیوانہ ہو جاتا ہے اور جتنا زیادہ کھجلائے اتنا ہی زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور جس جگہ اس کا ہاتھ لگ جائے وہاں بھی داد پیدا ہو جاتا ہے ہمارا ایجاد کردہ اکسیر داد کے چند روز کے استعمال سے داد بالکل جڑ سے اچھا ہو جاتا ہے تعریف یہ ہے کہ استعمال کرتے وقت کسی قسم کی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی۔ جو صاحب اس موذی مرض میں گرفتار ہیں وہ ہماری دوائی کو ضرور استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں قیمت فی ڈبی ۶ ہر ایک درجن ڈبیاں للعہ محصول الگ ہے

مرہم خارش

خارش کا مزہ وہی شخص جان سکتا ہے جو کبھی اس مرض میں گرفتار رہ چکا ہو خارش دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو تر دوسری خشک یہ دونوں بڑے موذی مرض ہیں لیکن تر خارش بہت زیادہ تکلیف دیتی ہے جسم میں پھنسیاں برآمد ہو جاتی ہیں اور جب وہ پکتی ہیں تو بہت تکلیف دیتی ہیں مریض کسی کام کا نہیں رہتا خارش اتنی ہوتی ہے کہ کھجلاتے کھجلاتے مریض کا دم ناک میں آجاتا ہے۔ ہمارے مرہم کے چند روز کے استعمال سے ہر قسم کی خارش بلا کسی تکلیف کے دور ہو جاتی ہے ایک بار ضرور آزما کر ہماری صداقت کی داد دیں۔ قیمت فی ڈبی ۶ درجہ شیشیاں عہ بارہ شیشیاں چار روپیہ۔ محصول الگ ہے۔

دوائی بواسیر

بواسیر ایک بڑی خطرناک بیماری ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک خونی دوسری بادی۔ خونی بواسیر میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے جسم کا تمام خون پاخانہ کے راستہ نکل جاتا ہے پاخانہ کے وقت بیحد تکلیف ہوتی ہے آخر کار مریض رفتہ رفتہ بالکل لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اور بدن بدن اس کی حالت نازک اور خطرناک ہوتی جاتی ہے ہماری دوائی بواسیر کے استعمال سے ہر قسم کی بواسیر دور ہو جاتی ہے مسے غائب ہو جاتے ہیں خون وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ اس مرض میں مبتلا ہیں تو فوراً دوا طلب فرمائیں قیمت صرف عہ درجن ڈبہ دو روپیہ محصول الگ ہے۔

حب حیات

ان عجیب و غریب گولیوں کے استعمال سے معدہ کی تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ دودھ گھی دہی وغیرہ جسم کو بنانے والی معمولی غذا ہی خون صالح پیدا کر کے جسم کو طاقتور چست بنا دیتی ہے علاوہ ازیں اعضائے رئیسہ یعنی دل دماغ اور جگر کی کمزوری کو دور کر کے ان کو قوت پہنچاتی ہیں جن کا اثر ہے کہ باہ کو برانگیختہ کرتی ہے اور قابل اولاد بنا دیتی ہے کمزور لاغر مردہ صورت انسانی جسم کو طاقتور اور چست و چالاک بنا دیتی ہے چہرہ بارعب اور مانند گلاب کے پھول کی شکل آتا ہے معمولی لباس بھی خوبصورت معلوم ہونے لگتا ہے لہذا جو صاحب کمزوری بدہضمی وغیرہ میں مبتلا ہوں کمزور اور سست رہتے ہوں وہ ایک مرتبہ ہماری حب حیات ضرور آزمائیں قیمت ۴۰ گولی صرف ایک روپیہ یکصد گولی ساڑھے تین روپے (للعہ) محصول ڈاک علیحدہ ہے

بڑا انگریزی کلنڈر مفت

جو صاحب مختلف گاؤں قصبوں کے کم از کم ۲۵ ایسے اصحاب کے نام جو اردو یا ہندی بخوبی پڑھ سکتے ہوں ہمکو روانہ کرینگے انکو یہ پیاری بڑا خوبصورت کلنڈر مفت روانہ ہوگا ہر ایک نام کے ساتھ پتہ مکمل ہو گاؤں۔ ڈاکخانہ۔ ضلع محلہ وغیرہ نیز نام کے ساتھ یہ بھی ضرور لکھا جاوے کہ اردو جانتے ہیں یا ہندی نیز نام و پتہ بالکل صاف اور مکمل ہوں اگر غلط ہوئے یا ٹھیک طور پر نہ پڑھے گئے تو کوئی توجہ نہ کیجاویگی۔ ہمارے یہاں ناموں اور پتوں کی پڑتال نہایت معتبر طریقہ سے کیجاتی ہے۔

تمام خطوط

مینیجر مسکین حجرہ پوسٹ بکس ۹۱ دھلی

مجربات گپتا

یہ تمام عمر کے مجربات کا ذخیرہ محض برادران وطن کی بہبودی اور راحت کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ ہزہا روپیہ کے نسخوں حکیموں اور سنیاسیوں کی سیوا خوشامد اور کئی طرح کی حکمت عملیوں سے یہ مجربات بہم پہنچے ہیں جس میں بہت سی ایسی مفید ادویات ملینگی جو بنانے میں آسان اور فوائد میں تعجب خیز ثابت ہونگی۔ اس کتاب میں ایسا ایک بھی نسخہ نہیں لکھا ہے جو ہم نے کم سے کم پچاس دفعہ آزما کر نہیں لکھا ہو ایسی ادویات درج ہیں جو بہت جلد فوراً اثر دکھاتی ہیں سرمہ پیشنگ تمام بیماریوں کے عجیب و غریب نسخہ جات خضاب کے تیل بال جم پیدا ہونے کے سریع الاثر و لاثانی اور حیرت انگیز دوا جن کو ہر شخص کا دل بن جائے اور کسی اشتہاری دوا فروشوں کے پھندے میں نہ آئے۔ ہر ایک دھات کا کشتہ کرنا ہر دوا کا جوہر اڑانا عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کے علاج درج ہیں۔ قیمت چودہ آنہ (۱۴)

مخزن المفردات والمرکبات یعنی خواص الادویہ حصہ اول۔

یہ مخزن طبیبوں عطاروں اور حوسوں کے لئے ایک بڑا تجربہ کار حکیم ہے حال میں ساتویں مرتبہ چھپی ہے اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ تھوڑے عرصہ میں بکثیر تعداد چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔ اسکے چار حصہ ہیں حصہ اول میں تمام ادویہ کے نام اردو فارسی عربی یونانی ہندی زبانوں میں ایک دوسرے کے بالمقابل متعدد جدولوں میں بہ ترتیب حروف تہجی درج ہیں۔ اور ہر دوا کی ماہیت و خاصیت ورنگ وذائقہ اصلاح و بدل قدرِ خوراک نیز اسکے افعال و خواص تحریر کئے ہیں آخر میں مجرب نسخہ جات کشتہ جات بنانے اور دوکو معمول کرنے ہر قسم کے پانی تیار کرنیکا بیان ہے۔ قیمت (عمہ)

حصہ دوم مخزن مفردات و مرکبات انگریزی

اسمیں یونانی دواؤں کے انگریزی نام اور ان کے افعال و خواص اور انگریزی دواؤں کے اردو نام اور ماہیت رنگ اور نقشہ نیز یہ مرکب کون کون دواؤں سے ملکر بنتے ہیں۔ یا جہاں پیدا ہوتی ہو درج ہے ڈاکٹروں اور انگریزی دوا فروشوں کے لئے یہ کتاب از حد مفید ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت (۱۰)

حصہ سوم مخزن مفردات و مرکبات

اس میں درختوں اور بوٹیوں کی شکلیں بنائی ہیں جو استعمال میں آتی ہیں اور ہر ایک بوٹی کا نام ہندی لاطینی گجراتی تلنگی عربی فارسی وغیرہ میں درج کیا گیا ہے اس سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر شخص بذریعہ اس کتاب کے ہر ایک جڑی بوٹی اور درخت کو دیکھکر شناخت کر سکتا ہے۔ طبیبوں عطاروں دیگر اشخاص کے علاوہ یہ کتاب حوسوں کی جان ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ (عہ)

مخزن مفردات و مرکبات

(حصہ چہارم یعنی ضمیمہ حصہ اول)

جس میں مرکبات کے خلاصہ نسخے ہر قسم کے علاج معہ ہر قسم کے کشتہ جات اطریفل وغیرہ درج ہیں جو بڑے زور کثیر خرچ کرنے سے بنتے ہیں چھپکر تیار ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

خوانِ نعمتِ انگلستان جدید

یعنی ڈبل روٹی بسکٹ شیرمال بند وغیرہ پکانے کی ترکیب متن فن باورچی گیری وخانساماں گیری بازار دہتمہ مٹھائیات جس میں ہوٹل خانہ۔ مرغ و دام کھانے کے کروں کے متعلق کل باتیں درج ہیں ہوٹلوں کو صاف کرنا گاگ لگانا برف اور مکھن، دودھ وغیرہ رات تک خراب ہونے دینا حالانکہ تیتر۔ خرگوش۔ بھیڑ بکری گائے کا پالنا اور اسکی خوراک اور کباب بنانا مفصل درج الغرض یہ نادر الوجود کتاب فن خانساماں گیری کے لائق اور مستند کتاب ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

کیمیائے عشرت معروف بہ تریاقِ باہ

یہ کتاب بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانے کی اپنے رنگ کی ایک کتاب ہے اس میں اول سے آخر تک باہ کے ہزاروں نسخے درج ہیں یہ کتاب اپنی خوبیوں کے باعث ہزاروں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں جلد خرید یئے۔ ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ ر)

مخزن الادویہ انگریزی معہ خواص الادویہ

یہ وہ نادر اور نایاب کتاب ہے جس کا رکھنا ہر شخص کنبہ دار اور حکیم و عطار کو بھی ضروری ہے۔ اس میں تمام ادویات انگریزی کا خواص اور ترکیب استعمال ادویہ اور اس بات کا مشرح بیان ہو کہ فلاں دوا فلاں چیز سے بنائی جاتی ہے۔ آجتک کوئی کتاب ایسی اردو میں طبع نہیں ہوئی تھی جس سے ادویہ انگریزی کا حال معلوم ہو سکے۔ قیمت (عہ ر)

مطب میر حسن کلاں

آج تک ایسی کوئی کتاب کہ جس کو دیکھکر ناواقف آدمی بھی مثل حکیم حاذق کے علاج کر سکے اردو میں طبع نہ ہوئی تھی اس نادر کتاب میں تمام مرضوں کے نسخے لکھے گئے ہیں جب کسی مرض کا علاج کیا جاوے۔ تو ممکن نہیں کہ اس مرض کو فائدہ نہ ہو۔ یہ کتاب بڑے بڑے بادشاہی اطبا کے ہاں ملتی تھی۔ قیمت تین روپے (سے)

اکسیر اسپ

یہ کتاب بھی گھوڑوں کے علاج میں لاجواب ہے۔ گھوڑوں کے تمام امراض مطب وحیوانات کی شناخت اس خوبی سے بیان کی ہے کہ ہزاروں کو اسنے کامل استاد اور سلوتری بنا دیا ہے۔ جن نسخوں کو لوگ ہزاروں روپے لیکر بتاتے تھے وہ اس کتاب میں سینکڑوں درج ہیں۔ یہ کتاب رؤسائے والاشان کے لائق ہے قیمت دو روپے (عہ)

مجربات باہ

ایک ایسی نایاب کتاب جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے باہ کے نسخوں کو اور بوڑھوں کو اس سے زیادہ بیکار ان مستند اور فائدہ بخش کتاب نہیں مل سکتی جس میں ادویہ کے جملہ اقسام مثل نوشدارو اطریفل جوارشن حلوے حبوب خمیرے دوا روغن، سفوف، شربت، طلا، عرق، الونیا البوب، معجونات مفرحات، مربجات ماءاللحم وغیرہ مرکبات باہ کے ایسے ایسے مجرب اور قدیم وصحیح نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ کہ جن کی بدولت

ہزاروں نامراد اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ اعضائے رئیسہ کے جملہ عوارض کا علیحدہ علیحدہ فصلوں میں بیان ہے قیمت فی جلد دو روپے (عہ ر)

گنج قارون یا ماہر فن معلم

اگر آپ صرف ایک روپیہ خرچ کرکے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ صنعت و حرفت کے متعلق ایسی مفید اور مستند کتاب آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی اس کتاب کی برکت سے ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی ہر ایک علم و ہنر میں بغیر مدد استاد کے ماہر ہو سکتا ہے اور ہزاروں روپیہ کما سکتا ہے۔ مختصر فہرست مضامین۔ بال اڑانے کا صابن بنانے کی ترکیب بلا آمیزش چربی ہر قسم کی ادویات اور پھولوں کی روح عطر تیل بنانا گھڑی سازی فوٹوگرافی تار برقی کا کام پریس کا کام گلٹ سازی کا کام ابلا بیٹری اور بذریعہ بیٹری ہر قسم کا سوڈا واٹر بنانا گیس کی روشنی پیدا کرنا۔ ربڑ کی مہر بنانا کاغذ اور بلاٹنگ پیپر بنانا موم بتی دیا سلائی بنانے کی آسان ترکیب ڈبل روٹی بسکٹ بنانا تار کے نیچے۔ چھتریاں بٹن وغیرہ گندھک کا فور نمک کے پیالے و گلاس بنانا۔ باب آخر میں نفیس اور مجرب بالمجرب نسخہ جات جن کو بلا مبالغہ اکسیر احمر کہہ سکتے ہیں سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کی اکسیر ہر قسم کے تمام سرمہ لگانے سے دور ہو جائیں پیٹ پر مرہم لگانے سے جلاب ہو جائے خضاب روغن کے منتظم تیل وغیرہ وغیرہ نرالی چیزیں

باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ علاوہ محصول

ہمدان طبیب

یہ وہی نادر کتاب ہے جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں دھوم مچا دی یہی وجہ ہے کہ صرف ایک سال میں دو ہزار جلدیں بک چکی ہیں اسمیں اعلیٰ کوک شاستر علم النساء رنگ رنگ کے کوک منجری مجربات بوعلی سینا و بشیر ایسی تمام کتابوں کا جوہر عورتوں کی قسمیں اور انکی شناخت حیض و حمل کے کل امراض کی پوری تشریح اور تیر بہدف علاج آجتک کی قدیم و جدید معلومات کا خزانہ مردوں کی تمام موذی بیماریاں مثلاً آتشک جریان۔ سوزاک سستی نامردی وغیرہ کے مجرب نسخے۔ ڈاکٹری یونانی اور ویدک۔ فقیری اور عطائی جو آجتک سینہ بسینہ چلے آتے تھے سینکڑوں روپے لیکر کوئی نہ بتلاتا تھا علاوہ اسکے بیس بیس بیماریوں کا ایک ہی نسخہ بال سیاہ کرنے کے کیمیائی خضاب اس کتاب کو خرید کر پورے حکیم بن جاؤ گے پھر کسی کتاب کو خریدنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ باوجود ان خوبیوں کے بھی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ)

یوگیشور یعنی روحانی معلم

اس کتاب میں علم یوگ کی تمام شاخوں کا مکمل بیان مثلاً مسمریزم۔ علم تسخیر۔ سرت شبدا گھور و دیا یعنی دو یا علم تصور۔ روشن ضمیری حاضرات جادو ہر ایک کی اصلیت سادہ اردو میں بیان کر دی ہے مختصر مضامین یہ ہیں۔

ملنے کا پتہ راجہ رام فارسی بک ڈپو دہلی محصول ڈاک بذمہ خریدار

یوگ کا لطف۔ یوگ کی عظمت یوگ کی دلچسپیاں یوگ کی کمالیت راز۔ یوگ ابھیاس راج یوگ کی آٹھ منزلیں۔ مسمریزم کے شعبہ سے یوگ کی آٹھ سدھیاں مسمریزم کا عمل اور مقناطیس بڑھانے کا طریقہ عمل تسخیر ہمزاد ایسی لاجواب کتاب آجتک تمام عالم میں طبع نہ ہوئی خود شناسی کا مجرب نسخہ علم غیب کا آئینہ جسکو دیکھتے ہی نئی روشنی والوں کی آنکھیں چوندھیا جائیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ (عـہ)

صابون سازی

اس میں صابون سازی کے تمام بھید بغیر کسی بخل کے کھول دئے ہیں جنکو پڑھکر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بغیر استاد کے گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ کما سکتا ہے کتاب میں سینکڑوں قسم کے انگریزی دیسی خالص اور میلدار رنگدار خوشبودار صابن بنانے کے نہایت آسان طریقے درج ہیں۔ جو جاہل سے جاہل اور گھر بیٹھے عورتیں بنا لی جاویں اور فوراً بکتا جاوے۔ خالص دیسی صابن بذریعہ آگ کی۔ چھٹا نہیہ کاسٹک سوڈا جو بغیر آگ دس منٹ میں تیار ہو جاوے۔ ملاوٹ شدہ صابون چالک صابون پیرسوپ، کاربالک، ارنڈی کا رنگدار خوشبودار موتیا کیوڑہ۔ نارنجی۔ گلابی، صندلی روزمرہ کے کام کا عام بکنے والا جو دن میں ہزاروں ٹکیاں بناؤ، بال صفا تین قسم کا ہر ایک تیل کا بنانا عمدہ وزن دار کرنا وغیرہ وغیرہ ہزاروں روپیہ کا نسخہ یعنی سرسوں کے تیل کو سفید اور ٹکوں کے تیل کو شہد کی سے بنانا وغیرہ درج ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عـہ/)

تجربات وزمن

یہ کتاب مصنف نے خاص اپنے تجربہ سے لکھی ہے ایک بھی نسخہ سنا سنایا درج نہیں کیا مختصر فہرست یہ ہے کہ پانچ منٹ میں بال سیاہ کرنے کا خضاب انگریزی و دیسی صابون بنانا بال اڑانیکا صابون عرق تیل بنانا دورو پے روز کمانے کا نسخہ بوٹ پالش جو ہزاروں روپیہ سالانہ کا بکتا ہے۔ خوشبودار سیر آیل چار کی سفری ٹکیاں دانتوں کا منجن بنانا۔ ربڑ پریس بنانا جس سے اشتہار وغیرہ جو مرضی ہو چھاپ لو۔ اس قسم کے بہت سے ہنر درج ہیں۔ قیمت چودہ آنے (۱۴/)

لطف زندگی (یا) رفیق ہمدم

جس نے اس کتاب کو پڑھ لیا گویا تمام دنیا کے کتب خانوں کی سیر کرلی۔ اور تمام دنیا کے رازوں سے واقف ہو گیا۔ اگر آپ کو سچے رفیق کی تلاش ہے جو ہر وقت دکھ سکھ میں آپ کا ساتھ دے یا اگر لطف زندگی اٹھانا چاہیں تو ضرور اس کتاب کو خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اس میں ہر ایک انسان کے مفید مطلب نصیحتیں عقلمندوں کے زریں اقوال بچوں کی تمام بیماریوں کے تیر بہدف نسخے تمام زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج دہاتوں کا کشتہ کرنا علاج بذریعہ پانی صنعت وحرفت کے متعلق اہم واقفیت بجلی کا پورا کام طبع سازی گھڑی سازی فوٹوگرافی علم

سر دو یا علم مسمریزم ہمزاد کو قابو میں لانے کی ترکیبیں جس کی چند روز مشق کرنے سے ہی انسان روشن ضمیر بن سکتا ہے۔ غرضکہ تمام ملکوں کی سیر گھر بیٹھے کر سکتا ہے۔ غرضکہ تمام خوبیاں پڑھنے سے ظاہر ہونگی۔ صفحات ۲۰۰ قیمت عہ/

دودہ اور اسکی حقیقت

ہر قسم کے دودہ کی تاثیر اور اسکے استعمال کے ٹھیک طریقے قیمت بارہ آنے (۱۲/)

رسالہ شطرنج

شطرنج کھیلنے کے شوقین کے لئے یہ رسالہ نہایت عمدہ ہے۔ جس میں نقشے دکھائے گئے ہیں۔ جو استادوں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکے۔ قیمت پانچ آنے (۵/)

کلید فوٹوگرافی

اس کتاب میں پوشیدہ باتیں بہت آسان عبارت میں ظاہر کر دی ہیں۔ سیکھنے کے لئے ایک ہفتہ کافی ہے بچے تک اسکو پڑھکر فوٹوگرافر بنینگے۔ قیمت چھ آنے (۶/)

تاش بتیسی ناٹک

اسمیں تاش کے وہ تماشے جو تماشہ گہر دہلی میں ہوئے تھے علاوہ اور بہت سے تماشے لکھے گئے ہیں جن کی خوبی بیان سے باہر ہے۔ اور ہر کھیل تماشہ کی تصویریں بھی ہر موقع پر بنا دی ہیں تاکہ ہر ایک کی سمجھ میں آجائے۔ قیمت چار آنے (۴/)

سری مد بھاگوت

مصنفہ منشی مکھن لال جی جسمیں ۲۴ اوتاروں کی کتھا اور سری کرشن جی کی تمام لیلاؤں کا مفصل حال درج ہے۔ جو نہایت عمدہ سلیس بھاکا زبان میں معہ تصاویر چھپی ہے۔ قیمت فی جلد پانچ روپیہ (للعہ/)

بھگوت گیتا اردو

اردو اشلوک مع سنسکرت اول اصلی سنسکرت ناگری حروف میں لکھکر پھر اسکے نیچے اردو حروف میں سنسکرت کو تحریر کرکے اور بعد میں اردو یعنی معنی درج کئے ہیں۔ اردو خوانوں کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایکروپیہ دو آنے (عہ/)

بھگتی ساگر

گرنتھ چرنداس جی مہاراج کا بنایا ہوا گیان بیراگ کا بھنڈار۔ پریم بھگتی کا ساز بھجن بہار نا وغیرہ زیادہ حال منگا کر دیکھنے سے سب معلوم ہو جاویگا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ (عہ/)

اے نیو سلیف انگلش ٹیچر

ہزاروں آدمیوں میں انگریزی گفتگو کرنے کا حوصلہ نہ ہوتا جو مطلب اظہار کرنے کے لئے برمحل الفاظ نہ ملتے ہوں جسکی وجہ سے دل کی دل میں رہ جاتی ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے جس سے روزانہ کی گفتگو اور دنیادی کاروبار جتنے ہیں بخوبی تمام کر سکتا ہے۔ نہ کسی استاد کی ضرورت نہ کسی سے الجھی صرف اسکے دیکھنے سے آپ تھوڑے عرصہ میں ایک اچھے انگریزی داں بن سکتے ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کہ مبتدی بھی نہایت آسانی سے پڑھ سکے لفظ انگریزی و تحریری دونوں

میں لکھے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)

علم مجلسی المعروف مجموعہ زندہ دلی

یہ کتاب آپ کو گویا ادیب حاضر جواب بنا دیگی بلکہ ہر معرکہ کا مرد اور ہر محفل کی زینت اور ہر جلسہ کو بارونق بنا دیگی۔ یہ کتاب آپ کی تحریر کو عجیب تقریر کو پر تاثیر اور ادائے مطلب کو دلپذیر بنا دیگی۔ علم مجلسی اپنی قسم کی سب سے پہلی کتاب ہے جو نئے مضامین نیا رنگ نئی شان اور نرالا ڈھنگ جذبات و خیالات کا دلچسپ آئینہ زندگی اور زندہ دلی کا مخزن علم مجلسی کا بیش بہا معدن شعر و سخن کا جوہر لطیف اور دل گداز حسن بیان کا دلکش پیرایہ اعلیٰ کاغذ اعلیٰ چھپائی قیمت حصہ اول ایک روپیہ (عہ/) حصہ دویم ایک روپیہ دو آنے حصہ سویم نو آنے حصہ چہارم آٹھ آنے (۸/)

رسالہ ہارمونیم ہر دو حصہ

(حصہ اول) یہ رسالہ سامنے رکھ لیجئے۔ اور ہارمونیم بجانا شروع کر دیں۔ ایک ہفتہ میں ضرور آجائیگا۔ اس قدر آسان طریقے چہ رنگ راگنیوں کے گانے کے وقت اور تار چڑھاؤ سروں کے نقشے گانے بجانے کے لائق مشہور غزلیں ٹھریاں دادرے تھیٹر کی چیزیں وغیرہ درج ہیں۔ قیمت حصہ اول ۶/ حصہ دویم قیمت ۸/

گلدستہ مجربات بوعلی سینا

معروف بہ راحت العاشقین علم و طب میں نایاب

کتاب ہے کہ جسکی دید کا ایک زمانہ مشتاق تھا شائقین یہ کتاب حکیم کامل بوعلی سینا اور دوسرے حاذق طبیبوں کی کتابوں سے انتخاب اور مجموعہ ہے۔ جسمیں عورتوں کی صفتیں اور قسمیں درج ہیں۔ اول میں طریق مباشرت کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے کیفیت مباشرت اور اس دوا کے فائدوں اور نقصانوں کا بیان اور کن عورتوں سے ہم صحبت ہونا چاہیئے۔ دیگر وہ دوائیں جن سے قوت مجامعت کو تقویت ہوتی ہے اور معجونیں مفرح اور جوارش اطریفل تیار کرنے کی ترکیبیں جو باہ کو تقویت دیتی ہیں۔ اور سرعت انزال کو رفع کرتی ہیں اور دیگر عجیب نسخہ جات جو بالوں کو دراز سیاہ اور گھونگر والے بنا دیتے ہیں اور چہرہ کو خوشرنگ اور دانتوں کو صاف و خوشبودار کرتے ہیں قیمت صرف بارہ آنے

تریاق استمنا

اس میں نامردوں مجلوقوں اور شکست آدمیوں کے لئے اول اسباب علامات بیان کر کے ایسے مجرب تیربہدف نسخے، طلا، معجونیں عجیب ضماد تحریر کئے ہیں جن کو اطبا لوگ اپنے سینہ میں پوشیدہ رکھتے تھے۔ اس کتاب کا ہر نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

اکسیر کشتہ ہر دو حصہ

طرح طرح کے کشتہ بنانے کی کتاب حصہ اول میں کشتوں کا بیان ہے یعنی سونا چاندی پارہ جست لوہا، ابرک، چینی، موتی، مونگا وغیرہ کی مجرب ترکیبیں درج کی گئیں ہیں جس سے ہر شخص آسانی سے تمام

نسخہ کا کشتہ تیار کر سکتا ہے۔ حصہ دوم میں تمام کشتوں انوپان یعنی ترکیب استعمال درج ہے۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ مکمل (عہ)

مخزن علاج حیوانی

مژدہ باد کہ اس کتاب کا زمینداروں اور کاشتکاروں کو عرصہ سے اشتیاق تھا جو لوگ مویشی پالتے ہیں ان کے واسطے از حد مفید ہے اسکے پڑھنے سے ہر شخص مویشیوں کے علاج معالجے میں واقفیت حاصل کرکے بخوبی علاج کر سکتا ہے۔ قیمت بارہ آنے ۱۲؍

تین دواؤں سے علاج

ایک ویدک ایک یونانی ایک ڈاکٹری گویا تین اکسیروں سے ہر شخص ہر جگہ کل امراض جسمانی، سرسری غدید دیرینہ کا علاج آسانی طریقہ استعمال سے بلا اندیشہ کر سکتا ہے یہ اکسیریں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں۔ جو جانتے ہیں۔ وہ وید رتن حاذق اور ایم ڈی کہلانے کے علاوہ دنیا کو کہار ہے ہیں زیادہ تعریف فضول ہے۔ قیمت ایکروپیہ۔ (عہ)

جوہر قسمت رسالہ الکیمیا (المعروف)

نام اکسیر الاکسیر ہفت گوہر

یہ کتاب جامع العلوم اکسیر ہے۔ مشرق و مغرب کے حکماؤں کے سینہ بسینہ کے اسرار علم کیمیا کی مخفی باتیں جو ہیر اہل روپیہ خرچ کرتے اور برسوں خوشامد کرکے پھر بھی بتسنہیں آتیں۔ پارہ کو کشتہ کرکے اکسیر بنانا جسکے کھانے سے اسّی برس کا بوڑھا نوجوان ہو جائیں

جام مراد یعنی پیالہ بنانا جسمیں پارہ ڈال کر آگ پر رکھنے سے چاندی ہو جائے ایسی دوا بنانا جو جذام برص والے کو اچھا کرے۔ نامرد کو مرد بنا دے الغرض سادہو سنیاسی جوگیوں کی چالیس سال محنت جانفشانی اور تجربہ کامل کے بعد محض بغرض فائدہ رسانی غربا کے یہ مستند ذخیرہ ہے۔ جو آج تک علمی دنیا کی نظروں سے پوشیدہ تھا قیمت عہ

تذکرہ اولیائے ہند

اس نادر الوجود اور مشہور کتاب میں تمام مشہور معروف سات سو اولیائے ہند کامل چشتیہ صابریہ، سہروردیہ، قادریہ نقشبندیہ کے حالات و کشف کرامات زبان اردو سلیس میں درج کئے گئے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے طبیعت سیر نہیں ہوتی قیمت - چار روپیہ عہ

انوار الاعجاز

جس میں حالات ولادت و رضاعت و سفر رسول خدا صلعم و معجزات سراپائے و معجزات خاص وہ ہیں معجزات جو نباتات و جمادات و حیوانات میں ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ معجزات شفا بخش مریضان عالم ملائکہ نہایت مشرح لکھے گئے ہیں۔ آخر میں اوصاف و شمائل آنحضرت کا تذکرہ ہے قیمت عہ

کاشف اسرار غیب

علم رمل کی وہ مستند کتاب ہے جس کے دیکھنے اور عمل کرنے سے ہر شخص دوسروں کے دل کی بات بتا سکتا ہے۔ اور مخفی سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ؍)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۳۰

تعداد اشاعت پانچ ہزار

ہر انگریزی ماہ کے دوئم ہفتہ میں شائع ہوتا ہے

ملک ہندوستان میں سب سے زیادہ کارآمد دلچسپ

اور سستا ماہواری جریدہ

دہلی

اڈیٹر

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ ۔ ممالک غیر سے سوا روپیہ

جملہ خط و کتابت بنام منیجر رسالہ بہادر دہلی ہونی چاہیے

(ہندوستان الیکٹرک پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا)

بہادر

جلد ۲ | بابت ماہ مارچ ۱۹۲۸ء | نمبر ۱۷

درازیٔ عمر کا راز

جب ہم اپنے بزرگوں کی بڑی عمروں کے حالات سنتے ہیں اور آجکل کی عمروں سے مقابلہ کرتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں اور ہم یقین نہیں کرتے کہ وہ اسقدر دراز عمر تک زندہ رہے ہونگے مگر جب ہم کسی بوڑھے کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی عمر دریافت کرتے ہیں جب وہ اپنی عمر سو سے دس سال اوپر بتلاتا ہے۔ تب ہم کو اپنے قدیم زمانہ کے بزرگوں کی بڑی عمر کا یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی ہمارے بزرگ بڑی بڑی عمر کے ہوتے ہونگے۔ مگر ہم اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے رستہ پر نہ چلکر اپنی عمر کو گھٹانے کے خود ذمہ دار ہیں۔ ہمارا کوئی کام باقاعدگی سے نہیں ہوتا۔ اور نہ ہمارے کھانے کا وقت مقرر ہے۔ اور نہ سونے کا وقت مقرر ہے۔ اور نہ تفریح طبع کا کوئی طریقہ ہے۔ اور نہ بیاہ کی عمر کا وقت مقرر ہے۔ اور نہ اولاد پیدا کرنیکا طریقہ جانتے ہیں۔ اور نہ ہم عمر کم کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں جیسے مکڑی اپنے منہ سے لار نکالکر جالا تنتی ہے اور خود اس جال میں پھنسکر مرجاتی ہے۔ اسی طرح سے ہم اپنی جلد موت کا باعث خود بنے ہیں اگر ہم سو سال سے زیادہ زندگی حاصل کرنا چاہیں۔ تو ہم کو کھانے۔ سونے۔ کام کاج کرنے اور بیاہ شادی وغیرہ کے وقت مقرر کرکے ان پر عمل کرنا چاہئے۔ تب ہماری عمریں دراز

ہو سکتی ہیں۔ ہمارے شاستروں میں لکھا ہے کہ ہر ایک کام اعتدال سے کرنے میں عمر بڑھتی ہے۔ اگر اعتدال سے بڑھکر کھایا جاوے یا عورت کی صحبت کی جاوے تو آدمی جلد بیمار ہو جاتا ہے۔ بیماری گھن کے مانند عمر کو گھٹا دیتی ہے اسلئے بیماری کو روکنا .... گویا عمر کو بڑھانا ہے۔ اور اعتدال پر عمل کرنا بیماری کو روکنا ہے آپ خود آزمایش کر کے دیکھ لیں۔ غذا جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ ایک دن زیادہ کھانے سے تمہارا پیٹ پھول جائیگا۔ اور کھٹی ڈکاریں آنے لگے گی۔ اور دستے ہونے لگے گی۔ اور بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاوینگی اور وقت پر علاج نہ ہونے سے ہیضہ تک ہونیکا احتمال ہے۔ اور آخر موت کا خوف بھی ہو سکتا ہے۔ اگر غذا بھوک سے ذرا کم کھائی جاوے............ تو پھر کسی بیماری کا اندیشہ نہیں رہتا ہے۔ آجکل چاروں طرف سے عیش و آرام کے سامان نظر آتے ہیں۔ یہ تمام زندگی کو کم کرنے والے ہیں اگر ہم اپنے تمام کاموں میں سادگی اور اعتدال کو مدنظر رکھیں.... اور صحت بخش غذا اور صاف پانی اور صاف لباس اور ہوادار مکان میں سادگی سے زندگی بسر کریں اور عیاشی سے پرہیز کیا جاوے۔ تو ہماری عمر زیادہ ہو سکتی ہیں۔

ہماری زندگی کو قایم رکھنے والی چند چیزیں ہیں۔ ہوا۔ پانی۔ اور غذا۔ لباس اور مکان اس میں اگر ایک چیز بھی خراب ہوگی تو ہماری صحت بگڑ جاوے گی۔ ہوا اگر خراب ہوگی تو فوراً بخار کا عارضہ ہو جاویگا۔ پانی خراب پیا یا غذا خراب کھائی تو ہاضمہ خراب ہوا اور بہت سی بیماریوں کا اندیشہ پیدا ہوا۔ لباس اور مکان خراب ہونے سے بھی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ ان پانچوں چیزوں کے علاوہ ورزش بھی ہماری صحت کو قایم رکھتی ہے۔ ورزش نہ کرنے سے کھایا ہوا ہضم نہیں ہوتا۔ جب غذا ہضم نہ ہوئی تو بیماری نزدیک ہے۔ اور ورزش نہ کرنے والوں کو اکثر دفعہ بواسیر ہو جایا کرتی ہے اس لئے صبح و شام کو ورزش کرنا بہت مفید ہے۔ یہ تو چند موٹی موٹی باتیں بتائی گئی ہیں۔ مگر ان کے علاوہ زندگی کے گھٹانے والے اور اسباب بھی ہیں مثلاً (۱) شراب نوشی (۲) زنا کاری (۳) حقہ سگرٹ وغیرہ کا پینا (۴) چرس افیون اور دیگر منشی چیزوں وغیرہ کا استعمال کرنا۔ (۵) بری صحبت میں بیٹھنا۔ مذکورہ بالا پانچ چیزیں زندگی کے لئے زہر قاتل ہیں۔ شراب نوشی سے آپ نے کئی دفعہ موت کی وارداتیں سنی ہوگی۔

ہو سگریٹ نوشی سے تپ دق ہو جاتا ہے۔ اور جلد زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چرس
اور افیون سے آدمی پاگل ہو جاتا ہے اور جلد مر جاتا ہے۔ زناکاری سے منی بدن سے
خشک ہو کر زندگی کو تباہ کر دیتی ہے ...... آدمی عیب کرنے سیکھ جاتا ہو
اور آخرکار آتشک وغیرہ کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر راہے ملک عدم ہو جاتا ہے آجکل
ہمارے ملک کی حالت بہت گر گئی ہے سب لوگ اپنی عمر کے درخت کی جڑ اپنے ہاتھوں
سے کاٹ رہے ہیں۔ اور شکایت زمانہ کی کرتے ہیں۔ والدین جو اپنے بچوں کی شادیاں
چھوٹی عمر میں کراتے ہیں۔ وہ اپنی اولاد کے جانی دشمن ہیں۔ بلکہ اپنے خاندان کی جڑ کاٹنے
والے ہیں آجکل جو چھوٹی عمر کی بدھواؤں اور رنڈیوں کی زیادہ تعداد معلوم ہوتی
ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ ہم اپنے بزرگوں اور شاستروں پر عمل نہ کرنے سے دن بدن
گرتے چلے جاتے ہیں۔ نتیجہ دیکھتے ہوتے بھی پھر راہ راست پر نہیں چلتے اے
ایشور! تو ہم کو عقل دے۔ جس سے ہم اپنے برے بھلے کی تمیز کر سکیں۔

درازی حیات کا سبب

مسٹر ادرتنگ فنگ ایک نہایت دیرینہ سال بزرگ
ہیں۔ جو یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ میں چین کی طرف سے بحیثیت سفیر کام کرتے ہیں وہاں ایک
شخص نے ان سے ایک سوال کیا .... اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ کے اتنے دنوں تک زندہ رہنے
کا سبب کیا ہے۔ اور آپ کیا غذا کھاتے ہیں۔ اس کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا تھا۔ اس کا ترجمہ
حسب ذیل ہے۔)

آپ کے خط کے جواب میں میں بہت اختصار سے کام لونگا میری خورش کے متعلق..
..... صرف چند باتیں ہیں جو آپ کو ذہن نشین کرنی چاہیے۔

(۱) میں صبح کو نہ ناشتہ کرتا ہوں اور نہ شام کو ٹفن کھاتا ہوں۔ دن رات میں صرف
دو دفعہ کھانا کھایا کرتا ہوں (۲) میں کسی طرح کا گوشت نہیں کھاتا۔ میری خوراک چاول اور گیہوں
کی روٹی ہے۔ سبزی ترکاری اور تازہ پھل پھول بھی اسمیں شامل رہتا ہے۔ (۳) قہوہ۔ کوکو۔ چائے
شراب۔ مصالحہ دار اور روغنی غذا سے مجھ کو ہمیشہ پرہیز رہتا ہے (۴) میں نمک بھی استعمال نہیں کرتا
کیونکہ نمک ہڈیوں کو گلا دیتا ہے (۵) اور میں ہر ایک لقمہ کو چبا چبا کر کھاتا ہوں اور نگلنے سے پہلے
اسے خوب باریک کر لیتا ہوں (۶) کھاتے وقت میں پانی نہیں پیتا۔ بلکہ کھانیکے بعد ایک دو گھنٹہ
پیچھے پانی پیتا ہوں (۷) میں لمبی اور گہری سانس لینے کا شغل کیا کرتا ہوں اور (۸) کچھ تھوڑی بہت
ورزش کر لیتا ہوں۔ (باقی آئندہ)

نوٹ

پنجاب میں چند ماہ سے بناسپتی گھی کے خلاف زبردست جدوجہد جاری ہے اور ہر ایک شخص کو اس امر کا یقین ہو چکا ہے۔ کہ اس گھی کا استعمال صحت کے لئے سخت مضر ہے اور ڈاکٹروں نے بھی اس گھی کا امتحان کر کے اس کو ناقابل استعمال قرار دیا ہے۔ مگر اس کی روک تھام کی کوئی صورت نہ تھی۔ آخر میونسپلٹیوں نے اس کے انسداد کی طرف توجہ کی۔ کئی ایک مقامات کی میونسپلٹیوں نے اس گھی کی درآمد پر چالیس فیصدی محصول لگایا تاکہ اس کی فروخت میں کمی واقع ہو سکے۔ اب یہ خبر نہایت خوشی سے پڑھی جائیگی۔ کہ لاہور کی میونسپل کمیٹی نے بھی بناسپتی گھی پر اب چالیس فی صدی محصول لگا دیا ہے اس کے علاوہ ہر ایک سوداگر گھی کو کمیٹی سے لائسنس حاصل کرنا ہوگا۔ اور اپنی دکان پر بورڈ لگانا ہوگا۔

میونسپل کمیٹی لاہور کی اس قابل قدر کاروائی پر ہم اس کے ارکان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اس تجویز سے اب اتنا فائدہ تو ضرور پہنچیگا کہ کوئی بھی دوکاندار بناسپتی گھی کو خالص گھی کے نرخ پر فروخت نہ کر سکیگا اور نہ ہی وہ کسی خریدار کو یہ دھوکہ دینے کی جرأت کریگا کہ وہ خالص گھی بیچتا ہے۔ ہماری رائے میں اگر ہندوستانی دوکاندار اس امر کا احساس کریں۔ کہ وہ محض خالص گھی ہی فروخت کریں گے۔ تو اس میں کچھ شک نہیں کہ بناسپتی گھی کی فروخت بہت جلد بند ہو سکتی ہے۔

سلافونیا کے ایک قصبہ کی خبر ہے۔ کہ وہاں ایک بوڑھے آدمی کا انتقال ہو گیا متوفی کے رشتہ داروں کو کسی نے یہ کہدیا کہ جنوبی سردیہ میں ایک شخص مردوں کو زندہ کر دیتا ہے، یہ سنتے ہی متوفی کے رشتہ داروں نے نعش چھپا دی اور تار کے ذریعہ سے اس آدمی کو بلایا۔ جو مردوں کو زندہ کرتا تھا یہ ایک ۰۵ سالہ گنڈریہ تھا۔ آیا اور مردہ کو زندہ کر دینے کا دعوے کیا لیکن پولیس والوں نے متوفی کے رشتہ داروں کو نعش دفن کرنے پر مجبور کیا۔ اس پر اس گنڈریہ نے پولیس کو ایک کاپی دکھائی جس پر ۲۰ خاندانوں نے حلف اٹھا کر لکھا ہوا تھا۔ کہ یہ شخص واقعی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔

اخبارات کئی سال سے حکام ریلوے کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ ریلوے کا کرایہ کم کر دیا جائے اور خصوصاً تیسرے درجہ کا کرایہ کم کیا جائے۔ کیونکہ ہندوستانیوں کی کثیر تعداد اسی درجہ میں سفر کیا کرتی ہے اور اعداد و شمار سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ ہر سال تیسرے درجہ کے سفر کرنے والے مسافروں سے ہی محکمہ ریلوے کو زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کچھ تو کرایہ کی زیادتی اور کچھ تیسرے درجہ کے مسافروں کو بعض تکالیف نے لاریوں کا خطرناک سفر اختیار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ مگر اب ہمیں یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ریلوے بورڈ کی طرف سے آئندہ سال کے بجٹ میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سرکاری ریلوے لائنوں پر تھرڈ کلاس کا کرایہ کم کر دیا گیا ہے چنانچہ آئندہ کے لئے اس کرایہ میں پچاس میل سے زیادہ سفر کرنے پر نصف پائی فی میل کرایا کم کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پارسلوں اور سامان کے کرایہ میں بھی ۱۵ فی صدی کمی کر دی گئی ہے محکمہ ریلوے کی یہ کارروائی واقعی قابل تعریف ہے اور ہمیں امید ہے کہ تمام ہندوستانی اس خبر کو پڑھ کر خوش ہونگے لیکن ہم محکمہ ریلوے سے اتنا اور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ پچاس میل کی شرط اڑا دی جائے تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ غریب مسافر بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو پچاس میل سے کم سفر کرتے ہیں۔ تاہم محکمہ ریلوے کی یہ رعایت بھی ہر طرح سے موجب اطمینان ہے۔

ہندوستان یوں تو پہلے ہی ایک غریب ملک ہے۔ جس میں لاکھوں انسان ایسے بستے ہیں کہ جنہیں دونوں وقت پیٹ بھر کھانا میسر نہیں ہوتا۔ اور جو برائے نام کپڑے پہنتے اور تنگ و تاریک مکانات میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر جب کبھی بدقسمتی سے ہندوستان کے کسی حصہ میں قحط کی وبا نازل ہوتی ہے تو اس علاقہ کے بندگان خدا کو واقعی موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حال ہی بابو امباش چندر باسو سکرٹری قحط ریلیف کمیٹی بلور گھاٹ (دیناج پور) نے جہاں پر کہ آج کل قحط پھیلا ہوا ہے۔ اس قحط زدہ علاقہ کے چشم دید حالات لکھے ہیں۔ آپ کا بیان ہے کہ وہاں بہت کم ایسے لوگ ہیں کہ جنہیں ایک وقت کھانا میسر ہوتا ہو مگر ایسے لوگ بکثرت ہیں کہ جنہیں کئی روز تک کھانے کو کچھ نہیں ملا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے فاقہ کش بچہ کی آہ و زاری سنکر دیوانہ ہوگئی اس کے دو لڑکوں اور پانچ لڑکیوں کو کھانے کو

کچھ نہ ملا تھا اس نے اپنے ننھے بچہ کو تالاب میں پھینکدیا جب لوگ اسے نکالنے لگے تو اس نے یہ کہکر انکو روکنا چاہا۔ کہ اگر وہ بچ گیا تو اسے کھانے کو کون دیگا۔ مگر لوگوں نے بچہ کو بچا لیا۔ اس واقعہ سے بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کی قحط کے ایام میں کیا حالت ہوتی ہے۔ بچہ ماں کے لئے ایک ایسی انمول چیز ہے۔ کہ جسے وہ دنیا کی دولت کے بدلے میں بھی دینے کو رضامند نہیں ہوتی۔ مگر قحط اور مفلسی کی مصیبت سے تنگ آکر ماں کا نازک دل بھی پتھر بن جاتا ہے۔ تمام ہندوستانیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کی جو ایسی ناگہانی مصائب میں گرفتار ہوں۔ دل کھولکر مدد کیا کریں۔ تاکہ اس قسم کے اندوہناک واقعات ظہور میں نہ آئیں۔

سنہ ۱۹۲۲ء سے حکومت ہند نے پوسٹیج بڑھا رکھا ہے ایک پیسہ کے کارڈ کی بجائے دو پیسہ کا کارڈ رائج ہے۔ اسی طرح سے لفافہ کی قیمت بھی دوگنی کی گئی ہے۔ نیز پہلے معمولی تار ۸؍ پر لگا کرتے تھے۔ بعد ازاں چھ آنے شروع ہوئے اب ۱۲؍ سے کم میں تار نہیں جا سکتا ہے یہ وہ جملہ دقتیں ہیں جن کا شدید اور ناقابل برداشت اثر غربا اور متوسط الحال طبقہ کی نچلی جماعتوں پر پڑا ہے۔ جس طرح ریلوے بورڈ نے تیسرے درجہ کے کرایہ میں کمی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اسے کاش سر باسل بلیکٹ مشیر مال حکومت ہند ہندوستان سے رخصت ہوتے ہوئے پسندیدہ یادگار چھوڑ جائیں کہ پھر سے تار اور ڈاک کی وہی پرانی شرح رائج کی جائے اگر ایسا ہو تو ہندوستان کی غریب اور مفلوک الحال رعایا لارڈ ارون بہادر اور سر باسل بلیکٹ کی بے حد ممنون احسان ہوگی۔ اور ہم یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کے لئے ......

ڈیالوڈ امریکہ، کپتان کیمبل نے اپنی نیپئر کیمبل "بلیو برڈ" موٹر سے دنیا میں تیز رفتاری کا ایک ریکارڈ ثابت کر دیا ہے۔ آپ کی موٹر کی رفتار کی اوسط ۲۰۶ میل فی گھنٹہ تھی جب کپتان موٹر چلا رہے تھے۔ اسوقت بڑی تند ہوا چل رہی تھی آپ نے زیادہ سے زیادہ ۲۱۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر چلائی جب موٹر ۲۱۰ میل کی رفتار سے بمقابلہ دوڑ رہی تھی۔ اسوقت موٹر الٹ گئی مگر فوراً معمولی حالت پر آگئی۔ کپتان کیمبل نے ایک ہزار پونڈ کا کپ حاصل کیا۔ اور سنہ ۱۹۲۳ء کے آخیر میں آپ کو دو ہزار پونڈ سالانہ انعام بھی ملیگا۔

برلن ۲۴ فروری ایک سن رسیدہ جرمن خاتون نے جرمن وزارت خارجہ سے درخواست کی ہے کہ اس کو ایسا موقعہ دیا جائے کہ وہ اعلیٰحضرت شہریار افغانستان

کی خدمت بابرکت میں ایک عرضی پیش کر سکے عرضی پیش کرنے والے معاملہ کی قدرے تفصیل یوں ہے کہ عرصہ تقریباً ایک سال کا ہوا ایک خوبصورت جرمن حسینہ لڑکی نے برلن میں ایک نوجوان افغان سوداگر نیاکو سے شادی کر لی تھی۔ اور اس کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ اسکے گھر افغانستان میں آگئی تھی۔ افغان سوداگر کا نام عبداللہ خان تھا جو ۱۹۲۵ء میں فوت ہو گیا بیوہ ہونیکے بعد جرمن خاتون کو جسکا نام مختار لاٹ خان تھا۔ یہ معلوم ہوا کہ افغانستان کے رواج کے مطابق اس پر اور اس کے بچوں پر اُسکے دیور یعنی مرحوم شوہر کے بھائی کا حق ہو گیا ہے۔ اور اسی طرح جو کچھ مال و متاع اس کے شوہر نے چھوڑا تھا۔ وہ بھی اسکے دیور کی ملکیت ہو گیا ہے حسینہ اس پر بہت سٹ پٹائی اور اس نے تیسری بیوی بنکر اپنے دیور کے گھر رہنا منظور نہ کیا۔ چنانچہ دیور صاحب نے یہ حرکت کی کہ اس کو فروخت کر دینا چاہا۔ اس موقعہ پر جرمن قنصلخانہ نے مداخلت کی اور اعلیحضرت تاجدار افغانستان نے بالآخر جرمن خاتون کو اجازت دیدی کہ وہ اگر چاہے تو یورپ کو واپس جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے تینوں بچوں کو افغانستان میں چھوڑ جائے مامتا کی ماری مختار لاٹ خان ایسا کیونکر کر سکتی تھی اس لئے وہ غریب کابل ہی میں رہنے لگی۔

اب یہ عورت کابل سے اپنی والدہ کو جو برلن میں ہے نہایت درد بھرے خطوط لکھتی ہے۔ اور مقصد یہ ہے کہ کسی طرح جرمن گورنمنٹ کی معرفت اس کو اپنے بچے ساتھ لانے کی اجازت ہو جائے جس نے درخواست پیش کرنے کی اجازت مانگی ہے وہ اسی عورت مختار لاٹ خان کی والدہ ہے۔

چاند اس نام کا ماہواری رسالہ لاہور سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس کے مدیر علم و ادب کے آسمان کے درخشاں ستارے ہیں۔ اسوقت فروری کا رسالہ ہماری میز پر ہے مضامین نظم و نثر نہایت اعلیٰ پایہ کے ہیں۔ واقعی ادبی دنیا میں اس رسالہ سے انقلاب عظیم پیدا ہوگا۔ بلحاظ لکھائی چھپائی عمدگی کا غذ و بیش قیمت مضامین الذان ہے اسکی پولیسی فاضل ایڈیٹر کے الفاظ میں صلح کل ہے۔ صلح و آشتی کا پیغامبر ہے۔ اس کے اجرا کا مقصد ملک کی علمی۔ ادبی۔ اخلاقی و روحانی ضرورت ہے۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے۔ ملنے کا پتہ

دفتر رسالہ چاند۔ چونی منڈی لاہور

ہندو مسلم نفاق کا جنازہ
میاں بیوی نئے فیشن میں
میم صاحبہ کا لباس
ملاحظہ فرمائیے
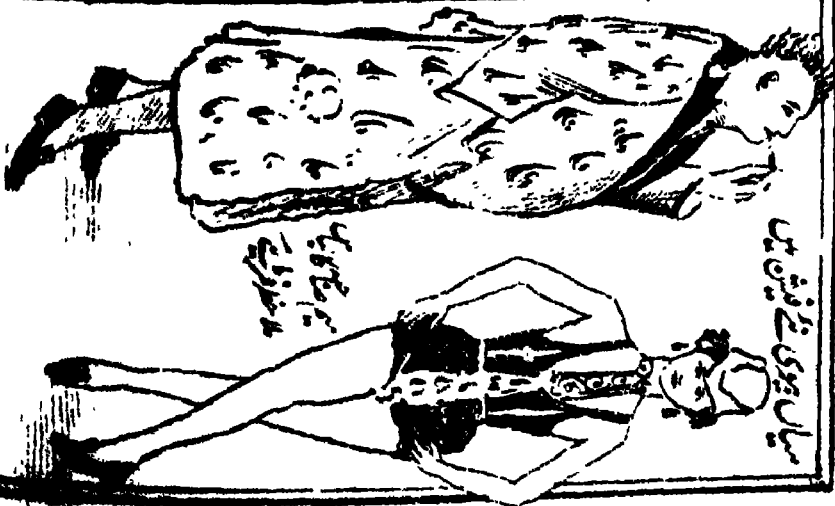
فضول خرچی

(از احمد جہاں بیگم ... صاحبہ بنت غلام رسول صاحب ... مرحوم ...)

فضول خرچی جیسی کچھ علت ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے بھائی جان بوجھکر اس بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور جس کسی کو اسکی چاٹ لگ جاتی ہے بس سمجھنا چاہئے کہ اس کی مٹی پلید ہو گئی۔

باوجودیکہ ہم کئی ایک مثالیں فضول خرچی کے بُرے نتائج دیکھتے ہیں مگر اپنی اس چال کو ہرگز نہیں چھوڑتے اور چھوڑینگے کیونکر جبکہ سارے ملک میں ہوا ہی اس قسم کی چل رہی ہے جہاں ڈگری حاصل کی تو یہ ڈگری کا ہیکڑا اسکول میں شریک ہوتے ہی رنگ ڈھنگ ہی بدل جاتا ہے۔ یعنی پورے جنٹلمین ہو جاتے ہیں جب تک سوٹ بوٹ نہ ہو اسکول ہی نہیں جاتے۔ بیچارے والدین ہیں کہ اپنی اولاد کی خوشنودی کے لئے پہلے تو انکی مرضی کے موافق جمع شدہ رقم صرف کر کر سوٹ وغیرہ وغیرہ تیار کر دیتے ہیں لیکن یہاں تو نت نئی فرمائشات ہوتی رہتی ہیں کبھی تو صابن کبھی کنگھی برش کبھی یہ تو کبھی وہ۔ اور روزانہ سلور کاٹ سیزرس کے پیکٹ چاہئیں غرض بیچارے ماں باپ بھی تنگ آجاتے ہیں مگر کرینگے کیا۔ فرزند ارجمند کے غصہ کے ڈر سے ادھر اُدھر سے قرض وغیرہ کرا کرکے روپیہ حاصل کرتے ہیں۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ اس سوٹ سے فائدہ ہی کیا ہے۔

ہندوستانی لباس

بلا مبالغہ پندرہ روپیہ میں اچھی طرح تیار ہو سکتا ہے مگر محض اس خیال سے کہ کوٹ پتلون پہننا سگریٹ پینا آج کل فیشن میں داخل ہے اس لئے پندرہ کی جگہ پچیس بلکہ تیس خرچ کر دینا فضول اصراف نہیں تو کیا ہے۔ اگر آپ وہی دس پندرہ روپیہ کسی غریب کو عنایت فرماتے تو انکے کئی کام بنجاتے۔ اچھا صاحب! سگریٹ نوشی سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کا جواب بھی شاید یہی ہوگا کہ فیشن ہے۔ اگر آپ کسی حکیم یا ڈاکٹر سے دریافت فرمائیں گے تو وہ یہی کہیگا کہ سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اب آپ ہی انصاف فرمائے

کہ یہ سب فضول خرچی نہیں تو کیا ہے؟ ان معدودے اصحاب جو سگریٹ نوش فرماتے ہیں، معافی کا خواستگار ہوں، کیونکہ میں محض ایک دوستانہ طریقے سے آپ صاحبان کو یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ فضول خرچی نہایت ہی بری بلا ہے۔ جو اکثر خاندانوں کی تباہی کا باعث ہوئی ہے۔ اکثر شادی بیاہ کے مواقع پر اس قدر فضول اسراف ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ جائدادیں فروخت کی جاتی ہیں۔ ساہوکاروں سے ہزارہا روپے کے قرضے لئے جاتے ہیں۔ بیاہ کی خوشی میں تو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن جب مقروض خواہ سر پر آکھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ ہاں فضول خرچی بھی کچھ ..... ہے"

معزز بھائیو! آپ فضول خرچی سے صرف ایک طریقے سے نجات پا سکتے ہیں۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ ملک کے سچے رہنماؤں کا کہنا مانیں تو آپ یقینی دولتمند ہو سکتے ہیں۔ دولتمند سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کے پاس یکلخت سینکڑوں روپیہ جمع ہو جائیں گے بلکہ آپ کے پاس کافی تعداد میں رقم بچ جائے گی اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا نہ پڑے گا۔ گذشتہ زمانہ کے لوگ موجودہ زمانہ کے لوگوں سے زیادہ دولتمند ہوتے تھے وہ کسی سے قرض لینا معیوب جانتے تھے۔ یوں تو اچھے برے جب بھی تھے اور اب بھی ہیں لیکن اس زمانہ میں آرائشی چیزوں کے لئے روپیہ ضائع نہیں کیا جاتا تھا بلکہ اچھے کاموں میں لگایا جاتا تھا اور اب انگریزوں کی جیبوں میں بھرا جاتا ہے۔

اب اگر یہ سوال پیدا ہو کہ چونکہ انگریز ترقی کر رہے ہیں اور ترقی یافتہ اقوام کی تقلید کرنا خود کیلئے بھی باعث ترقی ہوتا ہے تو میں ان اصحاب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ

اندھی تقلید

سے کوئی قوم ہرگز ترقی نہیں کر سکتی۔ اگر آپ اپنی قوم کو ترقی دینا چاہتے ہیں تو ترقی یافتہ اقوام کے اچھے صفات حاصل کیجئے نہ کہ برے صفات۔ ان کا (ترقی یافتہ اقوام) لباس اختیار کرنا فضول اسراف کرنا ان سے آپ اپنی قوم کو ترقی کے اعلیٰ زینہ پر نہیں پہونچا سکتے۔ آپ اپنی قوم کو اسوقت دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں شامل کر سکتے ہیں جب آپ اپنے دل میں اپنی قوم کا درد محسوس کرینگے اور ایثار سے کام لینگے۔

غرض میری آخری عرض آپ صاحبین سے یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے اپنے آپ کو فضول اسراف سے بچائیں

۱۔ "اکسیر قوت باہ ہمایونی"

بہمن سفید۔ تودری سفید۔ تودری سرخ۔ بیجبند۔ اسگندھ ناگوری۔ بوزیدان۔ تخم پیاز۔ تخم گاجر۔ تخم ہلیون۔ مغز چلغوزہ۔ بہمن سرخ۔ چو الشاقی۔ طباشیر سفید۔ دانہ الائچی خورد۔ ثعلب مصری۔ چو بچینی۔ دار چینی۔ کباب چینی۔ بادام شیریں۔ بیجبند۔ برگ گاؤزبان۔ گوند کتیرا۔ موصلی سفید۔ تودری سفید۔ ست سلاجیت۔ مغز تخم تمر ہندی۔ تالمکہانہ۔ گوند ببول۔ مغز بادام۔ جوز بوا۔ ست گلو۔ عاقر قرحا۔ سنبل الطیب۔ ست سلاجیت۔ ہیرا کسیس ۲ ماشہ۔ اکسیر نقرہ ۲ تولہ۔ شکر تری ۱۲۔ تولہ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ ۶۔ ۶ ماشہ کی ایک ایک خوراک صبح و شام نیم گرم سیر دودھ گاؤ یا پختہ کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایام استعمال میں بیجا مرچ۔ گڑ۔ تیل۔ کھٹائی۔ مچھلی۔ شراب وغیرہ گرم اور تیز اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ خوراک حلوہ۔ انڈا۔ شوربا یخنی۔ کھیر۔ زردہ۔ دودھ گھی۔ دہی وغیرہ زیادہ استعمال کریں۔ چالیس یوم کے متواتر استعمال سے منی کافی مغلظ اور مضبوط ہو کر کافی تعداد میں پیدا ہونے لگے گی جو خواہش جماع کو معمول سے زیادہ برانگیختہ کریگی اور اگر جسم میں جمع کی جاویگی۔ تو شہ زوری کا لطف دکھلائیگی۔ جن لوگوں کی منی پانی کی مانند پتلی ہو کر وقت خواب یا پیشاب بہنے لگی ہو۔ یا وقت ضرورت پہ دیر تک نہ ٹھہرتی ہو۔ وہ اسکو استعمال کرکے ان علتوں سے رہائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نہایت شوق کے ساتھ لکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ میرا ۲۰ سالہ تجربہ اسکا شاہد ہے کہ "اکسیر قوت باہ ہمایونی" جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ پیشاب کے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت کا نکلنا وغیرہ منی کی جملہ خرابیوں کو جڑ سے دور کرکے قوت مردمی کا معاون ہوتا اور جسم میں تروتازگی و فربہی لاتا اور چہرہ کو مثل لعل بدخشاں سرخ کرتا ہے۔ بنا کر فائدہ اٹھاویں۔

۲۔ "اکسیر نقرہ خاندانی"

ورق نقرہ چھ ماشہ۔ کہربا شمعی۔ صدف مروارید۔ شاخ مرجان۔ بسد احمر ہر ایک ۴۔ ماشہ۔ ان پانچوں ادویہ کو سیاہ پختہ کھرل میں ڈالکر باریک پیسیں۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا عرق کیوڑہ اور عرق گلاب ڈالکر گھوٹنا شروع کریں یہاں تک کہ تین تین تولہ جذب ہو جاویں۔ اور کھرل کرتے کرتے دوا مانند سرمہ کے باریک اور خشک ہو جاوے بس اسی کا نام "اکسیر نقرہ" ہے جو "اکسیر قوت باہ ہمایونی" میں پڑتا ہے اس کے علاوہ دل دھڑکن وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے۔

۳۔ "تریاق پڑوال ہمایونی" ناظرین آجکل پڑبال نے بہت سے اصحاب کو تنگ کر رکھا ہے جس کی وجہ سے ان اصحاب کی نظر بھی کمزور ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ حضرات ہمیشہ پڑبال کا علاج کراتے کراتے تھک گئے بجز آگئے۔ لیکن آج میں اپنے تجربہ کا کمال نسخہ آپ حضرات کی خاطر رسالہ بہادر میں درج کروا رہا ہوں جو کہ ہمیشہ دواخانہ سے تیار ہو کر "تریاق پڑبال ہمایونی" کے نام سے فروخت ہوتا رہتا ہے۔

نسخہ کیچلی سیاہ سانپ ۲ ماشہ چیونٹی کے پر ۲ ماشہ۔ بال عورت ۲ ماشہ تیل سرسوں ۲ قطرہ سکورہ ایک عدد۔ تیل کے سوا سب کو سکورہ میں بند کر کے پانچ چھ اپلہ کی آگ لگا دیں جب جل کر راکھ ہو جاوے تو راکھ کو بحفاظت تمام سکورہ سے نکال کر چینی کی پیالی میں ڈال کر تیل سرسوں خالص ۲ قطرے ملا کر خوب حل کریں۔ جب مثل کاجل ہو جاوے کسی بند ڈبیہ میں ڈال کر رکھیں۔ بوقت ضرورت اول موچنا سے پڑوال اکھاڑ کر یہ "اکسیر پڑبال ہمایونی" موسوم بہ "تریاق پڑبال ہمایونی" لگا دیں اور ہر ہفتہ میں ایک دفعہ بال اکھاڑ کر یہ کاجل لگایا کریں انشاء اللہ دو تین ہفتہ میں کلی صحت ہوگی۔ پرہیز گرم خشک اشیاء مثل دال مسور۔ پیاز۔ تھوم۔ اچار ترشی وغیرہ۔ غذا روغنی دودھ چاول۔ گوشت وغیرہ استعمال کرا دیں۔ بعد از صحت نتیجہ سے ضرور اطلاع دیں۔

۴۔ "اکسیر معدہ ہمایونی" یہ صاف ظاہر ہے کہ انسانی جسم کا کل دارومدار معدہ پر ہے۔ تمام امراض معدہ کی خرابی ہی کے باعث ظہور پذیر ہوتی ہیں اس لئے ضروری ہے۔ کہ معدہ کی ہر طرح حفاظت کی جاوے اور اسے کمزور نہ ہونے دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے میں آپ صاحبان کی خاطر اپنا ایک خاص بیاض کا خاندانی نسخہ موسوم بہ "اکسیر معدہ ہمایونی" پیش کر رہا ہوں۔ تیار کر کے فائدہ اٹھا دیں۔ **صفت نسخہ** مرچ سیاہ۔ نوشادر۔ نمک سیاہ ہر ایک ۳ تولہ۔ ست پودینہ۔ ست اجوائن۔ مشک کافور ہر ایک ۲ ماشہ۔ ست لیموں ایک تولہ۔ تمام ادویہ کو نہایت باریک پیس کر بحفاظت رکھیں۔ جب کبھی ضرورت ہو۔ تو حسب ذیل امراض کیلئے دودھ یا پانی سے ایک چٹکی استعمال کریں۔ درد معدہ۔ درد پیٹ۔ کمزوری معدہ بدہضمی قبض۔ اسہال و پیچش۔ درد شکم متلی قے ہیضہ۔ اروغ ترش نزلہ۔ زکام۔ سردرد۔ ناک اور منہ کی بدبو۔ بخار ہر قسم میں نہایت مفید اکسیر ہے۔ ہمیشہ بنا کر پاس رکھیں۔

اُس بُت کی خداوندگر ہی کہ نہیں ہی!

(محمد حفیظ اللہ۔ حفیظ۔ ایس۔ آر۔ کے اکبرآبادی متعلم جیوتی ساوتری میواڑ)

میں کیسے کہوں مجھ پہ نظر ہے کہ نہیں ہے
خود تو ہی بتا رشک قمر ہے کہ نہیں ہے

آجاتی ہیں بے کار دریار سے آہیں!
اللہ دعاؤں میں اثر ہے کہ نہیں ہے

خود دیکھ لے خنجر سے میرا چیر کے پہلو
اس دل میں تیرا تیر نظر ہے کہ نہیں ہے

ہر وقت تفکر یہ رہا کرتا ہے دل کو
اس بت کی خداوندگر ہے کہ نہیں ہے

گن گن کے تھکا جاتا ہوں افلاک کے تارے
یارب شب ہجراں کی سحر ہے کہ نہیں ہے

جیسی کہ محبت میرے دل میں ہے کسی کی
اس بت پہ بھی کچھ اس کا اثر ہے کہ نہیں ہے

سر نیزہ پہ لٹکا کے وہ فرماتے ہیں مجھ سے
یہ نخل محبت کا ثمر ہے کہ نہیں ہے

کیوں تیغ و تبر ڈھونڈتا ہے قتل کو ظالم!
شمشیر تیری ترچھی نظر ہے کہ نہیں ہے

آئینہ میں منہ دیکھ کے وہ پوچھتے ہیں یوں!
دنیا میں کوئی مجھ سا بشر ہے کہ نہیں ہے

جس بت کی محبت میں حفیظ آپ ہیں بیتاب
اسباب کی کچھ اسکو خبر ہے کہ نہیں ہے

نامراد طاہرہ

(از ایم ۔ اے ۔ یو ۔ احسن قریشی سنبھلی)

آہ ۔ پیاری طاہرہ تو اب وہاں ہے جہاں میری فریاد کی صدائیں نارسا ۔ میرے نالوں کی آوازیں ناکام اور میرے آنسوؤں کے قطرے کم اثر ہیں ۔ آہ وہ دن اب خواب و خیال ہوگئے تجھ جیسی ناکام محبت جو کارگاہ ہستی کے لئے مایہ ناز تھی ۔ ایک خواب صبح پرور کی طرح آنکھوں سے غائب ہو چکی

طاہرہ ۔ دنیا تجھے فراموش کر چکی ۔ مگر میں تیری یاد میں برق آسا بیقرار اور ابر صفت اشکبار ہوں ۔ تیری سوانح حیات کا ایک ایک حرف آتشین میرے لوح دل پر منقش ، اور آویزاں ہو حسرتیں تیری بالیں پر نوحہ خواں ۔ ناکامیاں تیری خاک پر ماتم کناں ۔ بے کسی تیرے سوگ میں نالاں اور شمع پاس تیرے سرہانے سوزاں و گریاں ۔

تو نایاب تھی دنیا والوں نے تیری قدر نہ کی ۔ تیری ہستی کو نقش پا کی طرح مٹا دیا ۔ تیرے نازک دل کو کم قیمت آئینہ سمجھکر کچل ڈالا ۔ اور آہ ۔ تیری حسرتوں کا بیدردی سے خون بہا دیا ۔ آہ تو اب مجھ سے جدا ہو چکی ۔ اور کبھی یہ مضطرب آنکھیں تیرے افسردہ چہرہ کو نہ دیکھ سکیں گی ۔ مگر پیاری طاہرہ ۔ تیرا بیوفا اور بد شعار شوہر تیری سچی وفا پرستی کو آخری سانس تک بھی نہ بھولیگا ۔ اور اپنی بیوفائی اور بد شعاری پر ایک لمحہ بھی آنسو بہائے بغیر نہ رہیگا ۔

آہ ایک بار اور صرف ایک بار اپنا فلوں چہرہ پھر دکھلا جا ۔ آ ۔ طاہرہ میرے گلے سے لگجا ۔ میرے سینے سے سر لگا دے ۔ تاکہ ہم دونوں ملکر گذشتہ سنگ باریوں پر آنسو بہا لیں ۔

(۲) اسی غم و یاس کی حالت میں ایک دلفریب صبح کو جنگل کے ایک سر سبز میدان میں جا نکلا صحرا کی تازگی نسیم سحری کی اٹھکھیلیاں ۔ سبزہ کا اس انداز سے اگنا جس سے لاکھوں دلکش مناظر ہویدا تھے گوناگوں نیرنگیاں پیدا تھیں ۔ پودوں کی نرم و نازک ٹہنیاں جھک جھک کر بارگاہ عبودیت سجدہ نیاز ادا کر رہی تھیں ۔ طائران خوش الحان کی نغمہ سنجی سے تمام سبزہ زار ترنم بنا ہوا تھا ۔ کوہستانی ہوا کے نرم و گداز جھونکے پہاڑیوں کے برفانی آغوش میں کھیلتے پھر رہے تھے ۔ سرسبز کیاریاں

اور تازہ روشنیں شاداب تھیں۔ چمپا کی نازک ڈالیاں ہوا کی سنسناہٹ سے لہرا رہی تھیں۔ نرگس کی حسین آنکھیں بے باک۔ سرخ گل مہندی کے کٹورا گوں ساغر لبریز اور دامان مرغزار خوشنما پھولوں سے نکہت بیز تھا۔

اگر ایک طرف خوش نصیب بلبل پھولوں پر بیٹھی ہوئی اپنے دلکش نغموں سے ساکنان چمن کو محو دجد بنا رہی تھی تو دوسری طرف قمریاں آغوش شمشاد میں مزے لے لیکر خوش نصیبی اور بیدار بختی کی نغمہ سرائی میں مشغول مست و مدہوش کر رہی تھیں۔

غرضکہ دلفریب صحرا کی ہر چیز عقلوں کو حیران اور دلوں میں ہیجان پیدا کرنے کے لئے پوری طاقت کے ساتھ مصروف کار تھی۔

آہ کسقدر پر کیف آگئیں سحر تھی جسکا خمار میری آنکھوں میں موجود ہے۔ میں نے واپس ہونیکو قدم اٹھایا دفعتاً ہوا میں ایک شیریں سنسناہٹ محسوس ہوئی قدموں نے حرکت چھوڑ دی اور میں ایک گلاب کے درخت کے قریب بیٹھ گیا۔ عجب پر درد و غم ناک یہ آواز دور سے آ رہی تھی۔

اشعار

آہ میں جسگر فگار ہوں   درد سے بے قرار ہوں
میری حکایت الم ہو نہ سکی کبھی رقم   آپ کے عشق کی قسم جان پر تختۂ ستم
ہجر سے اب یہ حال ہے جان حزیں نڈھال ہے   زندگی اب وبال ہے جینا مرا محال ہے

حامل جان زار ہوں

درد سے بیقرار ہوں

آہ میں نہیں کہہ سکتا کہ آواز نے میرے دل پر کیا اثر کیا۔ بے اختیار آواز کی طرف بڑھنے لگا سنسان میدان میں ایک ٹیلہ سبز مخملی فرش سے مرصع صحرا کی رونق کو دو بالا کر رہا تھا جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ سبز فرش پر ایک حسن مجسم حسینہ سا اپنے پژمردہ رخسار پتھر پر ٹیکے ہوئے پڑی تھی۔ متواتر نغموں کی آلاپ سے اسکی پیشانی عرق آلود تھی۔ آنسو نرگسی چشم سے چھلک رہے تھے۔ اور کائنات کا ذرہ ذرہ اسی کے سریلے راگ کی صدائے بازگشت کے ہمراہ وجد کر رہا تھا۔ گانا ختم کرکے اس نے ایک سرد آہ کھینچی اور نظریں اٹھا کر سرسری طور پر جنگل کی جانب دیکھا۔ مجھے دھوکا ہوا کہ شاید غول بیابانی ہے۔ لیکن جس وقت کہ وہ خوش جمال چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آتا تھا، دل ہاتھوں اچھلتا تھا۔ قدرت کی صناعی و کاریگری پر ایک درجہ تعجب ہوتا تھا۔ سچ تو یہ ہے اس پری جمال کو قدرت

نے اپنے ہی ہاتھوں سے بنایا تھا۔ یہی خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی مجسم حسن کی دیوی یا ایک سایہ ہے جس نے اس بیابان میں اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔ میں نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔ آپ مناسب سمجھیں تو میں اپنے چند لمحے آپ کی خدمت میں صرف کروں؟

وہ ایک بے حس و حرکت مجسمہ کی طرح خاموش رہی۔ یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک تصویرِ حسن قایم ہے جسے دنیا کے ہنگامے اس محویت سے ایک لمحہ کو بھی نہیں چونکا سکتے۔ میں قریب بیٹھ گیا مگر صحرائی حسینہ بے نیازی سے کھڑی ہو گئی اور چند لمحوں میں نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ آہ میں کلیجہ مسوس کر رہ گیا۔

(۴) دوسرے دن جب میں ملول طبیعت پر اسی صحرا میں گیا تو میں نے دوبارہ گانے کی آواز سنی میں نے ادھر رخ کیا اور چشمہ کے قریب پہونچ گیا۔ سبزہ پر صحرائی حسینہ بیٹھی تھی۔ ہاتھوں سے ستار کو مضبوط پکڑ رکھا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسے چور چور کر ڈالیگی اور ایک آہ شرربار سے صحرا کی ایک ایک جڑی بوٹی کو جلا کر خاک کر دیگی میں نے ہلکا برف سے زیادہ سرد ہاتھ اٹھا لیا۔ اس نے چونک کر نظر اٹھائی اف وہ آنکھیں کسقدر متوحش تھیں۔ اس کی پتلیوں میں کائنات عالم کی ان گنت خود غرضیاں سینما کے فلم کی طرح متحرک تھیں۔ میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھا اور دبی آواز سے کہا۔

آہ اے غم زدہ نازنین اگر تو انسان ہے تو تیری زندگی قابل عبرت ہے۔ مگر میری پیاری کچھ تو اپنی داستان سنا دے کہ میرے مضطرب دل کو تسلی ہو۔ آہ۔ وہ کونسا سنگ دل ہو جس نے تیرا شیشۂ دل ضرب ستم سے پاش پاش کر دیا۔ حسینہ نے سر جھکا لیا۔ ہونٹوں پر انگلی رکھی۔ اور آہستہ آہستہ کہا۔ "انسان تو تھی مگر اب نہیں" میں خوف زدہ ہوا کہ شاید یہ کوئی پریشان روح ہے۔ میرے چہرہ کے تغیر سے اس نے میری قلبی کیفیت کا صحیح اندازہ لگا لیا۔ اور بولی "اچھا مجھے اجازت دیجئے مبادا میری صحبت آپ کے نازک دل کو آزار پہونچائے"

میں نے اس کے دوپٹہ کا آنچل پکڑ کر بزار منت سے کہا "ذرا ٹھیریئے اور میرے پریشان خیالات کو مجتمع ہونے دیجئے" وہ تصویر یاس ہنسکر بیٹھ گئی۔ اور ہر سوال کا جواب اطمینان سے دینے لگی۔ مگر اپنی داستان سنانے کی درخواست پر اس کی آنکھوں سے شعلہ باری ہونے لگی۔ اور اس کی شرر انگیز آہوں سے فضا میں دھواں سا چھا گیا۔ اسکے آنکھیں ہی۔ اس کا دل رونے لگا۔ اور ہستی کا ذرہ ذرہ اسکے ساتھ آنسو بہاتا ہوا نظر آیا۔ چند لمحہ کے واسطے وہ ایک خاموش تصویر بن گئی۔

(باقی آئندہ)

انسان اور نباتات

گو پروفیسر کیجلے نے اپنے زبردست classical مضمون "نظام قدرت میں انسان کی جگہ" کو نیا ارتقائی حیثیت سے لکھا ہے۔ اور اس مضمون میں انسان کی جگہ نوع حیوانات میں شمار کرتے ہوئے ثابت کیا ہے۔ کہ انسان حیوانات میں سب سے زیادہ ارتقائی منازل طے کر چکا ہے۔ اور ایک نہایت ہی افضل ارتقائی حالت میں ہے۔ مگر تاہم انسان کو تمام دنیا کی جاندار مخلوق میں بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔ اور خصوصاً اس مضمون میں کسی حد تک یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ انسان کی بقائے نوع کا دار و مدار صرف نباتات پر ہے۔

وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے بادی النظر میں یہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت انسان نے نسبتاً دیر بعد قدم رکھا۔ اور چاہے ہم کو صحیح زندگی کے متعلق کتنا ہی محدود علم بھی کیوں نہ ہو۔ مگر پھر بھی ہم یہ بات کہتے ہوئے محفوظ ہیں۔ کہ انسان دنیا کی سٹیج پر خصوصاً اس وقت آیا۔ جب کہ دیگر مخلوقات قدرت تقریباً ارتقائی تمام بڑی بڑی منزلیں طے کر چکی تھی۔ لیکن بایں ہمہ اس نے آتے ہی نہایت ہی دلیری سے موجودات اور خصوصاً نباتات پر جو اس سے پہلے کئی ارتقائی منازل طے کر چکی تھیں۔ جیسا کہ آئندہ واضح ہو جائے گا۔ قبضہ کیا اور بے باکی سے اپنی بقائے نسلی اُن پر منحصر کر دی۔ پہلے انسانوں نے اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ حد سطح کی جدت کے مطابق اپنے آپ کو کچھ تو شکار کے ذریعے سہارا دیا۔ اور کچھ آسانی سے حاصل ہو جانے والے پھلوں سے اپنی ضروریات زندگی پوری کیں۔ مگر جوں جوں اس کی زندگی پیچیدہ ہوتی گئی اسکی ضروریات بڑھتی گئیں۔

وہ نباتات کو پہلے سے بھی زیادہ استعمال کرنے لگا۔ اور اسکی زندگی کا انحصار ان پر درجہ بدرجہ بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ وہ اُن کو اپنی خوراک۔ پوشاک۔ معالجات نیز لطائف اور عیش و عشرت کے سامان میں صرف کرنے لگا۔ اس کی زندگی کی تمام عمر کا انحصار کم و بیش سبزی کے مختلف الماہیت مادوں کے مجموعے کی گہرائیوں یعنی مختلف حیثیتوں میں مضمر ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ انسان کا دست تطاول تمام آباد ملکوں میں نمایاں ہے۔ اس نے اپنے آرام کی خاطر باقی تمام اقسام کی نباتات میں جل چلا دی۔ کسی کو توڑا کسی کو مروڑا اور کسی کا نام صفحۂ دنیا سے بالکل مٹا دیا۔ بعض اوقات اس نے اپنے مطلب

کی چیزیں پیدا کرنے کے لئے قدرت میں مداخلت کی۔ اور بذریعہ زراعت۔ مصنوعی آبپاشی وغیرہ چیزیں پیدا کیں۔ جو کہ دنیا میں بالکل نئی تھیں۔ اس مقام پر پہنچکر انسان دو حیثیتوں میں نظر آتا ہے۔ پہلی حیثیت میں تو اس کا دار و مدار صرف نباتات پر ہی تھا۔ مگر دوسری طرف وہ انہی نباتات میں قطع و برید کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے کام آسکے۔

اس مختصر سی تمہید میں ہم سمجھ گئے ہیں۔ کہ انسان اپنی چھوٹی سے چھوٹی بنیادی ضروریات کے لئے بھی نباتات کا محتاج ہے۔ مگر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا مختلف الماہیت مادوں کا مجموعہ سبزی کی خوردبینی گہرائیوں میں جو کہ نہایت ہی چھوٹے چھوٹے خوردبینی جراثیم کے لئے ہوتی ہیں تمام نباتات کے لئے سب سے بڑا مبدا ہے۔

اگر پودوں کا تجزیہ جڑ سے شروع کر کے انتہا تک پہنچایا جاوے۔ تو کیا ہم سبزی کی خوردبینی گہرائیوں تک پہنچتے ہیں؛ یا قدرتی ترکیب کاربن کا کوئی اور منبع بھی ہے۔ جو ہماری آسائش کا موجب ہے۔ اور خیال کر کوئی ایسے پودے بھی معلوم ہیں۔ جو اس قابل ہیں کہ نیا نباتاتی مادہ سبزی کی عدم موجودگی میں تیار کر سکیں۔ ان تمام سوالات کا صرف ایک ہی جواب ہے۔ کہ ان تمام ضروریات کے لئے مختلف الماہیت مادوں کا مرکب ہی مجموعی لحاظ سے ذمہ وار قرار دیا جاسکتا ہے لیکن پھر یہ معلوم ہے۔ کہ فلاں نائیٹروجن بنانے والا خوردبینی جرم قلیل مقدار میں حیوانی مادے کا ریونیشن و رانگی سالٹس سے بنا سکتا ہے۔

مناسب نظریوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ نائیٹرک اور نائیٹرس بیکٹیریا کاربن کی ایک خاص مقدار کاربونیٹس سے جذب کر سکتے ہیں۔ جتنی کہ ان کو اپنی خوردبینی گہرائیوں کے لئے ذرکار ہوتی ہے۔ اور وہ یہ تاریکی میں کر سکتے ہیں۔ اور قدرتی طور پر رنگیلے مادے کی عدم موجودگی میں مگر یہ نہایت ہی نامناسب ہے کہ ایسا طریق خوراک میں کوئی امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بات حقیقتاً سچ ہے۔ کہ ایسی قوت ان میں ہوتی ہے۔ اپنے آپ میں نہایت ہی دلچسپ ہے۔ اور پھر جراثیم کی فوق الفطرت طاقت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ مسئلہ عمومی طور پر مضمون میں کوئی بڑی حیثیت نہیں رکھتا۔

اب تمام عملی ضروریات کے لئے حضرت انسان کے انحصار کو سبزی کے مختلف الماہیت مادوں کی گہرائیوں پر بواسطہ یا بلا واسطہ اپنے مضمون کو شروع کرنے کے لئے تسلیم کیا جانا چاہئے۔ یہ بات ثابت کی جا چکی ہے۔ کہ کس طرح خوراک اور پوشاک باندھنے اور آگ جلانے کے لئے اور ایسی ہی دوسری چھوٹی چھوٹی ضروریات اس کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے نہیں مگر ان سے اس کو آرام

[illegible] اس لئے کہ اسکی زندگی کا انحصار ہی صرف ان پر ہے۔ ان ضروریات کے عملی یا جزوی
طور پر ہم پہنچانے نے خاص کر ہماری توجہ کو مبذول کیا ہے۔

اب تک ان ثانوی پید اواروں پر بہت ہی کم غور کیا گیا ہے جو کہ بسا اوقات خواہ کتنی ہی
قلیل مقدار میں بھی کیوں نہ ہوں۔ تاہم انسانی زندگی میں ایک نمایاں اثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور
وٹیامنز بہترین مثال ہیں وہ اجسام جو کہ خواہ کتنی ہی مقدار میں ہوں۔ پھر بھی وہ نائیٹروجنی اجزا بہم
پہنچانے میں نہایت ہی اہم ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل ان کو سبز پودے کی جڑ ہی مہیا
حاصل کرتی ہیں۔ اور ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ پودے کے تمام اطراف میں ہوں۔ اور اسی طرح وہ حیوانات
کے جسم میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور اسی حیوانی اغذیہ مثلاً انڈے کی زردی۔ مکھن۔ کاڈ لیور آئیل
کے ذریعے بدن انسانی میں خود بخود راستہ پیدا کر لیتی ہیں۔ تحقیق سے ان کا اصلی منبع آخر کار
پودے ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور ان اجسام کو جو اچھی خوراک مہیا کی جاتی ہے وہ سبزیاں ہیں جو حتی الامکان
تازہ ہونی چاہئیں۔ بہت سے لوگ تازہ خوراک اگر وہ ان کو میسر آسکے زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ سوکھی
سبزیاں اور عام طور داشتہ خوراکوں میں زندہ وٹیامنز کا مسئلہ فقدان اس صحت بخش (تازہ خوراک کے)
مزے کا بہترین کھلا ہوا مشاہدہ ہے

ایک عنصر جو عام طور پر t e e l Q e n کیا جاتا ہے وہ خوراک کی خوشبو ہے جن کا
انحصار صرف ان مادوں پر ہوتا ہے جو کہ نہایت ہی قلیل مقدار میں ہوتے ہیں۔ طبیب اس کی
اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ جب کہ وہ اس سے دماغی امراض کے معالجات اور صحت بخش تنفس میں
اس سے امداد حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہ بات کبھی بھی محسوس نہیں کی جاتی کہ وہ خوشبو جو بھوک کے
جذبات کو راغب کرتی اور ابھارتی ہے کس طرح اپنے آغاز کا وسیلہ خمیر کے اولیں فعل وانفعال کو قرار
دیتی ہے۔ وہ میٹھی میٹھی خوشبو جو ایک تازہ پکی ہوئی روٹی سے اٹھتی ہے۔ خاص طور ان ثانوی عمل
کا نتیجہ ہے۔ جو جراثیم خمیر اٹھاتے وقت آٹے کے مادے کے اوپر کرتے ہیں۔ مکھن اور پنیر کی خوشبو
کا انحصار ان نہایت ہی چھوٹے چھوٹے حیوانات کی موجودگی اور اعمال پر ہے۔ جو ان کی نفیس ساخت
کی تحت ایک نظام کے ماتحت اپنے دور حیات پورا کرتے ہیں۔ یہ حیوانات خوردبین سے بمشکل
دیکھے جا سکتے ہیں۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کس طرح تمام دنیا کے باشندے مہذب یا غیر مہذب اچھی خوشبو
سے لطف اٹھاتے ہیں۔ جن کی عمدگی کا دارومدار صرف اشیاء کا ابتدائی گلنا اور سڑنا ہے۔ اسی

بلکہ ہم چینوں کے بوسیدہ انڈوں کا ذکر نہایت خوف سے کریں تو ہمیں اپنے ضمیر کے [illegible]
خواہش کو خیال میں لانے سے جھجکنا نہیں چاہئے۔ جو کہ مینہ، خمیرہ یا اور بلا پھول پودوں کے فعل و
انفعال سے پختہ ہوتا ہے۔

اس مضمون کا اس سے بھی زیادہ دلچسپ پہلو شراب ہے۔ جو انسان کی ہر وقت سب سے
بڑی دوست ہے اور غالباً انسانی تاریخ اور خیال پر اس سے زیادہ گہرا اثر اور کسی کا نہیں ہے۔
باوجود شراب کے اس قدر دیرینہ تعلقات کے اس کے کیمیاوی تغیرات کا پورا علم ابھی غیر یقینی
ہے لیکن اس کی تمام تاریخ حیات شاخ انگور سے لے کر پیمانہ تک ایک استحالہ ہے۔ جو تخمیر کے
ذریعے ان اقسام کو وجود میں لاتا ہے جو پہلے موجود نہیں تھے۔ اور آپ حیران نہ ہوں۔ شراب تو اس
وقت سے بننی شروع ہوتی ہے جب کہ انگور ابھی بیلوں کے ساتھ لٹک رہے ہوتے ہیں۔ اور جب کہ
انگوروں سے شراب بنانے کا موسم آتا ہے اور جب کہ انگوروں کو نچوڑا جاتا ہے تو ایک اہم عمل
نہایت آناً فاناً ہو جاتا ہے جو دیکھنے سے بھی بالاتر ہوتا ہے۔ جراثیم خمیر جو کہ پختہ انگوروں پر پہلے سے
ہی موجود ہوتے ہیں چھلکا ٹوٹتے ہی اُن کی شیرینی میں دھنس جاتے ہیں۔ اور اس شیرینی کو الکوحل
اور کاربانک ایسڈ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مگر اس وقت دوسرے اجزا مثل تیز الکوحل ایتھر اور دیگر
نباتاتی اجسام بھی قلیل مقدار میں نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ شراب کے پختہ ہوتے
ہوتے اور بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور خصوصاً تہ کا جم جانا اُنکی موجودگی کو اور عیاں کر دیتا ہے
اور یہ پختگی کا عمل خصوصاً موسم شراب کشیدن میں نہایت ہی مکمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب پختہ
شراب کی بوتل استعمال کرنی ہوتی ہے۔ تو اس کو روا ہوا کمرے کے درجہ حرارت کے مطابق گرم
کیا جاتا ہے اس کی صرف یہی وجہ ہے کہ ابخرات کی طرف تبدیل ہو جانے والے اجسام کے
[illegible]ت کی طرف رجحان کو محفوظ کیا جا سکے۔ اور ان کے پورے [illegible] فائدہ حاصل کیا جاوے

اسی طرح جبکہ سلیم الذوق انسان ناریل یا زیتون کھاتا ہے۔ تو وہ تیل کی ایک [illegible]
[illegible] جم جانا محسوس کرتا ہے۔ اور وہ تجربہ کی رو سے جانتا ہے کہ یہ [illegible]
خوشبودار مادوں کے [illegible] جاذب ہوتے ہیں۔ یہی اصول کو عطروں کی کشید میں [illegible]
کرکے جو کہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ شربتوں کی طرح کالعدم اجسام کے وجود میں لانے کا فعل
[illegible] ہی ہے۔ معطر کرنے کا طریق جو اکثر اوقات بعض خوشبودار پودوں اور پھولوں سے عطر کشید
[illegible] استعمال کیا جاتا ہے۔ کہ لکڑی کے فریم کو جس کے وسط میں ایک شیشہ لگا ہوتا

جب کے گرم شیشہ پر نہایت ہی صفا چربی کی ایک تہ جما دی جاتی ہے۔ اور اس پر بار بار خوشبودار پھول یا پودے تہ بہ تہ ڈالے جاتے ہیں۔ جب ایک تہ کی خوشبو زائل ہو جاتی ہے تو اسے ہٹا کر دوسری اور تیسری تا عد یکہ چربی خوشبو سے خوب سیراب ہو جاتی ہے۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ قسم کے سینٹ کی خوشبو دیتی ہے۔ جس سے اگر ضرورت ہو تو سینٹ بھی بنایا جا سکتا ہے۔ پھولوں کا تیل عام طور پر پھولوں کو پانی میں جوش دینے سے حاصل کیا جاتا ہے جب کہ تیل سطح آب پر تیر آتا ہے اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ چھ ہزار پھول ایک گنا تیل بنانے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور یہی سبب اس کی گرانی کا ہے جس کا معاوضہ دل خوش کن خوشبو ادا کر دیتی ہے۔ ایسی ہی دیگر مثالیں آپ کو ثابت کر دیں گی کہ ان تخمیری اجسام کی جو عطریات کے نام سے مشہور ہیں۔ تفریحی اثر پیدا کرنے کے لئے کتنی قلیل مقدار درکار ہے۔

باقی باقی

ترانۂ بسنت

(جسونت سنگھ سینی گورداسپور)

کیا سہانا وقت ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہے ہوا
موسم سرما کا آخر۔ گرمیوں کی ابتدا

ٹہنیاں سب جھک گئی ہیں یہ عجب لطف بہار
پتے پتے سے عیاں ہے قدرت پروردگار

باغ میں عنبر فشانی کرتی ہے باد صبا
اور خوشبو سے ہے گلزار جہاں مہکا ہوا

کرتے ہیں نغمہ سرائی خوشنوایان چمن
جھومتے ہیں وجد میں آکر جوانان چمن

حسن گلرویان باغ ہے وجہ حیرت خیز ہے
گیسوئے سنبل کا نظارہ جنوں آمیز ہے

چشم نرگس باغ میں ٹکٹکی باندھے ہوئے
پھول پانی میں شگفتہ ہیں عجب انداز سے

زور رنگت چھا گئی ہے ہر در و دیوار پر
تختۂ سرشف کا دھوکا ہے سرگو ہسار پر

جس طرح بزم جہاں سے دور ہے سب بیکلی
کاش کھل جائے خدایا پھر دل کی کلی

حفظان صحت

غرضیکہ جہاں سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے بقائے صحت کے لئے جدوجہد کرنا لازمی ہے وہاں طبی اور علمی لحاظ سے اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے۔ یہ ضرورت مندرجہ ذیل انسانی تریح کے اصول پر مبنی ہے ؎

(۱) پہلا اصول یہ ہے کہ جسم کی ساختیں ہمہ وقت تحلیل اور ضائع ہوتی رہتی ہیں اور انکی بجائے نئی ساختیں بنتی رہتی ہیں۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پورے سات سال کے بعد انسان ناخنوں تک نیا بن جاتا ہے۔ یعنی سات سال قبل جن اجزا سے انسان مرکب ہوتا ہے اُن میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہتا۔ بلکہ اس کی بجائے نئے اجزا ان کی جگہ لے لیتے ہیں اور سابقہ اجزا و تبدریج تحلیل ہو ہو کر جسم سے خارج ہوجاتے ہیں۔ بالکل طبعی اور تندرستی کی حالت میں بھی یہ نئے اجزا سابقہ تحلیل شدہ اجزا، کے بالکل صحیح قائم مقام نہیں ہوتے بلکہ ان کی نسبت کسی قدر کمزور ہوتے ہیں خصوصاً جوانی کے بعد یہی وجہ ہے کہ انسان بتدریج بوڑھا اور ضعیف ہوجاتا ہے۔

(۲) دوسرا اصول۔ مرض ساختوں کی کمزوری ہے۔ یعنی تمام مرض حالتوں میں بدل ما یتحلل کے نئے اجزا کمزور ہوتے ہیں۔ اور انکی یہ کمزوری مرض کی شدت و خفت پر منحصر ہے۔

یہی دونوں قوانین تمام دیگر قوانینِ تغذیہ و تنمیہ پر حکمرانی کرتے ہیں اور زندگی کے ہر ایک دور میں جسم کی طبعی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ عام طور پر معلوم ہوا ہے جسم کی ہر ایک ساخت خلیات کی ترکیب سے تیار ہوتی ہے اس لئے تمام غذائی تغیرات بھی جو تحلیل و تنمیہ جسم کی شکل میں ہوتے ہیں خلیات ہی کی گرمی کا نتیجہ ہیں۔ لیکن تحلیل و تعمیر کا توازن کبھی یکساں نہیں ہوتا۔ پیدائش سے لے کر جوانی تک طبعی حالات میں تعمیری خلیات مردہ خلیات کی نسبت تعداد یا حجم میں بڑھتے رہتے ہیں جن سے جسم میں نمو حاصل ہوتا ہے۔ جوانی میں بھی وہی رفتار عمل قائم رہتی ہے مگر نہایت سستی کے ساتھ مگر بعض اوقات تعمیری خلیات مردہ خلیات سے کم ہوتے ہیں اور یہ حالت بتدریج بڑھتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اعضائے رئیسہ کمزور ہوکر اپنے افعال طبعی کو سرانجام دینے سے قاصر رہ جاتے ہیں، اس وقت طبعی موت آجاتی ہے۔ بظاہر فطرت کا یہ انتظام نہایت استبدادانہ معلوم ہوتا ہے

کیونکہ اس میں کسی کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ مگر حقیقت میں یہ انتظام ناگزیر ہے۔ اس کے بغیر بدل ماتحلل کا سلسلہ جاری ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر تعمیری خلیات ہمیشہ ترقی پذیر ہی رہتے تو جسم غیر محدود طور پر بڑھتا رہتا۔ سوائے خودکشی یا حادثات کے موت ہی نہ آتی جو بجائے خود ایک مصیبت عظمیٰ ہے اور اگر ہمیشہ تعمیری خلیات موجودہ خلیات جسم سے تعداد یا حجم میں کم ہوا کرتے تو نہ صرف نمو ہی نہ ہو سکتا۔ بلکہ فوراً تباہی شروع ہو جاتی۔ بلکہ بہت ممکن ہے پیدائش ہی ناممکن ہو جاتی اس لئے فطرت کا یہ انتظام کہ جوانی تک خلیات میں ترقی ہوتی رہے اور پھر تنزل نہایت دانشمندانہ اور بےنظیر ہے۔

اس طرح پہلے قانون مذکورہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔ کہ طبعی حالات میں جسم کس طرح بتدریج نمو حاصل کرتا اور بنتا ہے اور پھر کس طرح بتدریج تحلیل ہو جاتا ہے۔

دوسرے قانون سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح کیمیادی تغیرات کے ماتحت مرضی حالت میں مریض ساختوں میں نقصان واقع ہوتا ہے۔ کیمیادی ترکیب میں جبتک اجزاء بالکل صحیح اور عمدہ نہیں ہوتے۔ اس وقت تک درست تغیر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ اگر کسی درخت یا پودے کو عمدہ اور اسکی مناسب حال زمین میں نہ لگایا جائے۔ یا اگر اس کے سائل حیات کو کسی غیر طبعی دباؤ کے ذریعے دوران سے روک دیا جائے تو یقیناً اس کے افعالِ ثمری میں نقص پیدا ہو جائے گا۔ اور جو پھل اس سے پیدا ہوں گے وہ درجے اور مقدار میں ناقص ہونگے۔ بعینہٖ جسم انسانی میں اگر کوئی حصہ جسم کسی ارادی یا غیر طبعی وجہ سے اپنے طبعی افعال کو انجام دینے سے قاصر رہے۔ یعنی اگر مرضی تغیرات سے اس کی زمین نامناسب ہو جائے یا اس میں مادہ حیات کے دوران کو روک دیا جائے۔ تو وہ بتدریج ناقص ہو ہو کر مردہ ہو جاتا ہے۔

اس کی بہترین مثال وہ نشان زخم ہے جو صحت کے بعد بھی باقی رہجاتا ہے غرضیکہ اس سے ہمیں یہ قانون قدرت واضح ہو جاتا ہے کہ کوئی عضو جب ایک مرتبہ مرض کا شکار ہو جاتا ہے تو دوبارہ صحت حاصل کرنے کے بعد بھی اپنی سابقہ قوت اور اصلی حالت طبعی نہیں حاصل کر سکتا۔ اور کیا ہمیشہ تندرست رہنے اور تندرستی کے لئے جد و جہد کرتے رہنے کے لئے یہ ایک ہی وجہ کافی نہیں ہے اور یہ وہ وجہ ہے جس کے اثر کو کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ سیاسی اور اقتصادی حالات سے قطع نظر کیا جا سکتی ہے۔ اور بہت ممکن ہے اس سے زندگی پر کچھ اثر نہ ہو سکے یہ ایک ایسی وجہ ہے جو صحت سے لاپروائی کرنے کی شکل میں عمر کو کوتاہ اور زندگی کو وبال جان بنا سکتا ہے۔

کھانسی

تعریف یوں تو ہر ایک فرد بشر جانتا ہے کہ کھانسی کس کو کہتے ہیں۔ لیکن اگر کسی اچھے تعلیم یافتہ سے بھی کہا جائے کہ کھانسی کی تعریف کر دیجئے تو اس کے لئے عام طور پر خاموشی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا بلکہ حق تو یہ کہ بعض چھوٹے موٹے برائے نام طبیب۔ وید اور دیگر قسم کے معالج بھی کھانسی کی کماحقہ تعریف کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اگر کسی ناظر کو اس میں شک ہو تو کسی سے پوچھکر اس بیان کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر سکتا ہے

کھانسی درحقیقت تنفس کی ایک خاص حالت کا نام ہے۔ عام طور پر جب انسان سانس لیتا ہے تو ہوا پھیپھڑے کے اندر داخل ہو کر بآسانی خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن جب پھیپھڑے ہوا سے حبت زیادہ پر ہو جاتے ہیں۔ یا ان میں بلغم وغیرہ جم جاتی ہے۔ یا انکی نالیوں میں کسی قسم کی خراش موجود ہوتی ہے۔ یا جب پیٹ کے دباؤ سے پھیپھڑوں پر غیر معمولی دباؤ پڑتا ہے۔ یا جب سانس کے راستوں میں کسی اور قسم کی خراش یا رکاوٹ ہوتی ہے۔ یا اس قسم کی دیگر تمام حالتوں میں پھیپھڑے کی ہوا حلق کے سوراخ سے نہایت زور کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ حلق کے نیچے منھ کے مقام پر آواز پیدا کرنے کی جو ڈوریاں (لسان المزمار) ہیں۔ ان میں جھٹکا لگتا ہے اور کھانسی کی مخصوص آواز پیدا ہو جاتی۔ اس جھٹکے سے نرخرے اور پھیپھڑے کے بلغمی مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ قابل اخراج ہوں۔

اسباب کھانسی درحقیقت بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ دیگر مرضی حالتوں کی ایک علامت ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مرضی حالات میں کم و بیش کھانسی کی شکایت موجود ہوتی ہے :-

(۱) جب ہوا کی باریک باریک نالیوں میں ورم یا خراش ہوتی ہے
(۲) جب نرخرے یا حلق میں خراش ہوتی ہے۔
(۳) جب کوا بڑھ جاتا ہے
(۴) جب پھیپھڑوں میں کوئی مرض ہوتا ہے مثل سل۔ ذات الجنب (پسلی کا درد) نمونیا (ذات الریہ) وغیرہ)

(۵) جب نلالی نلی معدہ یا آنتوں وغیرہ میں کوئی مرض ہوتا ہے۔ مثلاً ورم معدہ، ضعف معدہ، قیس، اسہال، پیچش، آنتوں کے کیڑے وغیرہ۔

(۶) جب جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے۔ ورم جگر وغیرہ

(۷) جب دل یا دل کے غلاف میں کوئی مرض ہوتا ہے

(۸) جب نزلہ زکام وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے۔

(۹) جب دل کی بڑی رگ کا انیورسما یا سینہ کے مجاور اعضا میں رسولیاں ہوتی ہیں جو پھیپھڑوں پر دباؤ ڈالتی ہیں۔

(۱۰) جب تلی میں کوئی مرض ہوتا ہے۔ مثلاً ورم وغیرہ۔

(۱۱) پیٹ میں ایسے امراض ہوتے ہیں جو پھیپھڑے پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ یا پیٹ اور سینے کے درمیانی پردے (حجاب حاجز) میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔

(۱۲) جب عام امراض جسم مثلاً بخار وغیرہ میں خون کے ذریعے سمیت مرض پھیپھڑوں میں پہنچ کر ان کی نالیوں میں تحریک پیدا کرتی ہے۔

(۱۳) بعض اوقات کانوں کے امراض۔ دانتوں کے امراض۔ پستانوں کا ورم۔ اور اختناق الرحم بھی پھیپھڑوں میں تحریک پیدا کر کے یا اُن پر دباؤ ڈال کر کھانسی کی شکایت پیدا کر دیتے ہیں۔

تشخیص | کھانسی کے اصل سبب کی تشخیص کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ اس میں بعض اوقات بڑے بڑے طبیب بھی غلطی کر دیتے ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ بالا تمام حالات پر غور کر کے رائے قائم کرنی چاہیئے۔ اگر کھانسی کے ساتھ بلغم خارج ہوتا ہو تو سبب نمبر ۳ سے چار اور آٹھ پر غور کرنا چاہیئے عموماً معمولی کھانسی نمبر آٹھ کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اگر کھانسی میں پہلے بلغم خارج ہو اور پھر خشک کھانسی ہو تو نمبر ایک سے چار پر غور کریں۔ اگر کھانسی کے ساتھ شروع سے ہی بلغم بالکل خارج نہیں ہوتا۔ تو باقی اسباب پر غور کرنا چاہیئے۔ معدے اور جگر وغیرہ کی شکایات سے بھی اکثر کھانسی ہوا کرتی ہے۔ اگر کھانسی کے ساتھ بلغم خارج نہیں ہوتا۔ تو اس سے حلق، حنجرے یا نرخرے میں ورم یا ذات الجنب اور پھیپھڑے کے اوائل مرض کا شبہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ پرانی کھانسی عموماً پھیپھڑ کی ہوائی نالیوں میں ورم وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے

علاج نہ صرف کھانسی میں بلکہ جملہ امراض میں علاج ہمیشہ اسباب کے ماتحت ہوا کرتا ہے۔

علاج میں ہمیشہ سبب کو دور کرنا چاہئے۔ اگر نزلے اور زکام کی وجہ سے کھانسی کی شکایت ہو تو نزلے اور زکام کا علاج کرنا چاہئے۔ عموماً کھانسی اسی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں مندرجہ ذیل نسخے نہایت مفید ہیں:-

(۱) گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ تخم خطمی ۷ ماشہ۔ گاؤزباں ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ۔ سپستاں ۹ دانہ رات کو پاؤ سیر گرم پانی میں بھگو کر صبح کو مل چھان کر شربت بنفشہ ۲ تولہ داخل کر کے پئیں۔

(۲) ملیٹھی مقشر ۲۱ ماشہ۔ اسطوخودوس ۲۱ ماشہ۔ گل گاؤزباں ۱۴ ماشہ۔ زوفائے خشک ۱۲ ماشہ حلبہ ۱۴ ماشہ۔ باقلا ۲۰ ماشہ۔ بادیان ۱۰ ماشہ۔ تخم خبازی ۱۰ ماشہ۔ پودینہ خشک ۱۰ ماشہ۔ گل بنفشہ ۹ ماشہ۔ برگ گاؤزباں ½ تولہ۔ ہنسراج ۵ تولہ۔ انجیر زرد ۲۲ ماشہ۔ عناب ۲۰ دانہ سپستاں ۴۰ دانہ۔ السی کے بیج ۲ تولہ۔ پوست خشخاش ایک تولہ سب کو آدھ سیر پانی میں ڈال کر جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے ایک سیر یا تین گنی کھانڈ ملا کر قوام کریں جب گاڑھا سا قوام ہو جائے تو ۲ تولہ بادام کی گریاں اور ۲ تولہ خشخاش کے بیج پانی میں پیس کر اس میں ملا دیں پھر تھوڑی دیر بعد شکر تیغال۔ کیکر کی گوند۔ کندر۔ بہیدانہ کے مغز ہر ایک دو ماشہ اور مرکی ایک ماشہ پیس کر اس میں اچھی طرح ملا دیں اور اتار کر تین سے سات ماشہ تک چاٹ لیا کریں یہ نسخے اکثر قسم کی کھانسی میں مفید ہیں۔

(۳) یہ گولیاں بھی منہ میں رکھکر چوسنے سے کھانسی میں تخفیف کرتی ہیں۔

پستے کے پھول اور پوست مغز۔ تخم ہلیلہ زرد ہر ایک چھ ماشہ کوٹ پیس کر ادرک کے پانی کے ساتھ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں۔

(۴) کاکڑہ سینگی کو کوٹ چھان کر شہد میں سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنا کر منہ میں رکھنا بھی ہر قسم کی کھانسی میں مفید ہے۔

(۵) فندق ۳ ماشہ کو شہد میں ملا کر کھانا بھی مفید ہے۔

(۶) تین قطرے ہمارت اکسیر کو شہد یا ادرک کے عرق میں ملا کر استعمال کرنے سے بھی اکثر قسم کی کھانسی میں فائدہ پہنچتا ہے۔

اس کے علاوہ نہایت کوشش سے کھانسی کا سبب معلوم کر کے اس کو دور کرنا چاہئے۔ ویدک میں کھانسی کی پیدائش عموماً کف (بلغم) کے پھیپھڑوں میں جمع ہو جانے سے خیال

کی جاتی ہے اس کے دفعیہ کے لئے گلو ابھری زکی۔ الا انند بھیر دل رس وغیرہ کا استعمال
کیا جاتا ہے۔ جن میں بیش (بچھناگ) بعد ھک کی بھوئی اور ترکنہ وغیرہ اجزا شریک ہوتے ہیں۔
طب جدید یعنی ڈاکٹری میں عام طور پر پل سلا کمپونڈ چار چار گرین کی مقدار دن میں تین بار دی جاتی ہے۔ یا مندرجہ ذیل نسخہ جات استعمال کرائے جاتے ہیں۔
(۱) امونیم کاربونیٹ گرین ۳ ٹنکچر آف ہکول منم ۱۰ کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر منم ۲۰ انفیوژن آف سنیکا ایڈ اونس ۱۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار دیں۔
(۲) نسخہ جو شروع کھانسی میں مفید ہے۔ لائیکر امونیا ایسی ٹیٹس ڈرام ۲۔ سپرٹ ایتھر نائٹر سائی منم ۲۰ وائنم ایپکاک منم ۷۔ سیرپ ٹولو ڈرام ۱۔ ایکوا اینی سائی ایڈ اونس ۱۔ ایسی ایک ایک خوراک دوا میں ایک گھونٹ پانی ملا کر ہر تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد دیں۔
اس کے علاوہ کف کیور سیپس۔ برانکیل لازنجز۔ وغیرہ سیکڑوں ڈاکٹری پیٹنٹ دوائیں جو کھانسی میں استعمال ہوتی ہیں۔ مگر علاج بغیر کسی مستند طبیب۔ وید یا ڈاکٹر کے مشورے کے ہرگز شروع نہیں کرنا چاہیے۔
ہومیوپیتھی میں کھانسی کے لئے مندرجہ ذیل دوائیں مروج ہیں :-
(۱) ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ ہائیوسائمس۔ ایسڈم نائٹریکم۔ ایوڈم۔ ایپکاک۔ فاسفورس۔ جلیسیم۔ کالی برومیم۔ ہانپر سلفر۔ سیونجیا۔ ڈرو سیرا۔ مرکیورس کا۔ ریوڈیکی چیمومیلا۔ وغیرہ
مگر قلت گنجائش کی وجہ سے ان کے مواقع استعمال آئندہ کسی اشاعت میں درج کئے جائیں گے۔

عِلاج

(دانتوں کے ہلنے اور مسوڑے پھول جانے کا سستا نسخہ)

روئی کے بنولے آدھی چھٹانک لیکر ۳ پاؤ پانی میں جوش کریں۔ جب ایک گلاس پانی رہ جاوے تو سونے سے پہلے اس پانی سے کلیاں کرے۔ اس کے بعد معمولی پانی نہ پیا جائے اور نہ اس سے کلی کی جائے۔

ایک نصیحت آمیز سچا واقعہ

ایک صاحب محکمۂ جنگل میں ٹاکیدار تھے اور بیرونجات میں انکی تعیناتی تھی اسوجہ سے اکثر باہر زیادہ رہا کرتے تھے گھر میں انکی بیوی اور دو لڑکے خورد سال اور انکی سالے کی بیوی اور ایک رشتہ دار رہتے تھے ٹاکیدار کے سالے پولیس میں ملازم تھے اور دونوں سالے بہنوئی کا ہیڈکوارٹر ایک ہی جگہ تھا کبھی یہ دونوں گھر آتے تھے اور کبھی کبھی علیحدہ بھی آیا کرتے تھے آمدورفت کا ذریعہ ریل تھی اتفاق سے ایک مرتبہ ٹاکیدار اپنی جائے تعیناتی سے گھر آرہے تھے اسٹیشن پر انکو ایک فقیرنی ملی اسکو وہ اپنے گھر لائے اور وہ رہنے لگی نام اس کا نورن تھا گھر کی عورتوں نے بہت خاطر مدارات سے رکھا گھر کا سب کام کاج کرنے لگی اور اس نے اپنا اعتبار ایسا بڑھایا کہ تمام گھر کی عورتوں کا روپیہ بھروسہ ہوگیا۔ اور ہر مزدوری کام میں بھی اس کا مشورہ مقدم سمجھا جانے لگا۔ عورتوں کے دل میں نورن نے گھر کر لیا تھا اسکی کوئی بات اس سے چھپی نہ تھی گھر کی تمام گرہستی اور صندوق پٹاروں سے وہ واقف ہوگئی تھی بازار کا تمام سامان یہ نورن لاتی تھی جب اسکو دو ڈیڑھ سال گزر گیا اسی عرصہ میں درپردہ نہ معلوم اسنے کہاں کہاں اور کس کس سے اپنا رسوخ پیدا کر لیا ایک بار جب ٹاکیدار گھر میں نہ تھے نورن نے اپنی رازداروں کے کہنے سے مکان کا دروازہ بند نہ کیا۔ چونکہ گھر میں سب کو اس کا اعتبار تھا اس کے کہنے پر کہ دروازہ بند کر دیا ہے سب کو یقین ہوگیا اور جب عورتیں بعد فراغت خورد و نوش آرام کرنے لگی۔ نورن کمبخت نے یہ شغل اختیار کیا کہ دیاسلائی کو پانی کے لوٹے میں ڈال دیا گویا دیاسلائی بیکار کر دی یہ کاروائی نورن کی اس وقت کسی کی سمجھ میں نہیں آئی۔

بالآخر آدھی رات کو جب عورتیں سو گئیں تو دو آدمی (چور) دروازہ کے راستہ سے اندر مکان کے آئے جو نورن نے کھلا رکھا تھا عورتیں باہری دالان میں تھیں چور اندر والے دالان میں گھسے یہاں چند صندوق کپڑوں اور زیور کے رکھے تھے اور ایک چمڑہ کا بیگ کھونٹی پر ٹنگا تھا ٹاکیدار کا چند روز سے دہلی جانے کا ارادہ تھا چند جوڑہ کپڑے بیگ میں تھے اول تو بہلی ڈنکی تھا کپڑوں کی وجہ سے اور زیادہ وزن ہوگیا تھا جو چیز خدا بچائے اسکو کوئی نہیں لے جا سکتا

چوروں نے اس روز زیور بیگ ہی میں جس بکسہ کو جھاڑا اور لے لیا اگر صندوق میں تمام کمائی
ناکہ دار کی رکھی تھی وہ اسی طرح رکھی رہی۔ کسی قسم کا شبہ بھی ہو ہوشیار ہو جائیں اور دیا سلائی نورن
سے پوچھی وہ بالکل بے خبر سوتی ہوئی تھی نہ دھکی سو کر ہوا اگر دیا سلائی پانی کے لوٹے میں پڑی
ہے اسی عرصہ میں دونوں چور دالان سے نکل کر بھاگے دروازہ تو کھلا تھا بلا خوف نکل گئے۔ گھر
میں کوئی مرد نہ تھا جو تعاقب کرتا یا شور غل کرتا یا محلہ والوں کو ہوشیار کرتا بڑی خیر ہوئی
اگر چور صندوق پر وار کرتے تو سب گیا تھا۔

دوسرے روز ناکہ دار اور ان کے سالے دونوں آگئے کوتوالی میں رپورٹ کی اور ہر چند نورن
کو ڈرایا دھمکایا مگر اس نے سوائے لاعلمی کے کچھ نہیں کہا۔

ناکہ دار کے سالے پولیس میں ملازم تھے انھوں نے بہت کچھ اپنی پولیس گری جتلائی اور بڑی
بڑی الٹی سیدھی پٹی پڑھائی مگر نورن نے سوائے نہیں کے ہاں نہیں کی۔ آخرکار نورن کو نکال باہر
کر دیا گیا اور چوری کا کوئی پتہ نہ لگا۔

باہر کی عورت کو بلا سمجھے سوچے گھر میں رکھنے کا یہ ناگوار نتیجہ نکلا۔ ناظرین اس واقعہ سے
ہوشیار رہیں غیر عورتوں کو نہ رکھیں۔ (ابن علی بلگرامی)

غزل

پھر کیا ہوا تجلی و بستر کو دیکھکر

مایوس تھا نیام میں خنجر کو دیکھکر — ہاتھوں کلیجہ پڑ گیا تیور کو دیکھکر
جذبات دل ابھر گئے تیور کو دیکھکر — دل کی رگیں پھڑک گئیں نشتر کو دیکھکر
کچھ اور بڑھ گئی ہیں ستمگر کی شوخیاں — بجلی پہ خندہ زن دل مضطر کو دیکھکر
تفصیل سے کلیم کہو واقعات طور — پھر کیا ہوا تجلی و بستر کو دیکھکر
اے چشم مست یاد ہے تجھکو کہاں ہوں — ہے کون اپنے ہوش میں ساغر کو دیکھکر

نکلے وہ شیشہ ابھی کہہ دوں مایوس
جو بات دل میں آئی ساغر کو دیکھکر

قوانین تندرستی

(از مہاتما گاندھی)

عرصہ بیس سال سے تندرستی کا سوال خاص طور پر میرے زیر غور ہے جب میں انگلستان میں تھا تو میں نے اپنے کھانے پینے کا خود انتظام کیا ہوا تھا۔ اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس بارے میں میرا تجربہ قابل اعتماد ہے۔ میں اس تجربہ سے خاص نتائج پر پہنچا ہوں۔ اور اب انکو ناظرین رسالہ ہذا کے مفاد کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔

مشہور کہاوت ہے۔ کہ "علاج مرض سے انسداد مرض بہتر ہے"۔ اور یہ سچ بھی ہے کہ اصول حفظان صحت پر کاربند ہونے سے مرض کی رکاوٹ ایک سہل تر امر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ہم اس مرض کا ازالہ کریں جو کہ ہماری اپنی بے توجہی اور جہالت کا نتیجہ ہے لہذا ہر ایک سمجھدار شخص کا فرض ہے کہ وہ قوانین تندرستی کو صحیح طور پر سمجھے۔ اور ان پر حتی الوسع عمل پیرا ہو میں سطور ذیل میں ان قوانین کا مختصر طور پر ذکر کرونگا۔ اور ان بہترین ذرائع پر غور کرونگا جنکی مدد سے ہم معمولی امراض کا با آسانی خود علاج کر سکتے ہیں۔

ملٹن کہتا ہے کہ "من بہشت سے دوزخ اور دوزخ سے بہشت بنا سکتا ہے"۔ سچ تو یہ ہے کہ نہ بہشت آسمان پر ہے اور نہ دوزخ زیر زمین۔ سنسکرت میں ایک مقولہ ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان کی غلامی و آزادی کا انحصار اسکی قلبی حالت پر ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے کہ ایک آدمی چاہے تندرست ہو یا بیمار وہ اس کے لئے خود ذمہ وار ہے۔ بیماری نہ صرف ہمارے فعلوں بلکہ ہمارے خیالات کا بھی نتیجہ ہے۔ جیسا کہ ایک مشہور ڈاکٹر کا مقولہ ہے کہ "لوگ بیماری کی نسبت اس کے خوف سے زیادہ مرتے ہیں"۔ اور یہ مقولہ چیچک۔ ہیضہ اور پلیگ وغیرہ متعدی اور وبائی امراض پر بخوبی عاید ہو جاتی ہے۔

تمام امراض کی جڑ جہالت ہے۔ اور بسا اوقات ہم صرف اس جہالت کی وجہ سے معمولی امراض کے حملہ آور ہونے سے ہراساں ہو جاتے ہیں۔ اور اس فکر و تردد میں مرض کو گھٹانیکی بجائے بڑھا لیتے ہیں۔ مزید براں ابتدائی قوانین تندرستی سے ہماری لاعلمی ہمیں نامناسب ادویات کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ یا ہم اشتہاری حکیموں کے بس پڑ جاتے ہیں۔ یہ کس قدر حیرت

کی بات ہے جو بالکل درست ہے۔ کہ باہر کی نسبت ہم نواحی حالات سے کس قدر کم واقف ہیں۔ ہم اپنے گاؤں کے متعلق بہت ہی کم علم رکھتے ہیں۔ مگر انگلستان کے دریاؤں اور پہاڑوں کے نام زبانی بتلا سکتے ہیں۔ آسمان پر ستاروں کے نام بھی بخوبی یاد ہیں۔ مگر گھر کی ایک چیز بھی یاد نہیں۔ ہم اپنے گرد و نواح کے قدرتی منظروں کی ہرگز قدر نہیں کرتے۔ اور تھیٹر کے مصنوعی پردوں کے بڑے مشتاق ہیں۔ اور اسی طرح گیا یہ امر ہمارے لئے باعث شرم نہیں ہے کہ ہم اپنے جسم کی بناوٹ سے قطعی لابلد ہیں۔ ہمیں اس امر کا علم ہی نہیں۔ کہ ہڈی اور پٹھے کس طرح بنتے اور بڑھتے ہیں یا خون کس طرح دورہ کرتا ہے۔ اور وہ کس طرح گندہ ہو جاتا ہے۔ ہم بد خیالات اور بد جذبات سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں۔ اور جسم کے ساکن رہنے پر ہمارا کس کس طرح آناً فاناً میں لا محدود دسوسے کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارا دنیا میں جسم سے بڑھ کر اور کسی چیز کے ساتھ زیادہ گہرا تعلق نہیں ہے۔ اور شاید یہ جسم ہی ہے جس سے ہم سب سے زیادہ لاپرواہی برتتے ہیں۔

انسان ڈیڑھ سو (۱۵۰) برس تک زندہ رہ سکتا ہے!

بوڑھے جوان بن سکتے ہیں

پروفیسر ورونوف فرانس کی لیبارٹری کا ڈائرکٹر اور مشہور ڈاکٹر ہے۔ وہ اپنے تجربات کی بنا پر کہتا ہے۔ کہ میں نوزائیدہ بچہ پر عمل جراحی کر کے اسکی عمر میں اضافہ کر سکتا ہوں اس طریق سے عورتیں اور مرد سو سال سے بھی زیادہ زندہ رہ سکیں گے۔ اور ہر عضو بخوبی کام کرتا رہے گا۔

بادی النظر میں یہ خیال ناممکن اور دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن علم طب کی ترقیوں کو دیکھتے ہوئے یہ امر قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ عمل جراحی کے خاص طریقہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔

انسولین۔ ریڈیم اور ایکس رے کی شعاعوں سے اسبات کا تھوڑا بہت تجربہ ہو چکا ہے کہ انسانی جسم میں انسانی ہاتھ بھی کچھ تبدیلی کر سکتے ہیں۔

ٹیلیفون ٹیلی ویژن وہ مشین جسکا ذکر گذشتہ ہفتہ کے پارس میں ہو چکا ہے۔ اور بے تار برقی کا ذکر اگر آج سے چند سال پہلے کیا جاتا۔ تو اسپر کبھی یقین نہ کیا جاتا۔ لیکن آج یہ چیزیں محیر العقول کام کر رہی اور دنیا ان سے مستفیض ہو رہی ہے۔

میں اپنی تمام عمر کے تجربوں کی بنا پر اسبات کا دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میرا اصول ہر لحاظ سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ وہ وقت قریب ہے جب میں اس اصول کو عام کر دوں گا اس وقت دنیا میں بوڑھوں کو نئی زندگی حاصل ہو سکے گی۔ بیوقوف اور کند ذہن انسان اس طریق علاج سے ذہین بن سکیں گے۔ سب سے پہلے میں نے اس طریقہ علاج کا تجربہ ایک ایسی بھیڑ پر کیا جو بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے قریب مرگ تھی۔ میں نے ایک جوان اور تندرست جانور کے غدود اس کے جسم میں خاص ترکیب سے داخل کئے وہ تھوڑی دیر کے بعد تندرست ہو گئی اور اس کے جسم میں جوانوں کی سی پھرتی بھی آ گئی اور اس کے بعد میں نے ہزارہا بلا تجربے کئے اور ہر بار کامیاب ہوتی۔

اس کے بعد میں نے ایک ایسے حیوان کے غدود حاصل کئے جسپر عمل ہو چکا تھا اور دوسرے حیوان کے جسم میں داخل کر دیئے نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔ اس کے تمام بال جھڑ کر از سر نو پیدا ہوئے

اور وہ جوانوں کی طرح کام کرنے لگا۔

حیوانوں پر تجربوں کا میابی پر حوصلہ افزائی ہونے پر میں نے خیال کیا کہ اگر حیوان غدودوں کی تبدیلی سے نئی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ تو انسان کیوں محروم رہیں۔ لیکن یہ کام یہاں بہت مشکل تھا ایک نوجوان آدمی کب اتنی قربانی کر سکتا ہو کہ دوسرے کے لئے اپنے غدود دیکر اپنی جان کو ناکارہ بنالے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر ایک انسان کے جسم سے غدود نکال لئے جائیں تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اس موقعہ پر میں نے بندروں کے غدودوں کے ذریعہ تجربہ کئے۔ کیونکہ بندر اور انسان کے غدود ایک جیسے ہیں۔ بندر کے دانت۔ کھوپری اور خون انسان کی ساتھ ہوتا ہے۔

بندروں کے تجربہ میں بھی مجھے انتہائی کامیابی ہوتی اور پچاس سالہ تجربوں میں کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا

اب میں اس قسم کے تجربوں میں مصروف ہوں جس آٹھ سال کے بچے کے غدود تبدیل کر کے اسے ڈیڑھ سو سال تک زندہ رکھا جا سکے۔

مجھے بندروں کے غدود مہیا کرنے میں بہت دشواری پیش آتی تھی لیکن میری استدعا پر گورنمنٹ فرانس نے اعلان کر دیا ہے کہ بندروں کو ضائع نہ کیا جائے اور صرف انہیں تجربوں کیلئے محفوظ کیے جائیں

اس کے بعد میں بیدبڈمیں بادشاہ البرٹ سے ملا۔ اس نے بھی میری استدعا پر حکم جاری فرمایا کہ بلجیم کانگو کے علاقہ میں جہاں بندر بکثرت ہوتے ہیں۔ بندروں کو کوئی نہ مار سکے۔ مجھے امید ہے کہ برٹش گورنمنٹ بھی میری مدد کرے گی میں نے مارسلز میں ایک فارم قائم کیا ہے۔ جہاں تندرست بندروں کو پالا جائے گا۔ چھ سے آٹھ برس کی عمر کے بندر کے غدود انسان کے لئے بہتر ثابت ہوتے ہیں یقین ہے کہ میری ہر تجویز کامیاب ہوگی۔ فارم میں بندروں کو انسانی بچوں کی طرح پالا جاتا ہے۔

میں اس عمل کو بہت جلد عام کر دونگا۔ اس وقت میں ایک ہزار انسانوں کی زندگی میں عمل جراحی کے اس طریقے سے تبدیلی پیدا کر چکا ہوں۔

اس عمل کے دوران میں مریض کو صرف ایک ہفتہ زیر علاج رہنا پڑتا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر دنیا نے اس طریقہ علاج کو اختیار کر لیا۔ تو عمر کی اوسط جو آجکل ساٹھ برس ہے۔ ڈیڑھ سو برس کی ہو جائیگی۔ کوئی شخص کند ذہن اور بزدل نہ رہے گا اور کسی کو کوئی متعدی بیماری ستا نہ سکے گی۔ اس سے انسانی فصائل میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہو جائے گی اس امر میں شک کی قطعی گنجائش نہیں کہ اس طریقہ علاج کے عام ہوتے ہی انسانوں میں بہت بڑی تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ بزدلی خود غرضی بیوقوفی اور کمزوری باقی نہ رہے گی لیکن اس امر کے لئے ضرورت ہے بات کی ہے کہ بوڑھوں کی بجائے نئی پود کے غدود تبدیل کر کے جائیں۔

موجودہ تعلیم کا اثر

(از شیخ نذیر محمد فاروقی متعلم ففتھ ہائی کلاس۔ سٹی ہائی اسکول پٹیالہ)

حضرت۔ کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ آپ سے ساٹھ ستر سال پیشتر سفر کیسا دشوار تھا۔ ایک شہر سے دوسرے شہر تک جانا ایک مصیبت کا سامنا تھا۔ قدم قدم پر ٹھگ اور لٹیرے تاک میں لگے رہتے تھے۔ پیدل چلنا پڑتا تھا۔ یا زیادہ سے زیادہ بیل یا گھوڑے کی گاڑیاں دستیاب ہو سکتی تھیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام لیجانا ہوتا تھا تو ہفتوں انتظار کرنا پڑتا تھا۔ بغاوت اور غدر کی سرکوبی کے لئے فوج پہنچانے میں کتنی دیر لگتی تھی۔ نہ شفاخانے تھے نہ آپریشن اور انجکشن اور انجکشن کا علاج تھا۔ نہ کوئی بائیسکل نہ موٹر کار۔ نہ کپڑا سینے کی مشین۔ نہ آٹا پیسنے کا انجن۔ جو زمین کہ دریاؤں سے فاصلہ پر تھی بارش کے نہ ہونے کی صورت میں قحط کا منہ خوب دیکھتی تھی۔ مگر یہ ہے موجودہ تعلیم کی برکات۔ یہ تمام دقتیں یکلخت رفع ہو گئیں۔ آپ آج دہلی سے ڈاک میں سوار ہو کل کو سیکڑوں میل کے فاصلہ پر بمبئی پہنچ جاؤ گے۔ خبر رسانی کے لئے ڈاک تار موجود ہیں جن کے فوائد اظہر من الشمس ہیں۔ ڈاکٹری علاج کے آرام ہر شخص جانتا ہے زخم کا علاج کیسی صفائی سے ہوتا ہے۔ انجکشن کے ذریعہ دوا براہ راست خون میں پہنچائی جاتی ہے تاکہ اثر جلدی ہو۔ امن و آرام کا لطف اٹھاتے ہیں۔ مدرسہ یا دفتر جلدی پہنچنے کے لئے بائیسکل موجود ہے۔ آبپاشی کے انتظام کے لئے جگہ جگہ نہریں موجود ہیں۔ یہ تو سب کچھ ہے مگر کیا ہم اتنی عمر تک بھی جیتے ہیں کہ جس عمر تک ہمارے آباؤ اجداد جیا کرتے تھے۔ کیا ہمارے سابقین کو بھی لڑکپن کی عمر میں عینک کی ضرورت پڑتی تھی۔ کیا ان کے جسم بھی ہماری مانند کمزور اور ڈھیلے ہوتے تھے۔ کیا ہم انکی مانند جفاکشی اور محنت برداشت کر سکتے ہیں۔ کیا آجکل کی تعلیم کے زیر اثر عورتوں کی حیا اور شرم ویسی ہی ہے جیسی کہ سلف کی عورتوں کی تھی۔ کیا سلف کے لوگوں کو بھی روزی کمانے کے لئے اتنی ہی کشمکش کرنی پڑتی تھی جتنی کہ آجکل ہم کر رہے ہیں۔ باوجود ہماری اتنی کشمکش کے کیا ہمکو وہ اطمینان اور صبر اور راحت حاصل ہے جو ہمارے آباؤ اجداد کو حاصل تھی۔ کیا ہمارے دلوں میں خلوص اور راستبازی کا مادہ اتنا ہی موجود ہے جتنا کہ سلف کے لوگوں کے دلوں میں تھا۔ کیا ظاہرییت اور ریاکاری ان میں بھی تھی جیسا کہ ہم میں ہے۔ کیا چکنی چپڑی باتیں وہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے جس طرح کہ ہم کرتے ہیں۔ کیا سچی ہمدردی اور جاں نثاری سے وہ بھی ایسا ہی گریز اور اجتناب کرتے تھے۔ جس طرح ہم کرتے ہیں۔

آہ مشرق! (ایشیا) کیا تو وہی جگہ ہے کہ جہاں تمام مذاہب پیدا ہوئے۔ کیا مہاتما بدھ اور سری گرو نانک جی تیری سرزمین سے ہی اٹھے تھے۔ کیا جین مذہب تجھ ہی میں سے برآمد ہوا تھا۔ کیا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے مذہبوں نے تیرے اندر ہی فروغ پایا تھا۔ کیا اسلام کا پرچم ہلال تیرے اندر ہی شد و مد سے لہرایا تھا۔ کیا تو وہی جگہ ہے کہ جسکی طرف تمام روئے زمین کے مسلمان منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور تمام عیسائی اپنے کلیساؤں میں تیری طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا تو ہی تمام روئے زمین کا قبلہ و کعبہ ہے۔ کیا تو ہی وہ جگہ ہے کہ جہاں حضرت آدم کو اتارا گیا تھا۔ کیا تو ہی وہ جگہ ہے کہ جہاں سب سے پہلے تہذیب آئی۔

(باقی آئندہ)

(از سید ابن علی بلگرامی)

گلشن دہر میں آج آئے ہیں کل جاتے ہیں
ہوں بڑے یا کہ بھلے ساتھ عمل جاتے ہیں

یہ مثل سچ ہے کہ مغرور کا سر نیچا ہے
بل کی جوتے ہیں بل انکے نکل جاتے ہیں

شکوۂ جور مرے دل کے نہ نکلینگے کبھی
ظرف وہ اور ہی ہیں جو کہ ابل جاتے ہیں

تیری رحمت کا سہارا ہے خدایا انکو
گرتے گرتے بھی گنہگار سنبھل جاتے ہیں

راتدن ہے یہ ہی دنیا کا وطیرہ غافل
آہی جاتی ہے یہاں جس کی اجل جاتے ہیں

دین و ایمان کی پرتال ہے تکلیف وہ لے
مستقل جو نہیں رہتے ہیں پھسل جاتے ہیں

منہ چھپاتے ہیں شرما کے فلک پر تارے
جنکے دنشاں جو کبھی آپ نکل جاتے ہیں

ہے یہ منظور نشاں بھی نہ رہے کچھ باقی
قبر کو اس لئے ٹھکرا کے نکل جاتے ہیں

جب یہ سن لیتے ہیں کہ آتا ہے عیادت کو وہی
مرتے مرتے ترے بیمار سنبھل جاتے ہیں

تیرے ہی رحم و کرم کا یہ سبب ہے مولا
نخل امید ہمارے کہ جو پھل جاتے ہیں

باز آ ظلم سے او ظلم کے کرنے والے
آہ مظلوم سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں

چال چلتا ہے جو اٹھلائی ہوئی تو ظالم
سیکڑوں دل تیرے قدموں کچل جاتے ہیں

ہے مجھے خاطر احباب سراسر منظور
اس لئے ہم بھی وہاں لیکے غزل جاتے ہیں

کچھ خبر ہے تجھے اعمال کی اپنے عاصی
ساتھ ہر ایک کے دنیا سے عمل جاتے ہیں

عجائبات

لنڈن کے چند ریلوے اسٹیشنوں پر ایک ایسی حیرت انگیز مشین رکھی گئی ہے جو کبھی دھوکا کا شکار نہیں ہوتی۔ بارہا اس مشین کو دھوکا دینے کی کوشش کی گئی مگر ہر بار ناکامی کا سامنا ہوا۔ یہ مشین ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ مقام اور تاریخ چھاپکر تقسیم کرتی ہے۔ اس میں اگر کوئی نہ اسکہ ڈالا جائے تو سکے کو بھی طرح بجلی کے ذریعہ پرکھ کر ٹکٹ اور باقی ماندہ رقم واپس کر دیتی ہے۔ اس مشین کو عام کرنے کے وسیع تجربات عمل میں لائے جا رہے ہیں اور کوشش کیجا رہی ہے کہ ہر سٹیشن پر اس قسم کی مشینیں رکھی جائیں۔ آدمیوں سے چونکہ بعض اوقات غلطیاں بھی سرزد ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے یہ مشین اور بھی زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔

ڈاک کے ٹکٹ تقسیم کرنے کے لئے بھی اس مشین پر تجربے کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ عنقریب تسلی بخش نتائج برآمد ہوں گے۔ اس قسم کی ایک مشین لنڈن کے ایک ڈاکخانہ میں کام کر رہی ہے۔

پیرس کی ایک موٹر کمپنی نے موٹریں فروخت کرنے کا ایک نیا طریق ایجاد کیا ہے موٹروں کے کارخانہ کے شوروم میں داخل ہوتے ہی موٹر خود بخود گفتگو شروع کر دیگی اور بتائیگی کہ اسکی رفتار فی گھنٹہ کتنے میل ہے فی میل کتنا تیل خرچ ہوتا ہے آپ اس گفتگو کو سنکر ششدر رہ جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کوئی موٹر خریدنا ہوگا۔ تو ضرور اسی کارخانہ سے خرید لیں گے۔ اس میں بھید یہ ہے کہ موٹر میں ایک چھوٹی سی مشین لگائی گئی ہے۔ جو اپنے متعلق تمام ضروری باتوں کا خلاصہ بلند آواز میں کہہ دیتی ہے۔ اشتہار کا یہ جدید ترین طریقہ ہے۔

نیو یارک (امریکہ) کی ایک مشہور عمارت ایکوٹیبل بلڈنگ ہے اس عمارت کی ۴۰ منزلیں ہیں۔ اس میں کم و بیش بارہ ہزار انسان ہر وقت آتے اور جاتے ہیں اور ۲۴ گھنٹے میں قریباً ایک لاکھ ستائیس ہزار انسان ہر وقت رہتے ہیں۔ یہ ۱۹۱۵ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ اور اب تک اسمیں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ اس میں ۶۲ لفٹ ہیں۔ جنکے ذریعہ سے روزانہ بانوے ہزار آدمی اترتے چڑھتے ہیں اور تمام لفٹ سال میں مجموعی طور پر دو لاکھ چھہتر ہزار میل طے کر لیتی ہیں۔ یہ عمارت دو کروڑ ساٹھ لاکھ مکعب فٹ جگہ گھیرے ہوئے ہے۔ اس کے رہنے والوں کے پاس روزانہ ۶۳ ہزار خط اور پارسل آتے ہیں اور روزانہ ۸۰ ہزار خط اور پارسل یہاں سے باہر جاتے ہیں۔ عمارت کی پانچ ہزار کھڑکیاں دس ہزار دروازے ہیں اور پندرہ ہزار بجلی کی بتیاں اس میں لگی ہوئی ہیں۔

لطائف

مجسٹریٹ۔ پولس کا بیان ہے کہ تم نے لوڈ لیڈی نے باغیچہ میں کچھ باتیں کیں۔

ملزم۔ ہاں حضور کیں مگر عمل میں نہیں لائی گئیں۔

ٹھاکر۔ تم بھیک کیوں مانگتے ہو تم کو معلوم نہیں کہ بھیک مانگنا گناہ ہے۔

برہمن۔ آپ دان کیوں نہیں کرتے آپ نہیں جانتے کہ دان کرنا ثواب ہے۔

دیہاتی۔ کیوں بھیا سپاہی نیو پارک کہاں ہے۔

سپاہی۔ میں اسی پر کھڑا ہوں۔

دیہاتی۔ جب ہی مجکو پتہ نہیں ملتا تھا اب تم ذرا ہٹ جاؤ۔

ایک گنوار مجسٹریٹ کے پاس بطور گواہ پیش ہوا۔ مجسٹریٹ نے عمر دریافت کی وہ بولا جناب ۲۵ سال۔ مجسٹریٹ نے کہا مجھے خوب یاد ہے کہ پانچ سال ہوئے تم ایک مقدمہ میں تھے۔ تو اس وقت بھی تم نے ۲۵ سال عمر بتائی تھی۔ گنوار بولا جناب میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ جو ایک دفعہ کچھ کہتے ہیں اور دوسری دفعہ کچھ۔

ایک پٹھان نے ایک غریب کو چنے چباکر شکریہ ادا کرتا دیکھا۔ پٹھان سے نہ رہا گیا ناراض ہوکر بولا۔ ارے احمق کیا کرتا ہے چنے پر شکر کرکے خدا کی عادت بگاڑتا ہے چنوں پر شکر ہونے لگا تو گوشت پلاؤ مل چکا۔

ایک آدمی کے ہاں چار بیٹے تھے جب پانچواں تولد ہوا۔ تو اسکی شکل دوسروں سے بالکل مختلف تھی اور رنگ قدرے سیاہ تھا۔ ایک دوست نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ (آپ تھے زندہ دل) بولے بھائی صاحب یہ دیگ کا کھرچن ہے۔

ایک مراسی سے کسی بھلے مانس نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے جوابدیا کہ میرا نام حرامزادہ ہے۔ دوسرے نے تمسخر سے کہا کہ آپکا نام تو بہت اچھا ہے۔ مراسی بولا۔ اگر حضور کو پسند ہے تو آپ لے لیجئے میں اور نام رکھ لونگا۔

ایک افیونی ریوڑیاں کھاتے چلے جاتے تھے۔ اتفاقاً ایک ریوڑی گر گئی۔ آپ اسکی تلاش کرنے لگے۔ لوگوں نے پوچھا۔ کیا تلاش کرتے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک ریوڑی گر گئی ہے اور مجھے اس بات کا فکر ہے کہ اگر کسی نادان کے ہتھے چڑھ گئی۔ تو ایک ہی دفعہ سب کی سب کھا جائے گا۔

کھانسی، ہیضہ، درد سول، سنگرہنی
اپھارہ، پیٹ درد، قے، جی متلانا، بچوں کے ہرے
پیلے دست، ٹائیفائیڈ، انفلوئنزا وغیرہ کی ایک مثیل
دوا ہے۔ جسکے چند قطرے پانی میں ڈال کر پینے سے
ایک ہی خوراک میں فائدہ ہوتا ہے قیمت فی شیشی ۸ر
وید ڈاکٹر حکیموں اور عطاروں کو نمونہ مفت ملیگا۔

بال سدھا

بچوں کو سردی، کھانسی اور زکام سے بچائے
رکھنے کیلئے بال سدھا نہایت مفید ثابت ہو چکا ہے
فائدہ سستا اور داموں میں سستا ہے بچہ موٹا اور
تندرست رہتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر ڈاک خرچ ۵ر

دوروگنج کیسری

بغیر کسی تکلیف و جلن کے داد کو صرف
۲۴ گھنٹہ میں آرام دینے والی یہی ایک دوا ہے
قیمت ۴ر، ایک درجن دو روپیہ چار آنے ۲/۴
محصول معاف سب دوافروش بیچتے ہیں
بڑی فہرست مفت منگا دیکھئے۔

ضعیفی دور کرنیکی تدابیر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے
سائنس دانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب
نکال ڈالی صبح چارپائی پر پڑے پڑے اعضاء
کو حرکت دیتے رہیئے پھر کبھی قبض کی شکایت
اور نہ دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضاء
کو کس طرح حرکت دینی چاہیئے۔
اس کے واسطے کتاب میں

چوبیس تصاویر

دی ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانیکی ضرورت
نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیوپاریوں کے
واسطے زیادہ مفید ہے جو کہ گھومنے پھرنے اور
ورزش وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے
بدہضمی، بواسیر اور دیگر امراض میں مبتلا
ہو جاتے ہیں ہم نے خود اس کے مطابق عمل
کرنے سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ واقعی اس
کتاب کے بموجب عمل کرنے سے۔

بڑھاپا دور ہو سکتا ہے

اس کتاب کے صفحات کو دیکھتے ہوئے بھی ہم
نے برائے نام اس کی قیمت ایک روپیہ رکھی ہے
ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سرمہ اکسیر چشم
خضاب کامل
جوب مراد
بال اکسیر
تندرست بچوں کا محافظ و بیماروں کا مسیحا
روغن بہار
عروس جمال
ہر ایک چیز ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم سراج نرائن دہلی

یہ وہ دوا ہے جسکو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جھنگ نے خود ایک نامردی مریض پر تجربہ کرکے پانصد روپیہ نقد بطور شکریہ عنایت فرمایا ہے۔

جو لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں اور قانون قدرت کے خلاف کارروائیوں یعنی مشت زنی یا اغلام یا حد اعتدال سے بڑھکر جماع کرنیکی وجہ سے نامردی جیسے منحوس اور ذلت آمیز مرض میں مبتلا ہوکر دوبارہ اصلی زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین ہیں یہ دوا اُنکے لئے سب سے اچھا رہبر ہے آجکل یہ مرض جسقدر کثرت سے پھیلا ہوا ہے اُسیقدر زیادتی سے اسکے معالج بھی دیکھنے میں آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چند بے لیٹروں نے ان بیچارے قابل رحم مریضوں کی کمزوری کو بُری طرح محسوس کیا ہے اور اپنی جیبیں بھرنے کا سب سے آسان ذریعہ اسکو سمجھا ہے لہذا مریضوں کو چاہیئے کہ وہ نہایت احتیاط سے کام لیں اور صرف "حب جالینوس عنبری" ہمسے منگا کر استعمال کریں جو بالکل بے ضرر ہے اور بہت تھوڑے عرصہ میں کلی طور پر فایدہ دیتی ہے قیمت مکمل کورس صرف دس روپیے اور بطور نمونہ ۲۰ یوم کے لئے مبلغ ساڑھے پانچ روپیے مگر دوا کی طلب کرتے وقت مفصل حال سے اطلاع دینا ضروری ہے محصولڈاک ہر حالت میں ۱۰ر الگ ہے

ملنے کا پتہ دفتر اطبا حکیم راج نراین دھلی

بھجن بہار

یہ ایک مصالحہ ہے جو کہ پکی ہوئی دال یا ترکاری میں بھرتا ساڈالنے سے وہ ذائقہ آجاتا ہے کہ چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ علاوہ ازیں ذائقہ کے کھانے کو بہت جلد ہضم کرتا ہے۔ جو صاحب ہمیشہ بدہضمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مصالحہ رام بان کا کام دیتا ہے۔ ہر قسم کے کھانے کو ہضم کرکے معدہ کو قوت دیتا ہے۔ خون کافی پیدا کرتا ہے۔ ہر ایک گھر میں اس عجیب و غریب مصالحہ کا ایک پیکٹ ضرور ہونا چاہیئے بلکہ روز اس کا استعمال کرنا چاہیئے سفر کیونکہ اکثر بازاری کھانے کھاتے کھاتے بدہضمی ہوجاتی ہے کھٹی ڈکار آنے لگتی ہے طبیعت متلانے لگتی ہے اور بعض اوقات ان ہی شکایتوں کی وجہ سے بخار تک نوبت آجاتی ہے اگر ایسے موقع پر ہمارا یہ تیار کردہ مصالحہ ساتھ ہو اور کھانے کے ساتھ کھایا جائے تو ان تمام شکایتوں سے محفوظ رہیں گے۔ طبیعت ہر وقت صاف رہے گی بچے سے لیکر بوڑھے تک استعمال کرسکتے ہیں وقت ضرورت اس کی چٹنی بھی تیار کی جاسکتی ہے۔ ایک پیکٹ طلب فرماکر ضرور آزمائیں قیمت فی پیکٹ آٹھ آنہ (۸) چھ پیکٹ (۳) بارہ پیکٹ چار روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

سُرمہ فقیری

کسی نے سچ کہا ہے کہ آنکھیں گئیں جہان گیا۔ اگر آپ اشرف المخلوقات کہلاتے ہو کر بھی ایسی انمول چیز کی قدر نہیں کرتے تو سخت افسوس کا مقام ہے آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا ہر فرد بشر کیلئے ضروری ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بینائی بڑھاپے تک قائم رہے اور آنکھوں کو کوئی مرض نہ ہو ہمارا سرمہ فقیری ایک مرتبہ ضرور طلب فرماکر استعمال کریں یہ سرمہ بڑی محنت و جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے نایاب ادویات سے سرمہ کو کیمیاوی طریق سے صاف کرکے تیار کیا گیا ہے۔ آنکھوں کے تقریباً تمام امراض مثلاً دھند، غبار، جالا، خارش، ضعف بصارت، پانی بہنا، سرخی، ابتدا موتیا بند وغیرہ کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ صرف چند یوم کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی دو چند ہوکر عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہے اگر تندرست آدمی بھی لگائے تو کبھی کسی مرض کا اندیشہ نہ رہیگا قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ چھ شیشی ڈھائی روپیہ بارہ شیشی ساڑھے چار روپیہ (للعہ) محصولڈاک الگ ہے۔

آملہ بہار روغن

یہ تیل نہایت اعلیٰ خوشبودار ہے جو کہ روزانہ سر میں لگانے سے دماغ کی گرمی اور خشکی کو دور کرکے قوت بصارت کو بڑھاتا ہے آنکھوں کی روشنی کو دوبالا کرتا ہے سر میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے بعض تیل ایسے ہوتے ہیں جنکے لگانے سے نزلہ پیدا ہوتا ہے بال جھڑنے لگتے ہیں لیکن ہم نے اس تیل کو بڑی محنت سے اور مفرد ادویات کے مرکبات سے تیار کیا ہے۔ اسکے روزانہ استعمال سے درد سر، نزلہ، زکام وغیرہ کافور ہوجاتا ہے بال ملائم مانند ریشم کے ہوجاتے ہیں ساتھ ہی خوشبو بھی ایسی بسائی گئی ہے کہ ذرا سی مقدار میں سر یا بالوں پر لگانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا عطر مہک رہا ہے۔ اگر اس تیل کو لگا کر کسی جگہ یا محفل میں بیٹھ جائے تو تمام صاحبان کی طبیعت اس کی خوشبو سے خوش ہوجائیگی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ایک درجن دس روپیہ۔ دو درجن سولہ روپیہ۔ زیادہ مال بذریعہ ریل پارسل منگائیں محصول ہر صورت الگ۔

طلاء جوانی و حب جوانی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں مثلاً مشت زنی اغلام بازی اور کثرت جماع سے اپنے ہاتھوں اپنا ستیاناس کرچکے ہیں اور جنکے اعضاء میں کجی لاغری کمزوری اور دبلاپن آگیا ہے اور رگ اور پٹھے ناکارہ ہوگئے ہوں ان کو ہمارا تیار کردہ مشہور عالم طلاء جوانی طلب فرماکر استعمال کرنا

مجربات گپتا

یہ تمام عمر کے مجربات کا ذخیرہ محض برادران وطن کی بہبودی اور راحت کے لئے شائع کیا گیا ہے جو بڑے بڑے مجوس حکیموں اور سنیاسیوں کی سیوا خوشامد اور کئی طرح کی حکمت عملیوں سے مجربات اکٹھے کئے ہیں جس میں آپکو ایسی ایسی بے نظیر ادویات ملینگی جو بنانیمیں آسان اور فوائد میں آبحیات ثابت ہونگی۔ اس کتاب میں ایسا ایک بھی نسخہ نہیں لکھا جو کم از کم بیچاس بیس دفعہ آزمائش میں نہ لیا ہو دوائیں ایسی درج ہیں جو ہر جگہ فوراً مل جاتی ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ عجیب و غریب نسخہ جات خضاب کے تیل بال عمر بھر پیدا ہونے کے سریع الاثر و لاثانی اور حیرت انگیز دوائیں جن سے ہر شخص کامل بن جائے اور کسی اشتہاری دوا فروشوں کے پھندے میں نہ آئے۔ ہر ایک دھات کا کشتہ کرنا ہو وہ لاجواب اوراتنا عورتوں اور بچوں کی بیماریوں کے علاج درج ہیں۔ قیمت چودہ آنہ (۱۴؍)

مخزن المفردات و مرکبات معروف بہ خواص الادویہ حصہ اوّل۔

یہ مخزن طبیبوں عطاروں اور مہوسوں کے لئے ایک بڑا تجربہ کار حکیم ہے حال میں آٹھویں مرتبہ چھپی ہے اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ تھوڑے عرصہ میں یہ کثیر تعداد چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔ اسکے چار حصے ہیں حصہ اول میں تمام ادویہ کے نام اردو فارسی عربی یونانی ہندی زبانوں میں ایک دوسرے کے بالمقابل متعدد جدولوں میں بہ ترتیب حروف تہجی درج ہیں۔ اور ہر دوا کی ماہیت و خاصیت و رنگ و ذائقہ اصلاح و بدل و قدر خوراک نیز اسکے افعال و خواص تحریر کئے ہیں آخر میں عجیب نسخہ جات کشتہ جات بنانے اور دیگر عمل کرنے ہر قسم کے پانی تیار کرنیکا بیان ہے۔ قیمت (۱۲؍)

حصہ دوم مخزن مفردات و مرکبات انگریزی

اسمیں یونانی دواؤں کے انگریزی نام اور ان کے افعال و خواص اور انگریزی دواؤں کے اردو نام اور ماہیت رنگ و ذائقہ نیز یہ کہ کون کون دوائیں کس ملک سے آتی ہیں۔ یا جہاں پیدا ہوتی ہیں درج ہے ڈاکٹروں اور انگریزی دوا فروشوں کے لئے یہ کتاب از حد مفید ہے باوجود ان خوبیوں کے قیمت (۱۲؍)

حصہ سوم مخزن مفردات و مرکبات

اس میں درختوں اور بوٹیوں کی شکلیں بھی ہیں جو استعمال میں آتی ہیں۔ اور ہر ایک بوٹی کا نام مرہٹی لاطینی، گجراتی تلنگی، عربی فارسی وغیرہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہر شخص بذریعہ اس کتاب کے ہر ایک جڑی بوٹی اور درخت کو دیکھکر شناخت کر سکتا ہے۔ طبیبوں عطاروں و دیگر اشخاص کے علاوہ یہ کتاب مہوسوں کی جان ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔ (ع۱)

مخزن مفردات و مرکبات

(حصہ چہارم یعنی ضمیمہ حصہ اول)

جس میں مرکبات کے خلاصہ نسخے ہر قسم کے علاج معہ ہر قسم کے کشتہ جات اطریفل وغیرہ درج ہیں جو بڑے بڑے تجربہ کار خرچ کرنے سے بنتے ہیں چھپکر تیار ہے قابل دید ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍)

خوانِ نعمتِ انگلستان جدید

یعنی ڈبل روٹی بسکٹ شیرمال بند وغیرہ پکانیکی ترکیبیں فن باورچی گیری و خانساماں گیری بابزا و تتمہ مہمات جس میں ہوٹل خانہ۔ رم گودام کھانے کمرے کے متعلق کل باتیں درج ہیں بوتلوں کو صاف کرنا کاگ لگانا برف اور مکھن ناشتہ جیقورات تک شراب چوسنے دینا کھانا کبوتر۔ خرگوش۔ شیر بکری گائے کلیاں اور اصلی خیال کے اور ٹیبل بنانا مفصل درج الغرض یہ نادر الوجود کتاب فن خانساماں گیری کے لائق اور مستند کتاب ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

کیمیائے عشرت معروف بہ تریاق باہ

یہ کتاب بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانیوالی اپنے رنگ کی ایک کتاب ہے اس میں اول سے آخر تک باہ کے ہزاروں نسخے درج ہیں یہ کتاب اپنی خوبیوں کے باعث ہزاروں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ جلد خرید یئے۔ ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت ایکروپیہ (عہ)

مخزن الادویہ انگریزی معہ خواص

یہ وہ نادر اور نایاب کتاب ہے جس کا رکھنا ہر شخص کیلئے ہر اور حکیم و عطار کو بھی ضروری ہے۔ اس میں تمام ادویات انگریزی کا خواص اور ترکیب استعمال ادویہ اور اس بات کا مشرح بیان ہے کہ فلاں دوا فلاں چیز سے بنائی جاتی ہے۔ آجتک کوئی کتاب ایسی اردو میں طبع نہیں ہوئی تھی جس سے ادویہ انگریزی کا حال معلوم ہو سکے۔ قیمت (عہ)

مطب میر حسن کلاں

آج تک ایسی کوئی کتاب کہ جس کو دیکھکر ناواقف آدمی بھی مثل حکیم حاذق کے علاج کر سکے اردو میں طبع نہ ہوئی تھی اس نادر کتاب میں تمام مرضوں کے نسخے لکھے گئے ہیں جب کسی مرض کا علاج کیا جاوے تو ممکن نہیں کہ اس مرض کو فائدہ نہ ہو۔ یہ کتاب بڑے بڑے بادشاہی اطبا کے ہاں ملتی تھی۔ قیمت تین روپے (سے)

اکسیر اسپ

یہ کتاب بھی گھوڑوں کے علاج میں لاجواب ہے۔ گھوڑوں کے تمام امراض و سبب و حیوانات کی شناخت اس خوبی سے بیان کی ہے کہ مبتدی کو اسنے کامل استاد و سلوتری بنا دیا ہے۔ جن نسخوں کو لوگ ہزاروں روپے لیکر بتاتے تھے وہ اس کتاب میں سینکڑوں صحیح ہیں۔ یہ کتاب رؤسائے والاشان کے لائق ہے قیمت دو روپے

مجربات باہ

ایک ایسی نایاب کتاب جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے باہ کے بیٹوں کو اور بوڑھوں کو اس سے زیادہ ممکن ہے مستند اور فائدہ بخش کتاب نہیں مل سکتی جس میں ادویہ کے جملہ اقسام مثل نوشدار و اطریفل جوارش حلوے حبوب خمیرے دوا روغن، سفوف، شربت، طلا، عرق، لعوق، البوب معجونات مفرحات مربہ جات ملہ اللحم وغیرہ مرکبات باہ کے ایسے ایسے مجرب اور قدیم و صحیح نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ کہ جن کی بدولت

ہزاروں نامراد اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ اعضائے رئیسہ کے تمام عوارض کا علیحدہ علیحدہ فصلوں میں بیان ہے قیمت فی جلد دو روپے (عہ)

گنج قارون یا ماہر فن معلم

اگر آپ صرف ایک روپیہ خرچ کرکے ہزاروں روپے کمانا چاہتے ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ صنعت و حرفت کے متعلق ایسی مفید اور مستند کتاب آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی اس کتاب کی برکت سے ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی ہر ایک علم و ہنر میں بغیر مدد استاد کے ماہر ہو سکتا ہے اور ہزاروں روپیہ کما سکتا ہے۔ مختصر فہرست مضامین۔ بال اڑانے کا صابن بنانے کی ترکیب بلا آمیزش چربی ہر قسم کی ادویات اور پھولوں کی روح عطر تیل بنانا گھڑی سازی فوٹوگرافی تار برقی کا کام پریس کا کام گلٹ سازی کا کام بلا بیٹری اور بذریعہ بیٹری ہر قسم کا سوڈا واٹر بنانا گیس کی روشنی پیدا کرنا۔ ربڑ کی مہر بنانا کاغذ اور بلاٹنگ پیپر بنانا موم بتی دیا سلائی بنانے کی آسان ترکیب ڈبل روٹی بسکٹ بنانا تار کے نیچے۔ چھتریاں بٹن وغیرہ گندھک کا شورہ نمک کے پیالے و گلاس بنانا۔ باب آخر میں نفیس اور مجرب المجرب [illegible] جات جن کو بلا مبالغہ اکسیر احمر کہہ سکتے ہیں سر سے پاؤں تک ہر ایک مرض کی اکسیر ہوا ہر قسم کے تمام سرمہ لگانے سے دور ہو جائیں پیٹ پر مرہم لگانے سے جلاب ہو جائے خضابوں کے بنفشہ تیل وغیرہ وغیرہ نرالی چیزیں

باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف چار آنہ محصول

ہمہ دان طبیب

یہ وہی نادر کتاب ہے جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں دھوم مچا دی ہے یہی وجہ ہے کہ صرف ایک سال میں دو ہزار جلدیں بک چکی ہیں اسمیں اصلی کوک شاستر علم النساء رنگ رنگ کے کوک منجری۔ مجربات بوعلی سینا دلپذیر ایسی تمام کتابوں کا جوہر عورتوں کی قسمیں اور انکی شناخت حیض و حمل کے کل امراض کی پوری تشریح اور تیر بہدف علاج آجتک کی قدیم و جدید معلومات کا خزانہ مردوں کی تمام موذی بیماریاں مثلاً آتشک جریان۔ سوزاک سستی نامردی وغیرہ کے مجرب نسخے۔ ڈاکٹری یونانی اور ویدک، فقیری اور عطائی جو آجتک سینہ بسینہ چلے آتے سینکڑوں روپے لیکر کوئی نہ بتلاتا تھا۔ علاوہ اسکے بہن میں بیماریوں کا ایک ہی نسخہ بال سیاہ کرنے کے کیمیائی خضاب اس کتاب کو خرید کر پورے حکیم بنجاؤ گے پھر کسی کتاب کو خریدنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ باوجود ان خوبیوں کے بھی قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ)

یوگیشور یعنی روحانی معلم

اس کتاب میں علم یوگ کی تمام شاخوں کا مکمل بیان مثلاً مسمریزم۔ علم تسخیر۔ سرت شدا گھوڑ دوڑ یعنی دو یا علم تصور۔ روشن ضمیری حاضرات جادو ہر ایک کی اصلیت سادہ اردو میں بیان کر دی ہے۔ مختصر مضامین یہ ہیں۔

یوگ کا لطف۔ یوگ کی عظمت یوگ کی دلچسپیاں یوگ کی کمالیت راز یوگ ابھیاس راج یوگ کی آٹھ منزلیں۔ مسمریزم کے شعبے یوگ کی آٹھ سیڑھیاں مسمریزم کا عمل اور مقناطیس بڑھانے کا طریقہ عمل تسخیر ہمزاد ایسی لاجواب کتاب آجتک تمام عالم میں طبع نہ ہوئی خود شناسی کا مجرب نسخہ علم غیب کا آئینہ جسکو دیکھتے ہی نئی روشنی والوں کی آنکھیں چوندھیا جائیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صابون سازی

اس میں صابون سازی کے تمام بھید بغیر کسی بخل کے کھول دئے ہیں جنکو پڑھکر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بغیر استاد کے گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ کما سکتا ہے کتاب میں سینکڑوں قسم کے انگریزی دیسی خالص اور میلدار رنگدار وخوشبودار صابن بنانے کے نہایت آسان طریقے درج ہیں۔ جو جاہل سے جاہل اور گھر بیٹھے عورتیں بنا لی جاویں اور فوراً بکتا جاوے۔ خالص دیسی صابن بذریعہ آگ ایسی۔ چکنا ذریعہ کاسٹک سوڈا جو بغیر آگ دس منٹ میں تیار ہوجاوے۔ علاوہ سپیدہ صابون چاک صابون پیرسوپ۔ کاربالک ارنڈی کا رنگ دار خوشبودار موتیا کیوڑہ۔ نارنجی۔ گلابی۔ صندلی روزمرہ کے کام کا عام بکنے والا جودن میں ہزاروں ٹکیاں بناؤ بال صفا تین قسم کا ہر ایک تیل کا بنانا علاوہ وزن دار کرنا وغیرہ وغیرہ ہزاروں روپیہ کا نسخہ یعنی سرسوں کے تیل کو سفید اور

تلوں کے تیل کو مانند گھی کے بنانا وغیرہ درج ہیں قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے (عہ)

تجربات وہمن

یہ کتاب مصنف نے خاص اپنے تجربہ سے لکھی ہے ایک بھی نسخہ سنا سنایا درج نہیں کیا مختصر فہرست یہ ہے کہ پانچ منٹ میں بال سیاہ کرنے کا خضاب انگریزی و دیسی صابون بنانا بال اڑانیکا صابون عرق تیل بنانا وورد پے روز کمانے کا ہنر بوٹ پالش جو ہزاروں روپیہ سالانہ کا بکتا ہے۔ خوشبودار سپیرٹ ایل چار کی سفوفی ٹکیاں دانتوں کا منجن بنانا۔ ربڑ پریس بنانا جس سے اشتہار وغیرہ جو مرضی ہو چھاپ لو۔ اس قسم کے بہت سے ہنر درج ہیں۔ قیمت چودہ آنے (۱۴ر)

لطف زندگی (یا) رفیق ہمدم

جس نے اس کتاب کو پڑھ لیا گویا تمام دنیا کے کتب خانوں کی سیر کر لی۔ اور تمام دنیا کے رازوں سے واقف ہوگیا۔ اگر آپ کو سچے رفیق کی تلاش ہے جو ہر وقت دکھ سکھ میں آپ کا ساتھ دے یا اگر لطف زندگی اٹھانا چاہیں تو ضرور اس کتاب کو خرید کر اپنے پاس رکھیں اس میں ہر ایک انسان کے مفید مطلب نصیحتیں عقلمندوں کے نزدیں اقوال بچوں کی تمام بیماریوں کے تیر بہدف نسخے تمام زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج دہاتوں کا کشتہ کرنا علاج بذریعہ پانی صنعت وحرفت کے متعلق اہم واقفیت بجلی کا پورا کام طبع سازی گھڑی سازی فوٹوگرافی علم

سرود یا علم مسمریزم ہمزاد کو قابو میں لانے کی ترکیبیں جس کی چند روز مشق کرنے سے ہی انسان روشن ضمیر بن سکتا ہے۔ غرضکہ تمام ملکوں کی سیر گھر بیٹھے کر سکتا ہے۔ غرضکہ تمام خوبیاں پڑھنے سے ظاہر ہونگی۔ صفحات ۶۰ قیمت ۸/

دودھ اور اسکی حقیقت

ہر قسم کے دودھ کی تاثیر اور اسکے استعمال کے ٹھیک طریقے قیمت بارہ آنے (۱۲/)

رسالہ شطرنج

شطرنج کھیلنے کے شوقین کے لئے یہ رسالہ نہایت عمدہ ہے جس میں نقشے دکھائے گئے ہیں۔ جو استادوں کی بازیاں بھی ہیں اسکی قیمت پانچ آنے (۵/)

کلید فوٹو گرافی

اس کتاب میں پوشیدہ باتیں بہت آسان عبارت میں ظاہر کر دی ہیں۔ سیکھنے کے لئے ایک ہفتہ کافی ہے بچے تک اسکو پڑھکر فوٹوگرافر بنینگے۔ قیمت چھ آنے (۶/)

تاش بتیسی ناٹک

اسمیں تاش کے وہ تماشے جو تماشہ گر دلی میں ہوئے تھے علاوہ اور بہت سے تماشے لکھے گئے ہیں جن کی خوبی بیان سے باہر ہے۔ اور ہر کھیل تماشے کی تصویریں بھی ہر موقعہ پر بنادی ہیں تاکہ ہندی کی سمجھ میں آجائے۔ قیمت چار آنے (۴/)

سرکیہ بھاگوت

مصنفہ منشی لکھن لال جی جسمیں ہر ادیتانہ کی کتھا اور سری کرشن جی کی تمام لیلاؤں کا مفصل حال درج ہے جو نہایت عمدہ سلیس بھاکا زبان میں معہ نقشہ درج ہے۔ قیمت فی جلد پانچ روپیہ (عہ/)

بھگوت گیتا اردو

اردو اشلوک مع سنسکرت اول اصل سنسکرت ناگری حروف میں لکھکر پھر اسکے نیچے اردو حروف میں سنسکرت کو تحریر کرکے اور بعد میں اردو یعنی معنی درج کئے ہیں۔ اردو خوانوں کے واسطے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱/۲)

بھگتی ساگر

از تصنیف چرنداس جی مہاراج کا بنایا ہوا گیان بیراگ کا بھنڈار۔ پریم بھگتی کا ساز بھجن بہار ناد غیرہ نیادہ حال منگا کر دیکھنے سے سب معلوم ہو جائیگا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ (۱۸/)

اے نیو سیلف انگلش ٹیچر

ہزاروں آدمیوں میں انگریزی گفتگو کرنے کا حوصلہ ہوتا ہو مطلب اظہار کرنے کے لئے برمحل الفاظ نکلتے ہوں جسکی وجہ سے دل کی دل میں رہ جاتی ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے جس سے روزانہ کی گفتگو اور دنیاوی کاروبار چلتے ہیں۔ بخوبی تمام کر سکتا ہے۔ نہ کسی استاد کی ضرورت نہ کسی سے الجھا صرف اسکے دیکھنے سے آپ تھوڑے عرصہ میں ایک اچھے انگریزی داں بن سکتے ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کہ ہندی بھی نہایت آسانی پڑھ لے لفظ انگریزی و تحریری دونوں

میں لکھے ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

علم مجلسی المعروف مجموعۂ زندہ دلی

یہ کتاب آپ کو گویا ادیب حاضر جواب بنادیگی بلکہ ہر معرکہ کا مرد، اور ہر محفل کی زینت، اور ہر مجلس کو باروق بنادیگی۔ یہ کتاب آپ کی تحریر کو دلچسپ تقریر کو پر تاثیر اور ادائے مطلب کو دلپذیر بنادیگی۔ علم مجلسی اپنی قسم کی سب سے پہلی کتاب ہے جو نئے ڈھنگ، نیا رنگ نئی شان اور نرالا ڈھنگ جذبات و خیالات کا دلچسپ آئینہ زندگی اور زندہ دلی کا مخزن علم مجلسی کا بیش بہا معدن شعر و سخن کا جوہر لطیف اور دل گداز حسن بیاں کا دلکش پرچانہ اعلیٰ کاغذ اعلیٰ چھپائی قیمت حصہ اول ایک روپیہ حصہ دویم ایک روپیہ دو آنے حصہ سویم نو آنے حصہ چہارم آٹھ آنے (۸)

رسالہ ہارمونیم ہر دو حصہ

(حصہ اول) یہ رسالہ سامنے رکھ لیجئے۔ اور ہارمونیم بجانا شروع کر دیں۔ ایک ہفتہ میں ضرور آجائیگا۔ اس قدر آسان طریقے چہ رنگ راگنیوں کے گانے کے وقت اور تاریخ اور سروں کے نکلنے کا نے بجانے کے لائق مشہور غزلیں ٹھمریاں دادرے تھیٹر کی چیزیں وغیرہ درج ہیں۔ قیمت حصہ اول ۸ حصہ دویم قیمت ۸

گلدستۂ مجربات بوعلی سینا

معروف بہ راحت العاشقین علم طب میں نایاب کتاب ہے کہ جسکی دید کا ایک زمانہ مشتاق تھا نشان کتفی یہ کتاب حکیم کامل بوعلی سینا اور دوسرے حاذق طبیبوں کی کتابوں سے انتخاب اور مجموعہ ہے۔ جسمیں عورتوں کی صفتیں اور قسمیں درج ہیں۔ اول میں طریق مباشرت کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے کیفیت مباشرت اور اس دوا کے فائدے اور نقصانوں کا بیان اور کن عورتوں سے ہم صحبت ہونا چاہئیے۔ دیگر وہ دوائیں جن سے قوت مجامعت کو تقویت ہوتی ہے اور معجونیں مفرح اور جوارش الطریفل تیار کرنے کی ترکیبیں جو باہ کو تقویت دیتی ہیں اور سرعت انزال کو رفع کرتی ہیں اور عجیب نسخہ جات جو بالوں کو دراز سیاہ اور گھونگروالے بنا دیتے ہیں اور چہرہ کو خوشرنگ اور دانتوں کو صاف و خوشبودار کرتے ہیں قیمت صرف ۱۰ آنے

تریاق استمنا

اس میں ناسودوں مجلوقوں اور شکست آدمیوں کے لئے اول اسباب علامات بیان کرکے ایسے عجیب تیر بہدف نسخے علاوہ معجون خمیرے ضماد تحریر کئے ہیں جن کو اطبا لوگ اپنے سینہ میں پوشیدہ رکھتے تھے۔ اس کتاب کا ہر نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

اکسیر کشتہ ہر دو حصہ

طرح طرح کے کشتہ بنانے کی کتاب حصہ اول میں کشتوں کا بیان ہے یعنی سونا چاندی پارہ جست لوہا ابرک چینی موتی مونگا وغیرہ کی مجرب ترکیبیں درج کی گئی ہیں جس سے ہر شخص آسانی سے تمام

قسم کا کشتہ تیار کرسکتا ہے۔ حصہ دوم میں تمام کشتوں انوپان یعنی ترکیب استعمال درج ہے۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ مکمل (عہ)

مخزن علاج حیوانی

مژدہ باد کہ اس کتاب کا زمینداروں اور کاشتکاروں کو عرصہ سے اشتیاق تھا جو لوگ مویشی پالتے ہیں ان کے واسطے از حد مفید ہے اسکے پڑھنے سے ہر شخص مویشیوں کے علاج معالجہ میں واقفیت حاصل کرکے بخوبی علاج کرسکتا ہے۔ قیمت بارہ آنے ۱۲؍

تین دواؤں سے علاج

ایک ویدک ایک یونانی ایک ڈاکٹری گویا تین اکسیروں سے ہر شخص ہر جگہ کل امراض جسمانی سرسری شدید ومزمنہ کا علاج آسانی طریقہ استعمال سے بلا اندیشہ کرسکتا ہے یہ اکسیر سینہ بسینہ چلی آتی ہیں جو بناتے ہیں۔ وہ وید رتن حاذق اور ایم ڈی کہلانے کے علاوہ دنیا کو کہا رہے ہیں زیادہ تعریف فضول ہے۔ قیمت ایکروپیہ۔ (عہ)

جواہر قسمت رسالہ الکیمیا (المعروف) اکسیر الاکسیر ہفت گوہر

یہ کتاب جامع العلوم اکسیر ہے۔ مشرق ومغرب کے حکماؤں کے سینہ بسینہ کے اسرار علم کیمیا کی مخفی باتیں جو ہیر ہزاروں روپیہ خرچ کرنے اور برسوں خوشامد کرنے پر بھی میسر نہیں آتیں۔ پارہ کو کشتہ کرکے اکسیر بنانا جسکے کھانے سے از سر نو جوان ہوجائیں جام مراد یعنی پیالہ بنانا جسمیں پارہ ڈال کر آگ پر رکھنے سے چاندی ہوجائے ایسی دوا بنانا جو جذام برص والے کو اچھا کرے۔ نامرد کو مرد بنا دے الغرض سادھو سنیاسی جوگیوں کی چالیس سال محنت جانفشانی اور تجربہ کامل کے بعد محض بغرض فائدہ رسانی غربا کے یہ مستند ذخیرہ ہے۔ جو آج تک علمی دنیا کی نظروں سے پوشیدہ تھا قیمت عہ

تذکرہ اولیائے ہند

اس نادر الوجود اور مشہور کتاب میں تمام مشہور معروف سات سو اولیائے ہند کامل چشتیہ صابریہ، سہروردیہ، قادریہ نقشبندیہ کے حالات وکشف کرامات زبان اردو سلیس میں درج کئے گئے ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے طبیعت سیر نہیں ہوتی قیمت۔ چار روپے عہ

انوار الاعجاز

جس میں حالات ولادت و رضاعت وسفر رسول خدا صلعم ومعجزات سراپائے ومعجزات خاص والیسے معجزات جو نباتات وجمادات وحیوانات میں ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ معجزات شفا بخش مریضان عالم مانگہ نہایت مشرح لکھے گئے ہیں۔ آخر میں اوصاف وشمائل آنحضرت کا تذکرہ ہے۔ قیمت ۱۲

کاشف اسرار غیب

علم رمل کی وہ مستند کتاب ہے جس کے دیکھنے اور عمل کرنے سے ہر شخص دوسروں کے دل کی بات بتا سکتا ہے۔ اور مخفی سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (صہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۴۴

ہر انگریزی ماہ کے اخیر ہفتہ میں شائع ہوتا ہے

ملک ہندوستان میں سب سے زیادہ کارآمد دلچسپ

اور سستا ماہواری جریدہ

بابت ماہ [illegible] ۱۹۰۹ء

جلد ۲ نمبر ۱

بہادر دہلی

تعداد اشاعت پانچہزار

ایڈیٹر

فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

قیمت سالانہ [illegible] روپیہ — ممالک غیر سے ڈیڑھ روپیہ

[illegible] بنام [illegible] رسالہ بہادر دہلی ہونی چاہیئے

قواعد رسالہ بہادر دہلی

(۱) بہادر ہر ماہ کے اخیر میں ۲۵ تاریخ کو شائع ہوا کریگا۔
(۲) بہادر کا چندہ سالانہ سوا روپیہ ہوگا مگر ممالک غیر سے ڈیڑھ روپیہ لیا جائیگا
(۳) بہادر خاص احتیاط سے ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ اس پر بھی اگر کسی صاحب کو نہ ملے تو ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک اطلاع جانی چاہیئے ورنہ بعد میں ہم ذمہ دار نہ ہونگے۔
(۴) بہادر اول تو بذریعہ منی آرڈر قیمت آنے پر جاری ہوگا ورنہ آرڈر آنے پر وی پی کیا جائیگا مگر وی پی کا خرچ ۳ زائد پڑ جاتا ہے گویا ایک روپیہ سات آنہ میں وی پی وصول کرنا ہوگا۔ لہذا اس سے یہ ہی بہتر ہے کہ منی آرڈر سوا روپیہ کا کیا جاوے
(۵) بہادر میں وہ ہی مضامین شائع ہوسکیں گے جو نہایت اعلیٰ اور صلح کل ہونگے
(۶) بہادر کو مذہبی یا سیاسی معاملات سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔
(۷) بہادر کا ایمان بغیر رو رعایت ہر اشرف المخلوقات کی خدمت طبی۔ فنی۔ ادبی۔ اخلاقی۔ دماغی۔ جسمانی اور علمی کرنا ہوگا۔
(۸) بہادر عنقریب وہ علمی بیش بہا لٹریچر آپ کے سامنے پیش کریگا جو علمی دنیا میں اپنی نظیر آپ ہی ہوگا۔
(۹) بہادر کے متعلق جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام جنرل منیجر ہونی چاہیئے۔

راج بہادر سکسینہ جنرل منیجر رسالہ بہادر دہلی

بہادر
دہلی

جلد نمبر ۳ | بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء | نمبر ۱

للہ الحمد۔ ہر آں چیز کہ خاطر مے خواست
آخر۔ آمد۔ زپسِ پردۂ تقدیر۔ پدید

پبلک کے تقاضہ پر۔ ہم۔ رسالہ بہادر۔ کو مکرر۔ جاری کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ جس طرح ممکن ہو۔ یہ رسالہ ہمیشہ جاری رہے گا۔
شکر ہے کہ۔ رسالہ "بہادر" کی طبی اور علمی۔ اخلاقی خدمت رائیگاں نہیں گئی چنانچہ التوا اشاعت پر بے شمار۔ حضرات کی فرمائشوں نے ظاہر کر دیا کہ۔ پبلک رسالہ بہادر۔ کو پسند کرتی ہے۔ مفید سمجھتی ہے۔ اور۔ اس کی سرپرستی پر آمادہ ہے۔

ہمارے لئے فخر کرنے اور خوش ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے پبلک کی طبی و علمی خدمت بلا تمیز۔ قوم و ملت۔ مذہب۔ ہمارا شعار۔ رہا ہے اور۔ آئندہ کیلئے بھی بدستور یہی پالیسی ہو گی۔ اور ہم کوشش کریں گے۔ کہ کم سے کم ہلکی قیمت پر زیادہ سے زیادہ قیمتی۔ علمی مضامین۔ طبی ہدایات اخلاقی خیالات مفید ترین ادویات۔ پبلک کی خدمت میں پیش کرتے رہیں۔ بلکہ اب ہم پبلک۔ کے دل و دماغ۔ جسم و جسمانیت۔ حفظ صحت اور [illegible] کے اصول۔ و دستور۔ کی نشو و نما۔ ترقی اور [illegible] کیلئے۔ اور بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ رسالہ بہادر میں آئندہ ایسے [illegible] مضامین۔ اور ایسے دلکش انتخب مفید خیالات پائیں گے

اتنی برائے نام قیمت پر۔ اور کسی جگہ میسّر نہیں آسکیں گے۔

سرِدست **تاریخ اشاعت** کی رعایت سے یہ پہلا رسالہ۔ بڑی عجلت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اور افسوس ہم خاطر خواہ اس کی۔ ترتیب و تنظیم نہیں کرسکے۔ پر۔ ہم اُمید۔ دلاتے ہیں کہ رسالہ کے آیندہ مضامین پوری شان و شوکت سے شائع ہوا کرینگے۔ اور۔ اگر پبلک نے ہمارا۔ ہاتھ بٹایا۔ تو اُن کا یہی رسالہ بہادر بحیثیت مجموعی۔ اُنکی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ اور۔ وسیلہ۔ بن سکے گا۔

طبّی دُنیا۔ کی باتیں

یا دش بخیر۔ طبّیہ کالج دہلی۔ کا نام۔ ہمارے اور پبلک کیلئے کافی دلکشی رکھتا ہے۔ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کے ایثار اور خانبہادر پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب ایم اے سی آئی ای (مرحوم) کی سرپرستی میں کالج نے۔ ہر شعبہ میں ترقی کا قدم آگے بڑھایا سینکڑوں ہزاروں۔ طلبا ر۔ اس چشمۂ فیض سے سیراب ہو کر۔ طبّی دُنیا کے لئے قابل فخر کارکن ثابت ہوئے۔ اور۔ اس کی ساکھ۔ بایدوشاید۔ حالت تک پہنچ گئی۔ پر افسوس جب سے اسکے وہ۔ دونوں۔ سرپرست عالم بقا کو روانہ ہوئے۔ اسوقت سے پبلک طبّیہ کالج اور اس کے نظام و حالات میں نمایاں انقلاب دیکھ دیکھ کر۔ روز بروز مایوس ہوتی جا رہی ہے۔

خود۔ کالج کا عملہ فعلہ۔ بھی۔ اس انقلاب کو محسوس کئے بغیر نہیں رہا طلبا راو اساتذہ۔ کے ماسوا مریض۔ اور۔ اُن کے تیمارداروں تک ایک گونہ حسرت و افسوس کا۔ احساس کرتے دیکھے جا رہے ہیں۔

اور جسطرح ۔ پے در پے ۔ ان ہر دو ۔ حضرات کی وفات لوگوں کیلئے حیرت کا باعث ہی ۔ اسیطرح ۔ انسٹی ٹیوشن میں ۔ لگاتار ۔ دھڑہ بندی پر ۔ ہر جگہ تعجب کیا جا رہا ہے ۔

ہم پوچھتے ہیں آخر ۔ اس کا انجام کیا ہوگا ؟

کورس میں بے شمار قابل اعتراض باتیں داخل ہیں ۔ تعلیم و تربیت تسلی بخش نہیں مانی جا سکتی اساتذہ ۔ کے جداگانہ مطلب ۔ اور ۔ ڈیڑھ اینٹ کی جداگانہ مسجدوں ۔ الگ الگ راگ اور جدا جدا ڈفلی نے انسٹی ٹیوشن کو اس کے مرکز ثقل سے ہٹا دیا ہے ۔

کافی سے زیادہ تنخواہ پانے کے بعد ۔ بھی کالج کے استادوں کا ۔ اپنا اپنا مطلب ۔ اور دوا فروشی جاری رکھنا کورس ۔ کی کتابوں کو ۔ حصول دولت کا ذریعہ بنانا ۔ اور ان کی قیمتوں میں نہایت گرانبار اضافے ۔ بیحد قابل اعتراض ہیں ۔ اور ۔ اس طرح ۔ نہ صرف انسٹی ٹیوشن کی دلکشی اور ساکھ ۔ غارت ہوتی جا رہی ہے ۔ بلکہ انسٹیٹیوشن کے دواخانہ پر بھی نہایت نازیبا زد ک اور کساد بازاری کا خطرہ اور حملہ ہی جو ۔ ان تمام اساتذہ ۔ کی تنخواہوں کا متکفل ہی

پیرزادہ موصوف اور مسیح الملک نے کبھی ۔ انسٹیٹیوشن کے مفاد کے سامنے روپیہ اور دھڑہ بندی کو ۔ معیار نہیں بننے دیا تھا کیونکہ دواخانہ ۔ جو ۔ لاکھوں روپیہ کماتا رہا ۔ وہ بجائے خود پبلک کا ہی روپیہ تھا ۔ اور ۔ اسے پبلک پر ۔ خرچ کر دیا جاتا تھا ۔

پر ۔ اب ۔ روپیہ کے خرچ کرنے میں جز رسی کی یہانتک نوبت پہنچگئی ہے کہ ۔ انتظامی عملہ صرف کم خرچ دکھلانے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے اور ۔ یہ نہیں دیکھتا ۔ کہ دواخانہ کی آمدنی ۔ جس قدر بھی خرچ سے زیادہ ہے وہ سب ایسی کمائی ہے ۔ جس کی تلافی صرف اس کے انسٹیٹیوشن میں خرچ کر دینے سے ہی ہو سکتی ہے ۔

جڑی بوٹی

جڑی بوٹی۔ کو حسب ضرورت۔ اور ہر موسم و مرض کے لحاظ سے قدرت بڑی فیاضی اور بہتات کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اور ہر مقام پر۔ پیدا۔ کرتی ہے۔ اور بالعموم دیکھا جاتا ہے کہ زہر کے پاس پاس ہی۔ فادزہر۔ ہوتا ہی اتری حفظ صحت اور۔ نت نئے امراض کی بہتات۔ کو۔ روکنے کیلئے۔ ضروری اور سخت ضروری ہی کہ جڑی بوٹی کی تشخیص۔ شناخت۔ نشوونما۔ فراہمی۔ اور اُن کی سیدھی سادھی ادویہ سازی کے فنون کو ترقی دیجائے تاکہ۔ غریب ہندوستان بیشی داموں میں بلا سود۔ کروڑوں روپے سالانہ ضائع کرنے سے محفوظ ہوجائے اور ہسپتالوں کے بالٹی دواؤں اور اظہار کے ناز و کرشموں سے۔ ضرورتمند دنیا۔ بڑی حد تک محفوظ ہوسکے۔

ہم کوشش کر رہے ہیں کہ۔ مرتاض جوگیوں اور۔ درویشوں سنیاسیوں کی خدمات حاصل کرکے۔ جڑی بوٹی۔ کے عام رواج۔ کیلئے مناسب۔ تدابیر عمل میں لائیں اور۔ جڑی بوٹی کے فن کو بطور فن۔ سیکھنے سکھلانے کا موزوں سکول قایم کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پبلک کی بہت عمدہ خدمت ہوگی اس کیلئے ہمیں زر پرست نہیں۔ بلکہ رحمل۔ اور دنیا کے دکھوں کو مٹانے کا تہیہ کرنے والے روشن دماغ نیک دل انسانوں کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت سے باقی حالات و معاملات معلوم کر سکتے ہیں۔

حفظ صحت

سورج۔ کے طلوع و غروب۔ کی تبدیلیوں۔ اور مقامی۔ پہاڑوں دریاؤں ندی نالوں۔ اور۔ زمین و صحرا۔ کے حسب حال جب موسموں اور فصلوں میں تغیر و تبدل ہوتا ہی تب خاص خاص امراض پیدا ہوتے رہتے ہیں افراد ملک کی مفلسی۔ یا بڑھی ہوئی دولت نیز غذا۔ اور خوراک۔ نقل و حرکت۔ نیز۔ اور اور دیگر خارجی داخلی۔ تاثرات سے قسم قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

حاجتمند۔ رنجور مصیبت زدہ ۔ دنیا۔ امراض میں مبتلا ہو کر ان ڈاکٹروں کی طرف
توجہ بڑھاتی ہے ۔ جو دنیا میں صحت قایم کرنے کا گویا ٹھیکہ لئے ہوئے ہیں ۔ جزئیات
کو چھوڑ کر ۔ کلیتہً یہ صاف بات ہے کہ ڈاکٹر اور ان کی بدیشی دوائیں بالعموم ہمارے
ملک کی بیماریوں اور بیماروں کیلئے جتنا کہ دعوی کیا جارہا ہے اس قدر ہرگز ہرگز مفید نہیں ۔
البتہ عربی طبی اور خود ہندوستانی ویدک علاج ۔ عام لوگوں کے مزاج و حالات کے
مطابق و موافق ہوتا ہے ۔ اور ۔ اس سے وہ بالعموم شفایاب ہوجاتے ہیں ۔ لیکن یہ سب کچھ بھی
چونکہ بڑی حد تک اغراض ذاتی سے وابستہ ہوتے جارہے ہیں ۔ اور ہر جگہ کم و بیش بیماروں
کے ساتھ ۔ بزنس کے طریقہ پر سلوک کیا جارہا ہے ۔ اس لئے ۔ ضرورت ہے کہ ۔
ہوشمند افراد ۔ ملک مہربان قدرت کے قدرتی معالجات سے کام لینا سیکھیں ۔ مناسب
مساکن صاف ہوا ۔ صاف پانی ۔ ہلکی زود ہضم غذا ۔ ورزش ۔ انسانی حفظ صحت کی
بہترین ضامن بن سکتی ہیں ۔ بشرطیکہ انسان ان سے کماحقہ کام بھی لے ۔

صحت عامہ کے لئے تازہ تازہ صاف ہوا سب سے مقدم چیز ہے ۔
کھلے میدانوں باغوں سیرگاہوں ۔ کی صحت بخش ہوا صحت جسمانی کیلئے بہت ہی مفید ہے ۔
اس کے بالمقابل ۔ گلی سڑی گندگی میلی کچیلی چیزیں ۔ موریاں ۔ بدرروئیں ۔ مرگھٹ ۔
گندے نالے ۔ گوبر اور غلاظت کے ڈھیر ۔ ہواؤں کو خراب اور زہریلا کر دیتے ہیں ۔ گھروں
میں ہوا اور روشنی کیلئے ۔ کافی ۔ دروازے ۔ کھڑکیاں ۔ روشندان ۔ رکھنے چاہئیں ۔

دوسرے درجہ پر صاف تازہ تازہ پانی کا نمبر ہے ۔
اور اچھے پانی کی پہچان یہ ہے کہ وہ بے رنگ بے بو ۔ بے مزا ۔ صاف شفاف سبک ہو ۔
سب سے اچھا پانی بارش کا ہوتا ہے ۔ جو ۔ ادہر ادہر سے لے کر رکھ لیا جائے ۔ یا پھر فلٹر سے
صاف کر کے پانی پی سکتے ہیں ۔
کم از کم پینے کے لئے ۔ پانی کو ۔ جوش دے کر سرد کر لینا عموماً مفید ثابت ہوا ہے ۔

غذا کا مسئلہ سچ پوچھو تو اتنا ٹیڑھا نہیں جس قدر ہم نے اسے خود بگاڑ رکھا ہے۔ مناسب ہے کہ۔ اپنے جسم وجسمانیت کے حسب حال ڈاکٹر یا حکیموں ویدوں سے غذا تجویز کرا کے۔ اُسپر کم وبیش عمل پیرا ہونے کی کوشش جاری رہے۔ غذا کے اچھے بُرے ہونے کی عام شناخت بھی کچھ مشکل بات نہیں قریب قریب ہر ایک آدمی صرف اپنے ذاتی تجربات کی مدد سے اپنے لئے۔ موزوں غذا کا انتخاب کرسکتا ہے۔ غذا کی مقدار بھی۔ خود قایم کی جاسکتی ہے ذرا بھوک باقی رکھ کر کھانا عموماً مفید ہوتا ہے۔ جہاں تک ہوسکے پھل پھیاری کو اُن کی قدرتی حالت میں استعمال کرنا چاہئے۔ سیب۔ ناشپاتی۔ انگور۔ نارنگی۔ اور۔ دوسرے درجہ میں موسمی پھل اور میوے ہیں۔ پھل علی الصباح نہار منہ کھانے چاہئیں۔

ورزش سے مراد یہ ہے کہ رات دن میں اتنی نقل وحرکت ضروری جاری رہے کہ۔ غذا با آسانی ہضم ہوسکے۔ ورزش سے۔ خون کی گردش تیز ہو جاتی ہے۔ اور ہمارے جسم کے اجزار کافی طور پر سیراب ہونے لگتے ہیں۔ پسینہ خارج ہونے کے معنے ہیں۔ کہ بدن خود اس قابل توی ہو گیا ہے کہ خراب چیز کو باہر نکال پھینک رہا ہے۔ پسینہ کی حالت میں۔ بدن کو ہوا۔ نہ لگنے دی جاتے۔ بہت زیادہ۔ ورزش۔ بھی الٹا اثر کرتی ہے۔ بالکل ورزش نہ کرنے سے جسم کمزور۔ یا بھدا۔ ہو جاتا ہے۔

عام اصول صحت

قبض۔ نہ رہنے دیا جائے۔ کافی نیند بھر کر سونا چاہئے۔ روزانہ غسل جاری رہے۔ حتی الامکان دریا کا غسل چاہیے۔ گھر میں۔ نہانے کیلئے۔ نیم گرم۔ پانی۔ لینا چاہئے سردہوا۔ بہت دھوپ میں نہانا نہیں چاہئے۔ کھانا کھانے کے بعد فوراً نہانے سے پرہیز رہے۔

لباس۔ صاف۔ موزوں۔ موسموں کے مناسب حال گرم یا سرد ہونا چاہئے۔
سفر کرنے سے پہلے۔ جہاں جارہے ہو وہاں کے لئے کافی لباس ساتھ لینا چاہئے۔
تجویز یہ ہے کہ بے سود۔ بھرتی کے مضامین کی بجائے۔ رسالہ بہادر۔ میں عموماً فصل وار
موسمی امراض اور اُن کے معالجات پر روشنی ڈالی جائے۔ تاکہ حسب ضرورت ناظرین اور
غریب غربا۔ اُن کو پڑھ کر۔ حکیموں اور۔ ڈاکٹروں کی ناز برداریوں سے بڑی حد تک
مستغنی۔ ہیں۔ اگرچہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ ان مضامین کو پڑھ کر کوئی شخص ڈاکٹر
حکیم بن سکتا ہے کیونکہ یہ مقصود ہی نہیں نہ یہ مدعا ہے کہ۔ بڑے بڑے اطبا و ڈاکٹروں
کے زیر بحث نازک معاملات پر خامہ فرسائی کی جائے۔
بلکہ۔ ہمارا مطلب صرف اتنا ہے کہ۔ عام پبلک کی تکلیفوں کو حتی المقدور۔ کم کرنے
کیلئے سیدھے سادے الفاظ میں۔ اُن امراض اور تکلیفوں کے معالجات اور۔ رکھ رکھاؤ
کے طریقے بتلائے جائیں۔ جن کا عموماً اُس موسم میں خاص زور ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔
اور اسی طرح ہمارا خیال ہے کہ ہم پبلک کی تکلیفوں کو شاید کامیاب حد تک کم کرنے میں
مدد کرسکیں گے۔ زیادہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے پبلک کو اُن امراض پر ہمارے
مستقل ٹریکٹ پڑھنے چاہیئں۔

چیچک

فروری ختم ہوا اور یہ مارچ ہے۔ اس موسم میں اکثر چیچک کی شکایات عام رہتی ہیں۔
اور چھوٹے چھوٹے قصبات اور دیہات میں۔ یہ مرض زیادہ مصیبت برپا کرتا ہے۔ کتنے
بچے۔ ماں باپ سے چھن جاتے ہیں۔ اور بہت سے اس مرض میں۔ کان۔ آنکھ کی طاقت
چہرہ کی خوبصورتی کو ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھتے ہیں۔

جہاں۔ ڈاکٹر اور حکیم کی بروقت امداد۔ ممکن نہیں ہوتی۔ یا۔ ہر ایک چھوٹی چھوٹی بات کے متعلق طبی ہدایات بآسانی نہیں مل سکتیں وہاں اسکے نتائج عموماً خطرناک ہی ہوتے ہیں۔
اس میں شک نہیں کہ چیچک کے ٹیکہ نے اس موذی مرض کو کم کرنے میں بڑی مدد دی ہے لیکن پھر بھی خراب ٹیکہ۔ ٹیکہ لگانے والوں کی سرسری گشت اور ماں باپ کی بے پروائی گاؤں کی زندگی کی تکلیفات میں کچھ نہ کچھ اضافہ کئے بغیر نہیں رہتیں۔
بچارے ناواقف ماں باپ۔ ممتا کے مارے۔ کرنے کو تو بس چلتے پر کوئی احتیاط۔ کوئی علاج باقی نہیں چھوڑنا چاہتے۔ لیکن حکیموں ڈاکٹروں کو اتنی فرصت اور ضرورت کہاں کہ وہ ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں میں مشورہ دیں۔
دیکھی بیٹر۔ تو سرے سے اس ساری بحث سے سروکار ہی نہیں۔

رہے ماں باپ اُن کو اپنے بچوں سے جس قدر محبت ہوتی ہے اور جس طرح وہ اپنے بچوں کو اس موذی چیچک سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا سرسری اندازہ۔ گوڑ گانوہ وغیرہ کے دیہی کے میلوں کی بھیڑ بھاڑ سے ہوسکتا ہے جہاں دور۔ دور سے ماں باپ۔ اپنے بچوں کو بڑے اخراجات برداشت کر کے لاتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ پریشان ہوتے ہیں کاش وہ طبی طریقہ پر۔ اس سے آدھی بلکہ چوتھائی تکلیف۔ اور خرچ۔ پر بچوں کو بچانے کی کوشش کریں۔
چیچک اندرونی مواد۔ اور وبائی سمیت۔ کے سبب مرض اُچھلتا ہے۔ کبھی کسی مریض کا مواد ظاہر ہو۔ رطوبت لگنے۔ بلکہ پاس پاس سانس لینے کپڑوں اور اسباب کے چھونے تک سے۔ یہ مرض۔ چمٹ جاتا ہے اور خاصا۔ تندرست بچہ۔ ذرا سی بے احتیاطی سے مرض کا شکار۔ ہوجاتا ہے۔ اور پھر بچوں ہی پر منحصر نہیں بلکہ بڑی عمر میں بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔ خاصکر۔ کالی رنگت والے بچے جن میں مواد۔ زیادہ ہوتا ہے۔ اُن کو تو بس یہ اچیٹ کر ہی لگتا ہے۔

اگر بیماری کو روکنا چاہتے ہو تو ۔ مریض کے اور سب کے فوراً ٹیکہ کراؤ ۔ اور ۔ بروقت ڈاکٹری علاج شروع کرا دو ۔ اور مناسب دوائیوں کا ذخیرہ گھر میں رکھو۔

جن کے چیچک نکلتی ہے ۔ وہ دس دس دن پہلے سے نڈھال ۔ سست اور بدحواس ہونے لگتے ہیں پھر دس بارہ دن کے بعد ۔ یکایک جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے ۔ ہاتھ پاؤں میں کھچاؤ ۔ تشنج ، شروع ہو جاتے ہیں ۔ جوڑ جوڑ اور رگ رگ میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے ۔ خاص کر ۔ گردن ۔ سر ۔ کمر ۔ پیٹ میں ۔ شدید درد ۔ ہوتا ہے جس سے بے زبان ننھے منے بھولے بچے ۔ تڑپ ہی تو اٹھتے ہیں ۔ ادھر ۔ پیاس ۔ اُبکائی ۔ قبض ۔ ستانا شروع کرتے ہیں ۔ حتیٰ کہ بہتیرے نازک مریض تو بخار ۔ میں بے ہوش ہو کر ہذیان میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔

یہ بخار ۔ سخت اور بہت سخت ہوتا ہے ۔ پھر تقریباً تین دن کے بعد بخار ۔ میں ذرا کمی آجاتی ہے اور اب ۔ مریض کے چہرہ ۔ پیشانی ۔ ہاتھ ۔ پاؤں ۔ سینہ ۔ پر چیچک کی پھنسیاں نکلنی شروع ہوتی ہیں ۔ ان پھنسیوں میں بہت جلن بدبو کھجلی ہوتی ہے جس سے نوچنے اور کھجانے سے بچے اور زیادہ سخت خطرناک بنا دیتے ہیں ۔ اسی دوران میں ۔ پھر سخت بخار چڑھ جاتا ہے اور ۔ اسکا بدن خاص کر منہ ۔ اور ۔ آنکھیں گلے سوجھ جاتے ہیں اور مریض کو سانس لینا تک دوبھر ہو جاتا ہے اور نہ ۔ وہ بآسانی کچھ کھا پی سکتا ہے نہ نگلا جاتا ہے ۔ سوجن میں ٹیس اور تناؤ محسوس ہوتا ہے ۔ کم چیچک ہو تو کم اور زیادہ ہو تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے ۔

کان ۔ ناک آنکھ اور چہرہ پر ۔ چیچک کا حملہ زیادہ ہوتا ہے ۔ پیشاب ۔ پاخانہ ۔ کے مقامات پر پھنسیاں نکل آنے سے اُن میں بھی جلن ۔ کھجلی ۔ سوجن ہو جاتی ہے اور مریض کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے ۔

چیچک ۔ مواد کی کمی زیادتی سے کئی قسم کی ہوتی ہے ۔

معمولی ۔ چند پھنسیاں ہوتی ہیں ۔ چند دن میں آرام ہو جاتا ہے ۔

(۲) قابل صحت۔ دانے کم الگ الگ ہوتے ہیں۔
(۳) سخت۔ پھنسیاں زیادہ۔ باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ دس گیارہ دن پکڑنے پر
آرام چودھویں پندرھویں دن سے شروع ہوسکتا ہی
(۴) خوفناک خونی چیچک۔ حالت دگرگوں ہوتی ہی۔ پھنسیوں میں سیاہ خون ہی خون ہوتا
ہے اور۔ اندر کے اعضاء سے خون بہنے لگتا ہی۔ کم بچتے ہیں۔
(۵) خطرناک۔ خونی چیچک کیطرح بلکہ اُس سے بھی بدتر ہوتی ہی۔ ساتواں دن بحرانا مشکل ہوتا ہی۔
علاج اول تو ان دنوں میں بچے کو نڈھال دیکھ کر قبل از وقت ڈاکٹر اور حکیم سے رجوع
کرنی چاہئے۔ اور اگر ایسا نہو۔ تو شروع ہوتے ہی علاج شروع کردیں۔
علاج دو طرح ہوگا۔
(۱) مریض کا۔ رکھ رکھاؤ (۲) دوا۔
(۱) رکھ رکھاؤ پر زیادہ زور۔ دیا جائے۔ مریض کو ایسے مکان میں رکھا جائے جو۔ الگ
تھلگ ہو۔ اور جہاں سردی نہو۔ باہر کی سرد ہوا۔ وہاں نہ جانے پائے۔
(۲) جب مریض کا بدن گرمی سے خشک ہوآیا ہو تو نیم گرم پانی میں کپڑا یا اسفنج بھگو کر۔ جسم
صاف کریں اور۔ فوراً خشک کرتے جائیں۔
(۳) کمر کے درد کو۔ خوب سینکیں۔
(۴) قبض نہ رہنے دیں۔ تھوڑا تھوڑا سا۔ انڈی کا تیل پلادیں۔ یا ذرا ذرا سی عصارہ ریوند۔ کھلائیں
(۵) اُم ابکائیاں ہوں تو۔ چونے کا پانی بنا کر پلادیں یا ذرا ذرا سا برف چسائیں۔
(۶) دودھ۔ یا۔ بے نمک مرچ ہلکے شوربے کے سوا۔ اور کچھ نہ کھانے دیں۔
(۷) پھنسیاں نکل آئیں۔ تو۔ ان کو۔ پٹاسیم پر مینگنیٹ۔ اگرین ایک بوتل پانی میں ملاکر۔
کپڑے یا اسفنج بھگو کر پونچھتے رہیں۔
(۸) پھنسیوں کی جلن اور کھجلی کے لئے۔ کاربالک ایسڈ ایک ڈرام لیکر۔ چھٹانک بھر گرم گرم

روغن زیتون میں ملالیں اور وہ پھنسیوں پر لگایا کریں۔
بچوں کے ہاتھوں پر روئی اور ململ کی تھیلیاں باندھ دیں کہ وہ کھجلا نہ سکیں۔
(۹) مریض کا منہ ضرور۔صاف کرتے رہیں۔اسیطرح ناک اور کان کی صفائی کا بھی خیال رکھیں
(۱۰) آنکھوں میں سوجن اور سرخی ہو تو۔بورک ایسڈ ایک ڈرام کو گلاب ۲ چھٹانک میں ملاکر ذرا
ذرا آنکھ میں ٹپکائیں اور ململ کی چھوٹی گدیوں کو اس سے تر کر کے آنکھوں پر رکھیں۔
اب خوراک میں صرف مونگ کی دال کا پانی۔یا شوربا۔یا یخنی دیں۔
اگر پھنسیاں خشک ہو کر کھرنڈ اترنے لگے تو وہی کاربالک والی مرہم اس پر لگائیں۔

حکیم کا علاج بھی اکثر مفید ہوتا ہے۔
حکیم کے علاج میں سب سے زیادہ مفید اور۔کارآمد چیز خاکشی ہے۔
اگر۔حرارت۔دل کی جلن اور دھڑکن بےچینی وغیرہ زیادہ بڑھ جائیں تو خاکشی کا گرم گرم جوشاندہ مریض کے پلنگ کے نیچے رکھ کر بھپارہ دیا جائے۔اس وقت مریض کو کپڑا اڑھا دینا چاہیئے۔نیز۔خاکشی مریض کے بستر اور بدن پر بھی بکھیر دیں۔مریض کے دانوں میں خارش ہو تو۔بھوج پتر۔یا۔جھاؤ کے پتوں کی دھونی دیں۔
آنکھ کی حفاظت کیلئے۔
سرمہ کو تھوڑے سے کافور میں ملاکر۔گلاب میں حل کر کے۔آنکھ میں دو تین مرتبہ روزانہ ٹپکانا چاہیئے۔
ناک کی حفاظت کیلئے۔ناک پر روغن گل ملتے رہیں۔
منہ اور حلق کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ورنہ۔ورم اور اندرونی پھنسیوں سے حلق اور منہ کے پکنے کا اندیشہ ہے۔اس کیلئے چھلی ہوا عدس مسور۔گلنار۔سماق۔گل سرخ۔تولہ تولہ بھر لیکر ڈیڑھ سیر۔سوا سیر پانی میں خوب جوش دیں۔جب آدھ سیر کے قریب پانی رہ جائے تو اس سے غرغرے کرائیں۔

چیچک کے اندر کھلانے پلانے کے نسخوں کا اہتمام عوام کا کام نہیں ہے اسلئے نہیں لکھے گئے۔

مختصر یہ کہ فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ اور۔ دوا۔ ضرور۔ دیجائے۔ بالکل جہالت ہے کہ چیچک میں دوا۔ نہیں دینی چاہئے۔ اور اسی وجہ سے اکثر بچے ہلاک ہوجاتے ہیں۔

چیچک کے آثار۔ سے پہلے پہلے اگر سنکھاہولی بوٹی (تازہ) ۲ ماشہ سے ایکتولہ تک حسب لحاظ عمر ۳ سے ۵ کالی مرچیں پیسکر۔ ۶ ماشہ مقدار میں صبح شام پلا دیجائے تو۔ خطرہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ ہم تمام ضرورتمند ناظرین سے سنکھاہولی بوٹی کیلئے سفارش کرتے ہیں۔ جو تقریباً ہر جگہ ندی نالے کے کنارے مل جاتی ہے اور سب جوگی سنیاسی اسے بخوبی جانتے ہیں۔

خدائی علاج

جناب حکیم ڈاکٹر صادق علی صاحب پنشنر سرجن کپورتھلہ ملک کے خاص روشن خیال بزرگوں میں سے ہیں۔ حال ہیں اونہوں نے معزز طبی ہمعصر رسالہ مشیر الاطباء۔ لاہور میں طب مسیحی کے نام سے ایک نہایت مفید سلسلہ شائع فرمایا ہے۔

ہم ناظرین سے خاص سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس ساری تعلیم کو۔ اول سے آخر تک منگا کر پڑھیں اور بے بہا فائدہ اٹھا دیں۔

ہم بڑی خوشی سے جناب ڈاکٹر صاحب کو اس تعلیم کی اشاعت پر مبارکباد۔ دیتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ بنی نوع انسان کے دُکھ مٹ جائیں اور۔ ہم ہر جگہ سب کو خوش و خرم پاکر۔ اپنے انسانی بھائیوں کی بہبودی سے شادماں ہوں۔

علامات الامراض اگر۔ کثرت کیساتھ آنکھ اور ہونٹ پھڑکنے لگیں تو جان

تو۔ کہ بدن میں نقوے کا مادہ۔ جوش میں آیا چاہتا ہی مناسب یہ ہی کہ۔ فوراً حکیم سے رجوع کریں۔ آنکھ اور لبوں کو۔ گرم پانی سے دھوئیں اور گرم گرم مناسب ادویات کا لیپ کریں۔ اندرونی علاج کے لئے۔ بلغم کو خارج کرنا ضرور ہے۔

اگر۔ یکایک عادات مقررہ میں تبدیلی آجائے ہنس مکھ آدمی چڑچڑا۔ زود رنج بنجائے۔ چست و چالاک انسان سستی و کاہلی تھکن محسوس کرنے لگے تو بس جان لو۔ نظام جسمانی خراب ہوگیا۔ اور کوئی نہ کوئی بیماری نازل ہوا چاہتی ہے۔ بیماری کیجا لتیں خاص خاص تبدیلیاں موت کا کھلا نشان ہوتی ہیں شرمیلے آدمی کی بیحیائی۔ متین و مہذب کا اضطرار فحش گوئی۔ بیہودہ سرائی وغیرہ وغیرہ بیماری یا موت کی علامتیں ہیں کھانسی نزلہ زکام کی کثرت کو سل دق کا پیش خیمہ سمجھنا چاہئے

قولنج۔ ہونے سے کچھ مدت پہلے۔ یکایک بھوک بند ہوجاتی ہے پیٹ میں اکثر۔ اپھارا رہتا ہے۔ اکثر ناف کے نیچے معدہ میں درد کی شکایت رہتی ہے۔

اگر مرض سے بچنا چاہتے ہو۔ تو۔ فوراً مسہل لینا چاہئے اور پھر ہاضمہ کی درستی پر خاص توجہ دیجائے۔ ریاح (بادی) کو۔ دور کرنے والی دوائیں استعمال کریں۔ نمک سلیمانی ہینگ کے مرکبات خصوصیت سے مفید ہوں گے۔

گردہ کے مرض سے پہلے کمر اور کمر کے نیچے کے حصہ میں سستی۔ گرانی رو نما ہوتی ہے۔ چیچک نکلنے سے پہلے بچے سست ہوجاتے ہیں اور بدن میں کیڑے شروع ہوجاتے ہیں۔

دیوانگی اور مالیخولیا سے پہلے سوچ فکر۔ بڑھجاتا ہی۔ اور۔ انسان بہت غمگین متفکر۔ پژمردہ سا رہتا ہے تبدیل آب ہوا سیر و سیاحت۔ تفریحات سے دل بہلاؤ۔ اختیار کیا جائے۔

آنکھوں میں پانی اترنے سے کچھ مدت پہلے۔

آنکھوں کی بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ دھندلا سا چھایا معلوم ہوتا ہی۔ یا سامنے تینگے اور پھر سے اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ آدھی شیشی (درد شقیقہ) کا درد۔ رہتا ہے۔

مخزن الادویات

مرکبات کی پیچ در پیچ ترکیبوں سے دنیا تنگ آتی جارہی ہے اور اب ہر ایک شخص کی یہی خواہش رہتی ہے کہ معمولی جسمانی تکالیف کا خود۔ مفردات سے علاج کرسکیں۔ علاج معالجہ۔ تو۔ خیر۔ لیکن اتنا غنیمت ہے کہ مفردات سے ابتدائے مرض میں تخفیف ہوسکتی ہے نیز۔ اگر کسی مرض کے خطرے کو قبل از وقت روکنا چاہیں تو۔ موزوں مفردات کا۔ لگاتار۔ استعمال۔ بڑی حد تک مرض کو روکنے میں بھی کامیاب ہوسکتا ہے۔ پبلک کے اس فائدے کو مدنظر رکھکر۔ رسالہ بہادر میں مفردات کے خواص پر مسلسل مضامین شایع ہوں گے۔ شایقین کو چاہئے کہ ان اوراق کو بحفاظت رکھیں۔ ضرورت پر۔ انکا استعمال کرکے فائدہ اٹھاویں۔

بنفشہ

کو بعض طبیب ابتدائی درجہ کا گرم وتر۔ لکھتے ہیں بعض اطبار۔ اسے ابتدائی درجہ میں سرد۔ و تر۔ مانتے ہیں۔ رنج والم یا۔ کثرت کاروبار۔ سے جب کبھی سر۔ پیشانی اور گدّی۔ کے دموی۔ درد میں جب کہ آنکھیں سرخ ہوجائیں اور چنگاریاں اور پتنگے سے اڑتے نظر آنے لگیں۔ کانوں میں جھنجھناہٹ محسوس ہو۔ نبض تیز ہوجائے چہرہ زرد ہو۔ ہاتھ پاؤں میں سردی دوڑ جائے کنپٹی میں رگیں تڑپنے لگیں۔ تب۔ بنفشہ کا سونگھنا اور طلار کرنا عموماً مفید ثابت ہوتا ہے گرم کھانسی۔ اور۔ نزلہ۔ نیز حلق اور سینہ کی جلن اور خشونت پسلی کی کسک میں بنفشہ کا جوشاندہ مفید ہے۔ آشوب چشم کے مرض کے لئے اس کا پینا اور طلار آرام بخشتا ہے گرم سوجن میں۔ جو کے آٹے کے ساتھ ملاکر ضماد۔ کرنیسے تسکین ہوجاتی ہے۔ صفرا کی حدت کو۔ کم کرتا ہے۔ صفرہ کو خارج کرتا ہے۔ سینہ کی جکڑن کو دور کردیتا ہے۔ اس مرض میں اسکا خمیرہ بہت مفید ہوتا ہے۔

خارش ہو جائے تو۔ روغن بنفشہ کے طلار سے بہت فائدہ ہوگا۔

پسلی کے درد۔ اور معدے کی سوزش میں اسکا شربت خوب کارآمد ثابت ہوا ہے۔ مقدار خوراک ماشہ

گاؤزباں

اکثر اطبا اسے معتدل مائل بحرارت لکھتے ہیں عام طور پر۔ یا ابتدائی درجہ میں گرم و تر مانی جاتی ہے
خوراک ۴ ماشہ ہے لاجوردی رنگت کی عمدہ ہوتی ہے۔ وسواس۔ خفقان وحشت اور۔ دیگر
سوداوی امراض کو دور کرنے میں خاص تاثیر رکھتی ہے۔ خونکو صاف بناتی ہے۔ اور۔ دل کو
خوش کرتی ہے اور قوی کرتی ہے۔ گلے سینہ اور پھیپھڑے کی جلن اور خشونت۔ نزلہ۔ زکام کیلئے
اکسیر ہے۔ لاغری کو دور کرتی ہے۔ دل و دماغ میں تسکین پیدا کرتی ہے۔ منہ آجائے تو۔
اس کو جلا کر چھڑکنے سے آرام ہوجاتا ہے۔

اخلاق

مشرق اخلاق و تہذیب کا حقیقی خزانہ ہے۔ اور آج ہم اپنے مشرقی اور مغربی سب بھائیوں
کے سامنے اپنے بزرگوں کے مقدس ایڈیشن پیش کرنے کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔

ہم اس سلسلہ میں۔ باری باری۔ تمام بزرگوں کا کلام پاک پبلک کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں
اور۔ دعا کرتے ہیں کہ ہم سب اپنے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر وہی درجہ حاصل کریں
جو کبھی ہمارے بزرگونکو حاصل تھا۔

آؤ۔ تاکہ ہم غیر اخلاقی کمزوریونکو چھوڑ دیں۔ برائیونکو دور۔ کردیں۔ اور۔ دنیا میں پھر ست
جگ کا سا سماں پیدا کردیں۔ اس سلسلے میں۔ ہم سب سے پہلے مہاتما بدھ کا ایڈیشن آپکے سامنے
رکھتے ہیں اور۔ امید کہ۔ آپ اور ہم اس کسوٹی پر۔ اپنے عیب و ہنر کو۔ پرکھنے کے بعد۔ برائی
بھلائی۔ ذمہ داری اور اپنے فرائض سے آگاہ ہوکر۔ اگلے مہینے تک دوسرے ایڈیشن سننے کے
قابل بنجائینگے۔ اپنے عیب و ہنر کو سوچنے۔ اور۔ اسے دور کرنے کیلئے۔ ایک مہینہ کی درمیانی
مہلت بہت کافی ہے۔ کاش ہم آج سے ہی پہلے زریں اصول پر عمل کرکے اپنی راستونکو ٹھیک کرسکیں

مہاتما بدھ کا اُپدیش

دھم پد

سُکھ آنند یعنی تسکین قلبی

(۱) ہم ویسے بن رہے ہیں جیسا ہمارا خیال ہے۔ اور آگے بھی جیسا خیال ہوگا۔ بالکل ویسے ہی بنجائینگے۔ ہر حال میں۔ ہم جو کچھ ہیں جیسے ہیں وہ سب ہماری اپنی ہی خیال کا کرشمہ ہے اپنے خیال سے ہم ایسے بنے۔ خیال ہی کے سہارے سہارے اپنی حالت اپنی آن بان پر جمے اور ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو۔ اگر ہم۔ بُری نیت سے کچھ کہیں یا کریں گے۔ تو وہی بُری نیت خود ہمارے لئے۔ دُکھ بن جائے گی اور اس کا دُکھ۔ روگ مصیبت ہمیں ہی برداشت کرنا پڑے گا۔ ہم آگے آگے ہوں گے اور۔ دُکھ پیچھے پیچھے۔ لگا ہوگا۔ جیسے۔ گاڑی کے بیل کے پیچھے۔ گاڑی کا پہیہ۔ گردش کرتا چلتا ہے۔

(۲) جیسا ہمارا خیال تھا۔ ویسے ہم بن گئے ہیں۔ اور ہماری موجودہ حالت بالکل۔ ہمارے خیال سے بنی ہی۔ اور جبتک وہ خیال رہیگا ہم اسیطرح رہینگے۔ ضرور رہیں گے۔ اگر ہم اپنی حالت موجودہ کو بدلنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اپنے خیالات بدلنے چاہئیں۔ خیال کے بدلتے ہی یہ حالت بھی بدل جائے گی۔

یاد رکھو جو آدمی۔ نیکی کا خیال رکھتا ہی۔ دوسروں کی بھلائی چاہتا ہی۔ اور نیک نیتی سے کام کرتا ہے۔ سُکھ اُس کے ساتھ ہے۔ اور وہ ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ جیسے سایہ آدمی کے ساتھ ساتھ ہوتا ہی۔

(۳) اپنے موجودہ حالت کے ذمہ دار۔ سچ دیکھو تو ہم خود ہیں اس میں اور کسی کو۔ دوش

لگانا غلطی اور سخت غلطی ہے۔ نادان کہدیتے ہیں۔ اُس نے میری بے عزتی کی۔ اُس نے مجھے مارا۔ اُس نے مجھے لوٹ کر تباہ کر دیا۔ اُس نے مجھے۔ گرادیا۔ ہرادیا۔ اور۔ پریشان کیا۔ ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ یہ سب غلط باتیں ہیں کوئی بھی کسی کو نہیں گراتا۔ نہ کوئی کسی کے ذلیل کرنے سے ذلیل ہو سکتا۔ نہ کسی کے لوٹنے سے لوٹا جا سکتا ہے۔ البتہ ہم خود۔ اپنے خیال سے گرجائیں یا ذلیل ہو جائیں تب بیشک ہم گر پڑتے ہیں۔ ذلیل حقیر بلکہ تباہ ہو جاتے ہیں۔

اے ترقی کرنے کے آرزومندو! سوچو۔ اور۔ پھر سوچو۔ اور۔ دل کو دوسروں کی خواہ مخواہ کی کدورت سے آلودہ نہ ہونے دو۔ ورنہ یاد۔ رکھو راہ زندگی میں اگر پہلا قدم ہی غلط راستہ پر پڑ گیا۔ تو بس۔ ساری عمر بھٹکتے پھرو گے۔ اور۔ اگر پہلی اینٹ راج نے ٹیڑھی رکھدی تو۔ ساری دیوار جو بنے گی۔ ٹیڑھی ہی بنے گی۔

(۴) اگر تم۔ دلکو۔ بُغض کینہ کدورت اور۔ دشمنی (بیر بھاؤ) سے خالی کرنا چاہتے ہو۔ تو بہت آسانی سے ایسا ہو سکتا ہے۔ صرف اپنے انصاف اور سمجھ بوجھ کی ضرورت ہے کہ تم۔ اپنے قصوروں کیلئے پکش ضد۔ اور۔ اصرار۔ نہ کرو۔ اور۔ اپنا قصور۔ مان لو۔ کہ واقعی جو کچھ ہوا۔ یا کیا گیا۔ یہ صرف ہمارے خیال کا کرشمہ تھا۔

اور۔ یہ غلط بات کہنا چھوڑ دو۔ کہ فلاں نے میری بے عزتی کی۔ فلاں نے مجھے لوٹ لیا ٹھگ لیا۔ یا تباہ کیا۔ پہاڑ کو۔ کون ہلا سکتا ہے۔ اور سورج اور چاند کو۔ کون گرا سکتا ہے۔ اے انسانوں تم تو۔ ان سب سے اعلیٰ اور بہتر ہو۔ تم یہ کہہ کر اپنی اعلیٰ طاقت کی ناشکری نہ کرو۔ کہ۔ فلاں نے ہمیں گرادیا۔

(جناب خواجہ دل محمد صاحب ایم۔اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور)

کیا پوچھو۔ یارو۔ دُنیا میں بن بیٹھے ہیں عیار گُرو
عیّار گرو۔ طرّار گرو۔ کرّار گرو۔ ہشیار گرو
تسبیح گلے میں ڈالی ہے۔ یا باندھے ہیں زنّار۔ گُرو
گر جیب ٹٹولو۔ جوہر کی تب نکلیں گے نادار۔ گُرو
ہر گوشے میں ہر کونے میں۔ مل جائیں گے۔ دو دو سو۔ گُرو
کیا حاصل ایسے۔ لوگوں سے۔ یہ سارے ہیں۔ بیکار۔ گُرو

یہ۔ دھن کی مالا جپتے ہیں۔ یہ پیٹ کے اپنے چیلے ہیں
لچھمی کی پوجا۔ کرتے ہیں۔ یہ دولت سے کھل کھیلے ہیں
یا مجلس ہے یا۔ رونق ہے۔ یا جلسے ہیں۔ یا۔ میلے ہیں
سب پیٹ کا اپنے دھندا ہے۔ روٹی کے سبھی جھمیلے ہیں
یہ۔ پیر ہیں سارے پیسے کے۔ تو۔ جان انہیں۔ دینار گرو
مچھلی کے جیسے کھانے کو۔ بن بیٹھے۔ تو تیار۔ گرو
گر۔ سچے گرو۔ کی خواہش ہے۔ تو کھوٹ کپٹ کو من سے کھو
اعمال کی تختی کالی ہے۔ تو۔ ڈال کے اس پر۔ آنسو۔ دھو
جو جال بچھاتے پھرتے ہیں۔ صیّاد۔ ہیں ان کا نام نہ لو
یہ جھوٹے سب بنجارے ہیں۔ کچھ لینا۔ ایک نہ دینا۔ دو
تو۔ ڈھونڈھ بھلے نیکوکار۔ گرو۔ گو۔ ملنا ہے دشوار گرو
گر سچی تیری خواہش ہے۔ مل جائے گا۔ آخر۔ کار۔ گرو

سب من کی خواہش پوری ہو۔ جب رہبر نانک شاہ ملے
اک چین دلوں پر۔ طاری ہو۔ جو مطلب ہو۔ دلخواہ ملے
کیوں بھولے بھٹکے بپرے تو۔ جب ہادی حق آگاہ ملے
جب ہوش کی مشعل روشن ہو۔ تب سیدھی سیدھی راہ ملے
بس ایک [illegible] کرتے ہیں۔ دل اُلفت سے سرشار کرو
کب تن من دھن کا روگ رہے۔ جب بولیں ایک اونکار کرو

سری کرشن کی آمد آمد

(ماسٹر شہزادہ چند۔ خوش دل)

اے کرشن ہنسی تری ہے دل لبھانے کے لئے
موہنی مورت ہے میرا چت چرانے کے لئے

دل کا مندر ہے میرا تیرے بٹھانے کے لئے
دونوں آنکھیں وا ہیں یہ تیرے سمانے کے لئے

ہیں طریقے سینکڑوں۔ تجھ کو بلانے کے لئے
قابل تعظیم ہے تو کل۔ زمانے کے لئے

[illegible] تلاش تیام ہوا
تیری گذریں تجسس کے خیال خام میں

[illegible] جگر آرام میں
فرق فرقت میں نہیں رکھتا ہوں صبح و شام میں

[illegible] مجھکو ملی تھی۔ کیا بجانے کے لئے
[illegible] سب کے دل کو چرانے کے لئے

[illegible] تلاش۔ مجھے اے گلعذار
میں تو وارفتہ ہوں تیرا۔ تجھ پہ سو جاں سے نثار

[illegible] تن من ہوا جاتا فگار
صدقے ہے اس سانولی صورت پہ دل بے اختیار

جذبۂ عشق و محبت۔ آزمانے کے لئے

شرط رکھی ہے کڑی ۔ مجھکو ستانے کے لئے

تو نے جو وعدہ کیا تھا کشن ۔ تجکو یاد ہے؟ کیا نہیں تو جانتا ۔ کیسی پڑی اُفتاد ہے
چرخ کی گردش سے اب بھارت ترا ناشاد ہے آ ۔ چھڑا ۔ آفت سے بندوں کو تری فریاد ہے

بیکسوں کو ۔ کیوں نہیں آتا ۔ چھڑانے کے لئے
کیوں نہیں آتا ہے ۔ گیتا کو سنانے کے لئے

اے کشن ۔ کب بنسی کی میٹھی ۔ نوائیں آئیں گی بھیم کی جادو بھری دلکش صدائیں آئیں گی
کب تری نگری کی وہ ٹھنڈی ہوائیں آئینگی بنسی کو سن سن کے گائیں تیری دوڑی آئینگی

ہوں ترستا ۔ کب سے میں ۔ تیرے ترانے کیلئے
منتظر خوش دل ہے ۔ آمادہ ہو ۔ آنے کے لئے

(از جناب فاخر ۔ ہریانوی ۔ بی اے)

رہین بندگیٔ خلق ہے حیات تری بنی ہے دردِ محبت سے کائنات تری
ہر ایک کی پرورش اپنے لہو سے کرتا ہے تو ۔ سب کے پیکر سادہ میں رنگ بھرتا ہے
نہیں تغیرِ عالم سے کوئی کام تجھے ملے ہیں اپنے لئے ۔ صرف صبح و شام تجھے
تو جب زمین کے سینے پہ ہل چلاتا ہے تو ۔ ذرہ ذرہ ترے ساتھ مل کے گاتا ہے
مسرتیں تجھے ہر وقت گدگداتی ہیں مصیبتیں بھی خوشی کا پیام لاتی ہیں
غریب ہونے پہ بھی آج بادشاہ ہے تو کہ اپنے گاؤں کا بے تاج بادشاہ ہے تو
نظر کے سامنے ہے دولت گراں تیری وہ لہلہاتی ہیں جنگل میں کھیتیاں تیری
ہوا میں جھوم رہی ہیں ہری بھری فصلیں بنی ہوئی ہیں بیابان کی پری فصلیں

کہ تیری سادہ تمنائیں رنگ لائی ہیں　　زمیں کے سینۂ ویران سے پھوٹ آئی ہیں
نہ کیوں عزیز ہو۔ یہ شے تجھے زمانے میں　　چھلک رہا ہے ترا خون۔ دانے دانے میں
یہ شور برپا ہے۔ جمہوریت پسندوں میں　　کہ تو اسیر ہے اب تک طلائی پھندوں میں
پھنسا ہے دام غلامی میں بال بال ترا　　کیا ہے قرض نے خستہ خراب حال ترا
بچا ہے تنگ ہے تو۔ دور آسمانی سے　　حقیر تر ہے ترا خون آج پانی سے
نہیں نصیب تجھے پیٹ بھر کے کھانے کو　　رہے گی تیری ضرورت مگر۔ زمانے کو
یونہی۔ زمین کے سینہ پہ ہل چلائے جا　　بہار عیش و مسرت کے گیت گائے جا
خزاں کی فصل میں بھی برگ و بار پیدا کر　　اسی خزاں سے تو اپنی بہار پیدا کر

ہے آج عیش کا۔ دار۔ و۔ مدار۔ دولت پر
نہیں خوشی کا۔ مگر۔ انحصار۔ دولت پر

یہ چیز تجکو۔ ہمیشہ نصیب رہتی ہے　　ترے جگر۔ ترے دل کے قریب رہتی ہے

پھریں گے تیرے موافق بھی صبح شام تیرے
کبھی تو آئے گی۔ گردش جہاں کی کام ترے　　(ماخوذ)

از مسٹر ظفر حسین صاحب اشک بی اے

حسن نے دیں تسلیاں مجکو فگار دیکھ کر　　عجز۔ و۔ نیاز۔ محو۔ ہیں کشش یار۔ دیکھ کر
بلبل بے خبر نہیں تجکو مآل کا خیال　　شام خزاں کو یاد کر۔ صبح بہار۔ دیکھ کر
بھولے ہوؤں کو راہ پر۔ ڈالا ہے روزگار نے　　اب تو۔ امید زیست کا۔ ہو گا مدار۔ دیکھ کر
چھوڑو جناب شیخ جی۔ جانے دو۔ دُرد میکشی　　میں نے شراب ترک کی۔ رنج خمار دیکھ کر
اٹھتی ہے دل میں ہوک سی۔ ہوتا ہے اختلاج سا　　ٹوٹی ہوئی امید کے نقش و نگار دیکھ کر

ہمت پست دل شکن ذوقِ وصال گامزن — منزلِ عشق ہے کٹھن ۔ صبر و قرار ۔ دیکھ کر
کون تھا ۔ آشنا یہاں ۔ رسم و رواج عشق کر — ان کو بھی ہوش آگیا ۔ میرا اشعار ۔ دیکھ کر
کانٹوں کا اک ہجوم ہے ۔ شاخِ گلِ مراد پر — زخمی ہوئی ہیں حسرتیں جوشِ بہار ۔ دیکھ کر

راہِ طلب میں بے کسی اشک کا ساتھ دے تو دے
دل تو جواب دے گیا ۔ راہ گذار ۔ دیکھ کر

ظرافت

(غزل احمق پھپھوندوی)

نکل گھر سے ماد ۔ اپنی خوشنمائی دیکھنے والے — کھڑے ہیں تیری تیتر کی لڑائی دیکھنے والے
خدا کے واسطے چکی نہ پیسا کر ۔ تو اے خیرن — بہت بے چین ہیں ۔ تیری کلائی دیکھنے والے
وہ مجکو پان دیتا ۔ میرے منشی بھائی کہتے ہیں — ذرا خوش ہوں تمہارے ان کی صفائی دیکھنے والے
خبر تجکو بھی ہے کچھ اے بت ۔ دو نرخ مکاں اسکی — بہت روتے ہیں تیری چار پائی دیکھنے والے

کھجلی نامہ (گنجور ۔ مہلی)

تن ہو گیا پائمال کھجلی — ہے جسم میں بال بال کھجلی
کمبخت ہے تن کی کھال کھجلی — اے رب مرے ۔ ہم سے ٹال کھجلی
بے نوچے نہیں ہے چین ہم کو — اللہ رے ۔ تیرا ۔ کمال کھجلی
راتوں کو جگائے رکھتی ہے یہ — پہنچاتی ہے ۔ یہ ملال کھجلی
ہے جاگنے کا جو شوق ۔ زاہد ۔ — تو ۔ جسم پہ اپنے پال کھجلی
کھجلانے سے گھس گئے ہیں ناخن — ثابت نہیں تن پہ کھال ۔ کھجلی
جاتی نہیں یہ کسی دوا ۔ سے — کیا مرض ہے لازوال کھجلی

کھجلی نہیں ۔ یہ ۔ وبال جاں ہے
کرتی ہے ۔ بہت نڈھال کھجلی

سبزی ترکاریوں میں

سیم کی پھلیاں نسبتاً زود ہضم ہیں۔ پھر بند بیج آلو۔ گوبھی شلغم۔ گاجر کا نمبر ہے۔ مولی کی بابت یہ مشہور ہے کہ وہ اور او۔ غذا کے ہضم کرانے میں تو مدد دیتی ہے مگر خود جلد ہضم نہیں ہوتی یعنی دیر میں ہوتی ہے۔

گوشتوں میں ہرن کا بھنا ہوا گوشت سب سے زیادہ زود ہضم ہے۔ یہ ڈیڑھ ہی گھنٹہ میں ہضم ہو جاتا ہے۔ حلوان کے گوشت کا بھی یہی حال ہے۔ اس کے بعد مرغ کا گوشت ہے جو تین گھنٹہ سے پہلے ہضم ہو جاتا ہے۔ بکری کا گوشت بھی تین گھنٹہ تک ہضم ہو جاتا ہے۔ مچھلی کے کباب زود ہضم ہیں۔ وہ دو گھنٹہ میں ہضم ہو سکتے ہیں۔ مکھن گھی کی نسبت جلد ہضم ہوتا ہے۔ گھی زیادہ سے زیادہ ۴ گھنٹہ میں جا کر ہضم ہوتا ہے۔ مکھن سوا گھنٹہ حد ڈیڑھ گھنٹہ میں ہضم ہو سکتا ہے۔ (باقی آیندہ)

صنعت و حرفت

ناظرین رسالہ بہادر۔ کے فائدہ عام کیلئے ہم صنعت و حرفت میں خلص ذمہ داری۔ کی ترکیبیں۔ چھوٹے موٹے کاروبار کو جاری کرنے کی معقول تدابیر۔ پر۔ بڑی تفصیل و توضیح سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اگلے رسالہ سے۔ وہ مفید سلسلہ شائع ہوگا۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ اُس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

ہاتھی دانت کے کھلونے

ایک سیر ہاتھی دانت لیکر۔ اسکا برادہ کرلیں۔ اور اسکو اتنے عرق کاربونٹ آف پوٹاس میں بھگو دیں کہ پندرہ دن تک برابر بھیگا رہے۔

پندرہ دن بعد اُس برادہ کو نکالکر۔ ذرا سایہ میں پھریرا کرلیں اور پھر پندرہ دن۔ اُسے گائے یا بھینس کے خالص دودھ میں بھگو دیں۔ اس عرصہ کے ختم ہونے پر۔ وہ برادہ۔ ملایم ہو جائے گا۔

اگر۔ برادہ ہاتھی دانت ملایم نہ ہو تو اسے دودھ میں کچھ دن اور۔ تر۔ رکھیں پھر برادہ نکال کر

اسمیں ۲ چھٹانک سفوف وار چکنا ملا دیں۔ اور۔ اسکو سایہ میں بڑی حفاظت سے محفوظ رکھیں ایک ہفتہ میں وہ برادہ بخوبی نرم ہوجائیگا۔ اسکو سانچوں میں دبا کر حسب منشا ر کھلونہ تیار کیا جا سکتا ہی کاربونٹ آف پوٹاس اور وار چکنا۔ دونو زہریلی ادویات ہیں اسلئے ذرا احتیاط سے عمل کیا جائے

دانتونکا خوشبودار اور مفید منجن

سپاری پھٹکری بریاں، سمندر جھاگ نمک نارنگی کے خشک چھلکے کا سفوف برادہ
۱ تولہ ۱ تولہ ۶ ماشہ ۳ ماشہ ۶ ماشہ

سفید صندل رومی مصطگی بنسلوچن چھوٹی الائچی گل سرخ سب کو باریک کوٹ
۱ تولہ ۲ ماشہ ۲ ماشہ ۱ تولہ ۲ ماشہ چھان کر منجن بنائیں۔

اور۔ دانتوں کے بعد ایسے استعمال کریں۔ کھانا کھانے کے بعد اور سوتے ہوئے اسکا استعمال کیا جائے بعد میں ایک گھنٹہ تک۔ پانی۔ نہ پیا جائے نہ ایک گھنٹہ تک کلی کی جائے۔

پیتل کے زیورات اور برتن پر ملمع

(۱) زیور یا برتن کو۔ اول لیموں کے عرق میں خوب رگڑ رگڑ کر صاف کریں پھر۔ ریت سے رگڑیں۔ اسکے بعد اسے دھوکر۔ پھر آگ پر رکھکر معمولی تپالیں اسکے بعد۔ بہت سرد پانی یا برف کے پانی سے دھوکر صاف کرلیں۔ اور۔ پھر صاف کیا ہوا پارہ۔ لیموں کے عرق (ترش لیمونکا عرق ہوتو بہتر ہے) میں ملاکر۔ اس ظرف یا برتن پر ملیں۔ سفید چاندی کا سا رنگ چڑھ جائے گا۔

اب اگر۔ اس پر سنہری ملمع کرنا چاہتے ہو تو۔ اسے اندر لیموں کے عرق میں دھو ڈالو اور کسی۔ صاف اور خشک کپڑے سے صاف کرکے خوب رگڑو۔ اور اس پر۔ سونے کے ورق میں پارہ حل کرکے ملو۔ سنہری ملمع ہوجائے گا۔

پائیداری اور صفائی کیلئے بیٹری کی ضرورت ہے۔ بیٹری کے ذریعہ جو ملمع چڑھیگا وہ پائدار اور زیادہ نفیس ہوگا کلورائیڈ آف سلور۔ کو پائی یو سلفائٹ آف سوڈا کے پانی میں حل کرلیا جاتا ہے۔ یہ عرق بن جائیگا۔ اور۔ ظرف یا زیور کو۔ بطریق بالا۔ خوب صاف کرنے اس پر عرق مذکورہ۔ خوب ملنا اور رگڑنا چاہئے۔ چاندی کا ملمع ہوجائے گا۔ (مگر گلٹ نہیں ہوگا)

ایک من چلا بچہ اور اسکے جذبات

(از جناب سراج الدین صاحب نظامی)

(۱)

مشکا کی کہانی

مشکا نے خیال کیا کہ زندگی بھر کسی نے ذرہ برابر بھی میری پرواہ نہیں کی۔ لیکن آج رات جب میں مر جاؤنگا۔ تو انہیں از حد صدمہ ہوگا اور وہ جی کھول کر روئیں گے۔ اگر انہیں میرے ارادوں کی ذرا بھی خبر ہو۔ تو وہ میرے سامنے دو زانو بیٹھ جائیں اور میری منتیں کریں کہ اے مشکا۔ تو زندہ رہ اور ضرور زندہ رہ۔ اور مجھ سے اپنے کئے کی معافی مانگیں۔ لیکن نہیں! میں نے انکی بڑی بڑی باتیں برداشت کی ہیں۔ زندگی جلد ختم ہو جائے۔ بس اب ان کے احکام اور ان کی سزاؤں کی حد ہو چکی ہے، سوچو تو صرف ایک سبب کے لیے! ایک شکستہ پیالے کیلئے! اچھا الوداع! اگر ہو سکے تو کبھی کبھی مرے ہوئے غریب کا خیال کر لینا مظلوم مشکا کو یاد رکھنا!" اس کی زندگی زیادہ نہ تھی۔ افسوس! وہ صرف آٹھ سال کا تھا!.... "مشکا کی تدبیر یہ تھی.....

اس کی خالہ کے کمرے میں بڑی سی انگیٹھی تھی، وہ رینگ کر اس کے پیچھے چھپ جائے گا، اور وہاں لیٹ رہے گا۔ اور مر جائے گا اور یہ تدبیر اس نے اس کی زندگی کے دکھوں سے سوچی ہوئی تھی۔ مثلاً اسے کھانے کو نہیں ملتا تھا۔ کیونکہ اس نے ایک شکستہ پیالہ توڑ دیا تھا۔ اور آج محض اس قصور پر کہ اس نے ایک چھوٹی سی شیشی سے ذرا سی خوشبو نکالی تھی۔ اس کی والدہ نے اسے اتنی سختی سے پیٹا کہ وہ پانچ فٹ کے فاصلہ پر جا گرا۔

ایمان کی پوچھو تو اس نے اسے کچھ زیادہ نہ پیٹا تھا۔ لیکن شہید بننے کی آرزو اتنی دلچسپ تھی، کہ وہ اس آرزو سے متاثر ہو کر الماری تک لڑھک گیا اور پیٹھ کے بل گر پڑا۔ کچھ عرصہ وہ اسیطرح پڑا رہا پھر اپنا سر الماری کے ساتھ دے مارا اور لیں کہا "کیا ہوا" انہیں

مار لینے دو!"

اس خیال نے اس کے دل میں اپنے لئے رحم کا ایک گہرا جذبہ پیدا کر دیا، جو سسکیوں میں تبدیل ہو گیا اور سسکیاں بلند اور کرخت چیخیں بن گئیں اس کی والدہ نے غصہ سے کہا، "بہانہ نہ بنا، دور ہو جا یہاں سے مردود" پھر ماں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور گھسیٹتی ہوئی دوسرے کمرے میں لے گئی۔ مشکا غضبناک ہو گیا، اور دیر تک کرسی پر لیٹا رہا۔ اور اپنے بے رحم والدین کے لئے سخت ترین ظالمانہ سزائیں ایجاد کرنے میں مشغول رہا۔ مثلاً مکان میں آگ لگ جائے اور اس کی والدہ باہر نکل کر، دونوں ہاتھ ہلا ہلا کر زور زور چلائے "آہ میرے فرانسیسی عطر کی شیشی کو بچاؤ!" اور اُسے اچھی طرح معلوم ہو کہ اس قیمتی خزانہ کو کس طرح بچایا جا سکتا ہے، لیکن کیا میں اس کو بچاؤں گا، ہرگز نہیں، میں اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھ لوں گا اور اپنی جگہ سے ذرا حرکت نہ کروں گا، اور ہنسوں گا، ہاں ہاں ہنسوں گا سرد مہری اور نفرت سے ہنسوں گا۔ اور کہوں گا، آہا! امّی جان تمہارا عطر وہی نا؟ جس کے ایک قطرے کے لئے تم نے مجھے اس قدر پیٹا تھا۔ یا یہ کہ مجھے بازار میں پڑا ہوا بہت سا روپیہ مل جائے، ایک سو روبلز! اور لوگ جب یہ خبر سنیں تو مجھ پر رشک کھائیں اور میری خوشامد کریں تاکہ وہ بھی میری خوش قسمتی میں شریک ہو سکیں لیکن اس موقعہ پر بھی میں اپنے بازو سینہ پر رکھے کھڑا رہوں اور وقتاً فوقتاً اسی طرح ہنستا رہوں۔

مشکا کا ایک اور خیال بھی تھا کہ کس قدر حیرت انگیز بات ہو اگر میں ہمیشہ اپنے ساتھ ایک تندخو درندہ رکھوں، ایک چیتا یا شیر!

اور جب کبھی کوئی شخص مجھے پیٹنے کی کوشش کرے، چل بیٹا! اور چیتا فوراً دشمن پر کود پڑے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور میں خود ایک چٹان کی مانند بے حس و حرکت کھڑا ہو کر سرد مہری سے دیکھتا رہوں۔ اور ہنسوں بھی۔

"آہ، یا کوئی اور بات! فرض کرو آج رات میرے ہاتھوں پر فوکدار کانٹے اُگ آئیں!

آہ وہ کس قدر حیرت انگیز ہوں گے، بالکل خار پُشت کی طرح! اگر لوگ مجھ پر مہربان ہوں
تو یہ کانٹے غائب رہیں۔ لیکن اگر کوئی میرے خلاف ہاتھ اٹھائے تو وہ فوراً باہر نکل
آئیں اور دشمن کے جسم کو نوچ کر رکھ دیں، مثلاً آج والدہ کس قدر حیران ہوگی کم از کم یہ کہنے کو کہ"
مُشکا نے خیال کیا کہ آج تک میرے ساتھ ظلم ہوتا رہا ہے، لیکن کیوں؟ اور کس لئے؟
میں ایک فرمانبردار بیٹا ہوں، میں کمرے میں صرف ایک جوتا پہن کر کبھی نہیں گیا، اگر میں
ایسا کرتا تو والدہ مجھے پیٹ لیں، میں نے بستر پر لیٹے لیٹے کبھی اپنی بہن کو نہیں دیکھا۔ اسلئے
کہ کہیں وہ بھینگی نہ ہو جائے۔ میں ہر طرح اپنے خاندان کی بہتری کا خواہاں ہوں، اب ــــ
بیشک یہ معلوم کرنا بہت دلچسپ ہوگا کہ وہ انگیٹھی کے پیچھے میرے مردہ جسم کو دیکھ کر کیا کہتے
ہیں یقیناً ایک کہرام مچ جائے گا۔ اور اُن کا غم اور اُن کے آنسو کبھی ختم نہ ہوں گے۔ والدہ
آگے بڑھ کر کہے گی "مجھے اس کے قریب جانے دو! آہ یہ میرا ہی قصور ہے! اس کی بے وقت
کی موت کی میں اکیلی ذمہ دار ہوں" تب میرا جسم کہے گا۔ " ہاں میری پیاری امی اب
کیا ہو سکتا ہے، اب وقت گذر چکا ہے" اور ان الفاظ کے بعد میرا جسم ہمیشہ کے لئے مردہ ہو جائیگا
مشکا اٹھ بیٹھا، اپنا ہاتھ دھڑکتے ہوئے دل پر رکھا اور آرام سے اپنی خالہ کے کمرے میں گھس گیا،
وہ انگیٹھی کے پیچھے زمین پر بیٹھ گیا، اس وقت اس نے سوچا کہ یہ حالت ایک مردہ
آدمی کے لئے موزوں نہیں، اس لئے وہ لیٹ گیا۔

شام کا وقت تھا ہر طرف خاموشی طاری تھی، انگیٹھی میں سے راکھ کی بُو آ رہی تھی۔
وقتاً فوقتاً مشکا کو بازار میں سے آوازیں آئیں "الیکسی، الیکسی! او بدمعاش! تو
جوتوں کے دو جوڑے لے گیا ہے! الیکسی! چور! ایک جوڑا واپس دیدے! ــــ"
مشکا نے اپنے دل سے کہا! "وہ کس طرح شور مچا رہے ہیں! کاش، انہیں معلوم ہو کہ یہاں
ایک انسان مر رہا ہے، تو وہ غل غپاڑہ نہ کریں!"
معاً اس کے دل میں ایک سوال پیدا ہوا، میں کس بیماری سے مر رہا ہوں؟ آخر موت لیلئے

کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہونی چاہیئے، کوئی شخص بغیر کسی وجہ کے نہیں مرتا، لوگ ہمیشہ خاص بیماری کے باعث مرتے ہیں، اس نے اپنی چھوٹی ٹانگیں اپنے پیٹ کے ساتھ لگائیں، پیٹ جواب میں گڑگڑایا، مشکا نے خیال کیا" آہا! تپ دق! ---- ہاں یہ وجہ ٹھیک ہے، تپ دق!
اب صرف ایک اور بات کا فیصلہ کرنا باقی رہ گیا تھا، اور وہ یہ کہ کون سی حالت اچھی ہوگی جس میں وہ اسے مردہ پائیں، یہ حالت پُر اثر ضرور ہونی چاہیئے ----

شاعرانہ! اسے ایک تصویر یاد تھی جو اس نے ایک مصوّر رسالہ میں دیکھی تھی ایک مردہ شخص کی تصویر جو چت لیٹا تھا۔ اس کا چہرہ آسمان کی طرف اٹھا تھا، اور اس کے بازو اور ٹانگیں کھلی تھیں سر ایک طرف مڑا ہوا تھا، اور آنکھیں بند تھیں، یہ حالت بڑی عمدہ تھی اور اسے پہلے ہی معلوم تھی،

مشکا چت لیٹ گیا، اپنی ٹانگیں اور بازو پھیلا دیئے اور پھر مرنے لگا!

(۲)

یکایک اس کے خیالات کا سلسلہ درہم برہم ہوگیا۔ اس نے کسی کی آواز اور نزدیک آتے ہوئے پاؤں کی آہٹ سنی، دروازہ کھلا اور اس کی خالہ آسیہ ایک نوجوان افسر کو نذرت کے ساتھ اندر داخل ہوئی اور کہنے لگی۔

"صرف ایک منٹ اس سے زیادہ نہیں، اس کے بعد میں تمہیں فوراً باہر نکال دوں گی"

"آسیا یہ نہیں، کم از کم دس منٹ! - ہم بہت شاذ ملتے ہیں، اور کوئی نہ کوئی ضرور موجود ہوتا ہے میں یقیناً دیوانہ ہوجاؤں گا۔"

مشکا کی پیٹھ میں کپکپی دوڑ گئی، کونذرت دیوانہ ہوجائے گا! اوہ یہ بڑی خوفناک بات ہے اگر وہ سچ مچ دیوانہ ہوگیا تو وہ کمرے میں ہر طرف دوڑے گا، اور تمام چیزیں توڑ ڈالے گا، زمین پر ٹپکے گا، اور لوگوں کی ٹانگیں کاٹ کاٹ کھائے گا، اور اگر یہ دیوانہ اسے انگیٹھی کے پیچھے بیٹھا ہوا دیکھ پائے تو ------؟

مشکا کی خالہ نے بڑے آرام سے کہا " فضول باتیں نہ کرو تم کس لئے دیوانے ہوجاؤ گے؟"

" آہ آسیا تم بڑی ظالم اور بے رحم ہو!"

مشکا نے خیال کیا " اوہو! تو وہ واقعی ظالم اور بے رحم ہے؟ یہ امر کس قدر قابل رحم ہے، کہ تمہیں علم نہیں کہ میری والدہ میرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے"!

" کیوں کیا میں ظالم ہوں؟ میرا خیال تو نہیں کہ میں ظالم ہوں"

" کیا تمہارا یہ خیال نہیں؟ ان تمام ہفتوں اور مہینوں کے طویل عرصہ میں تم نے مجھے تکلیف دینے میں کونسی کسر اٹھا رکھی ہے"! اسے تکلیف دینے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی؟ وہ اسے کس طرح تکلیف دیتی ہے؟ مشکا یہ گتھی سلجھانے میں قاصر تھا۔ کمرے میں ہر طرف خاموشی تھی کسی کے رونے اور آہ و زاری کرنے کی آواز نہ سنائی دیتی تھی، اور تکلیف کی کوئی معمولی علامت بھی دکھائی نہ دیتی تھی۔

مشکا نے بڑی احتیاط سے باہر جھانکا۔ اسے کوئی تکلیف دہ علامت دکھائی نہ دی——

اس کی خالہ ایک کرسی پر خاموش بیٹھی تھی، نوجوان افسر اس کے سامنے سرنگوں کھڑا تھا، اور ایک چھوٹے سے ڈبے کو جو پاس ہی میز پر پڑا تھا الٹ پلٹ کر رہا تھا۔

مشکا کو عطار کی شیشی والی بات کا خیال آیا۔ اس نے دل ہی دل میں کہا، اب تم اس ڈبے کو ذرا گرنے دو اور پھر دیکھو تم اپنے کئے پر افسوس کرو گے"

آسیا نے پوچھا، " ہاں تو میں تمہیں تکلیف دیتی ہوں؟ ذرا بتاؤ تو کس طرح"

" کس طرح؟ کیا یہ ضروری ہے کہ میں تمہیں بتاؤں؟"

خالہ آسیا نے اپنے گلے سے چاندی میں جڑا ہوا چھوٹا سا آئینہ اتارا اور ہوا میں گھمانا شروع کیا، یہاں تک کہ زنجیر ایک چمکدار دائرہ بن گئی۔

مشکا نے خیال کیا، ہونہہ! میں کوشش کروں تو اس سے بھی اچھی طرح گھما دوں"

اس کے رفتہ رفتہ خیالات بتدریج غائب ہونے لگے، اب اس کے دماغ میں دوسری تدابیر تھیں، میں اپنے والد کی سبز بٹنوں کا چھوٹا سا ڈبہ ٹین کا لوں گا، اور اسے ڈورے سے

باندھکر اپنے سر کے گرد گھماؤنگا، اور وہ خالہ کے آئینہ سے زیادہ حیرت انگیز معلوم ہوگا۔
مشکا حیران تھا کہ کوئی قدرت آئینہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا، اس نے اپنے ہاتھ سینہ پر رکھکر آہستہ سے کہا "تم اندازہ کرسکتی ہو کہ میں کس قدر تکلیف اٹھا رہا ہوں؟"
خالہ نے آئینہ اپنے گھٹنوں پر رکھتے ہوئے جواب دیا کہ "نہیں"
اس نے کہا "میں تمہیں ساری دنیا سے زیادہ محبت کرتا ہوں"
مشکا نے خوفزدہ ہوکر خیال کیا "اوہو! اب وہ دیوانہ ہونے لگا ہے"
"مجھے رات دن تمہارا خیال رہتا ہے! تمہاری تصویر ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہے! کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟ پیاری کوئی بات تو کہو—— صرف ایک لفظ! میں تمہارا ہر حکم ماننے کو تیار ہوں! میں تمہاری خواہش تمہاری آنکھوں میں پڑھ لونگا!"
مشکا سوچ رہا تھا "یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟"
"مجھے بتاؤ۔ کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟ ..... صرف ایک لفظ پیاری آسیا صرف ایک لفظ!" "ہاں!"
اور یہ کہہ کر خالہ آسیا نے اپنی آنکھیں دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لیں،
افسر نے پوچھا، صرف مجھ سے؟ صرف مجھ سے؟ صرف مجھ سے؟"
مشکا اپنے تاریک گوشے میں لیٹ گیا اُسے اپنے کانوں پر اعتبار نہ آتا تھا،
اسلئے خیال کیا "تو پھر میرا کیا حال ہے، اور والد اور والدہ کا—— اور میری ننھی بہن کا؟ وہ کہاں گئے۔ وہ یہ ایک ایسی بات تھی جو وہ کبھی فراموش نہ کرسکتا تھا شاید کسی دن اُس کی خالہ اُس کے پاس آئے اور اس کا منہ چومنے کی کوشش کرے......"
اُس کی خالہ نے کہا "اب تم ضرور چلے جاؤ، ہم بہت دیر تک یہاں بیٹھے رہے ہیں"
افسر نے کہا "میری پیاری میں تمہارے لئے اپنی جان دے دونگا"
ان الفاظ نے مشکا کو بہت متاثر کیا، وہ بہادری اور جرأت کی ہمیشہ تعریف کیا کرتا تھا اور اس افسر کے ان الفاظ نے اس کے دماغ میں ایک عجیب تصویر پیدا کر دی تھی، کہ قدرت

بازار میں دو زانو بیٹھا ہے۔ اس کے ہاتھ اس کی پیٹھ پر بندھے ہیں جلاد خون آلود لبادہ پہنے
اور ہاتھ میں کلہاڑا لئے اس کے سامنے۔ ادھر ادھر ٹہل رہا ہے اور بہادر افسر کہہ رہا ہے۔
"آسیا دیکھ اس گھڑی میں اپنی جان تجھ پر قربان کر رہا ہوں!"
خالہ آسیا سسکیاں بھر رہی ہے اور کہہ رہی ہے
"بہت اچھا اگر تم اپنی جان ضرور قربان کرنا چاہتے ہو تو کرو" تڑاق! یہ لو سر زمین پر لڑھک
رہا ہے اور جلاد دونوں ہاتھ چھاتی پر باندھے نفرت سے نہیں رہا ہے ------"
خالہ آسیا نے کہا، "تسلی رکھو کہ میں تم سے شادی کرلوں گی!"
کونڈرت نے جواب دیا، "آہ میں کس قدر خوش قسمت ہوں گا! ذرا خیال تو کرو ہماری
شادی ہوگی ------ پھر ہمارے بچے ہوں گے ------"
مشکا نے خیال کیا، "ہم! یہ عجیب بات ہے کہ میری خالہ کے گھر ابھی تک کوئی بچہ نہیں
وہ حیران تھا، اب تک اسے کبھی اس بات کا خیال نہیں آیا، والدہ کے بچے ہیں اور اوپر
رہنے والے میجر کی بیوی کے بچے ہیں، لیکن خالہ آسیا کے نہیں۔ شاید اس کے لئے خاوند
کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ بچوں کے لئے خوراک مہیا کرسکے......"
خالہ آسیا نے کہا "تو پیارے اب تمہیں ضرور چلا جانا چاہئے"
"میں جا رہا ہوں، لیکن پیاری مجھے ایک مرتبہ بوسہ لے لینے دو"
"نہیں - نہیں - بالکل نہیں"
مشکا نے خیال کیا، کس قدر حماقت ہے، اس کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں سارا
سارا دن وہ میری ننھی بہن کے رخسار چاٹتی رہتی ہے۔
"صرف ایک بوسہ! میں التجا کرتا ہوں، پیاری آسیا صرف ایک بوسہ، میں ایک
بوسہ کے لئے اپنی نصف زندگی دے دونگا،
مشکا نے نوجوان افسر کو خالہ آسیا کے بازوؤں میں لیتے اور پے درپے کئی بوسے لیتے دیکھا،

یہ نظارہ دیکھ کر وہ کچھ آزردہ سا ہوگیا، اس نے دل سے کہا "یہ عجیب بات ہے یہاں دو جوان مرد عورت ہیں، جو بچوں کی طرح ایک دوسرے کے بوسے لے رہے ہیں"
پھر اس نے خیال کیا، بڑا مزا آئے اگر میں انگیٹھی کے پیچھے سر باہر نکال کر ایک کرخت آواز میں کہوں، "ارے! تم دونوں کیا کر رہے ہو؟"
آخر اس کی خالہ نے اپنے تئیں آزاد کرایا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

(۳)

ننھا لڑکا مشکا جو کبھی مرنے کا خواہشمند تھا۔ اب پھر اکیلا رہ گیا، وہ اٹھا سیدھا کھڑا ہوگیا، اس نے ساتھ والے کمرے میں چمچوں کی آواز سنی، اس نے خیال کیا، "دیکھو کتنا ظلم ہے کہ وہ مجھے بلاتے بھی نہیں، فرض کرو میں یہاں بھوکا مرجاؤں؟"
اس کی والدہ کی آواز آئی، "مشکا! کیا تم چائے نہیں پینا چاہتے؟"
مشکا آہستہ سے دوسرے کمرے میں گیا، اور ایک ناخوش چہرے کیساتھ میز کے پاس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی۔ والدہ کی طرف بالکل نہ دیکھا،
اس نے خیال کیا، اب وہ مجھ سے معافی مانگے گی؟"
اس نے پوچھا، "مشکا تم کہاں تھے؟ بیٹھ جاؤ اور چائے پیو"
مشکا نے سوچا، "بہت اچھا اگر وہ بھول گئی ہے تو میں بھی بھول جاتا ہوں، کچھ بھی ہو وہ مجھے ہمیشہ کپڑے دیتی ہے، اور خوراک دیتی ہے۔۔۔"
معاً مشکا کے دماغ میں خیالات کا ہجوم اُمڈ آیا، اور اُس نے کہا، امی میرا بوسہ تو لو۔"
"تیرا بوسہ لوں مشکا؟ بہت اچھا پیارے!"
اس کی والدہ نے اسکا بوسہ لیا مشکا نے اپنے شانے ہلائے اور پھر اپنی جگہ پر واپس آکر بیٹھ گیا۔
اس نے دلمیں کہا تعجب کی اس میں بات ہی کون سی ہے؟۔ میری سمجھ میں نہیں آتا ایک بوسہ کیلئے نصف زندگی۔ اونہہ یہ محض ان کی بیہودگی ہے۔

ریڈیو کے کرشمے

بنک گھروں میں مال کی حفاظت کا طریقہ

عہد حاضر میں ریڈیو زندگانی کی ضروریات میں داخل ہوگیا ہے۔ چنانچہ باشندگان امریکہ اپنے ہر کام میں اس کے استعمال کی کوشش کر رہے ہیں مثلاً مریضوں کی تسلی اور دل بہلانے کا سامان۔ دور دراز مقامات سے اشخاص کی تصاویر چند لمحوں میں۔ وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں امریکہ میں پولیس مجرمین کی گرفتاری کے لئے ریڈیو پر بہت زبردست اعتماد رکھتی ہے۔

شیکاگو کے مالکان بنک چوروں سے بہت تنگ آچکے تھے۔ بنکوں میں متواتر چوریاں ہوتی تھیں۔ اور چور بھی بلا کے ماہر اور محتاط۔ آغاز عمل سے قبل شدت کی احتیاط رکھتے تھے۔ ٹیلیفون کے تار قطع کر دیتے تھے کہ پولیس بھی مطلع نہ ہوسکے۔ اور اگر ہو بھی تو وقت گذر

بنکوں میں خزانہ کی حفاظت کا نقشہ
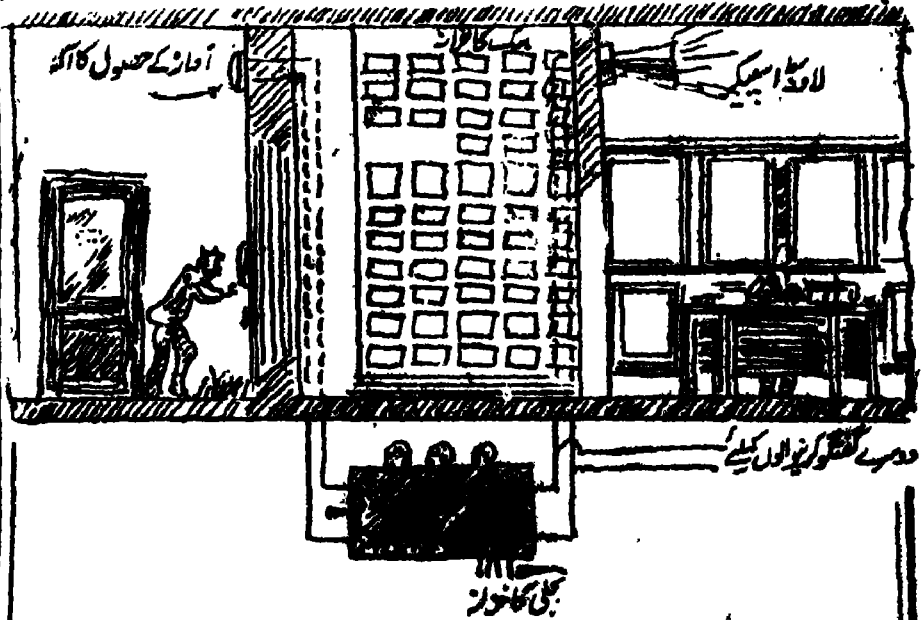
جانیکے بعد۔ مگر اب ریڈیو کے آلات نے ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے جس سے چوروں کو سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

ریڈیو کی ایک کمپنی نے دو آلات ایسے ایجاد کئے ہیں۔ جو خزانہ کی جگہ لگا دئے جاتے ہیں ان میں سے ایک آلہ خفیف آواز حاصل کرتا ہے۔ مثلاً قدموں کی آہٹ۔ کنجیوں کے پھرنے اور بجنے کی آواز۔ اور دوسرا آلہ اس خفیف آواز کو بڑا کرتا ہے۔ یہ آواز فوراً ریڈیو کمپنی کے دفاتر تک پہنچ جاتی ہے۔ اور دفاتر براہ راست پولیس کو مطلع کرتے ہیں جس سے پولیس مجرمین کو ارتکاب جرم کی حالت میں گرفتار کر لیتی ہے۔

ریڈیو کی یہ حیرت انگیز خدمت ہے کہ اس کے ذریعہ ۱۴ منٹ میں ۷۴۸ حادثات چوری کے پولیس نے معلوم کئے اور ہر واقعہ میں ۱۹ سے لیکر ۴۳ سکنڈ تک صرف ہوئے۔

اب رہا شفاخانوں میں ریڈیو کا استعمال۔ تو وہ عام ہو رہا ہے۔ امریکہ کے تمام شفاخانوں میں اس سے کام لیا جا رہا ہے۔ مریض کی ہر چارپائی ریڈیو کے آلات سے مکمل ہوتی ہے۔ اس قسم کی چارپائیوں سے مریض کو بہت زیادہ فائدہ ہو رہا ہے۔ شفاخانوں کی سرکاری رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے استعمال کے بعد شفایابی میں بہت کم عرصہ درکار ہوتا ہے۔

امریکہ کے باغات، عام میدانوں۔ اور بازاروں میں ریڈیو کے نغمات لوگوں کے لئے مسرت اور فرحت کا باعث ہیں۔

التماس ضروری

معزز ناظرین۔ چونکہ بہادر کا دور جدید ہے اس وجہ سے آپکی خدمت میں یہ عرض پیش کیجاتی ہے کہ آپ رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرماویں اور اس کا چندہ جو کہ سوا روپیہ ہے بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماکر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔

آپ جیسے بہت سے ایسے اصحاب بھی ہیں جنکی خدمت میں بطور نمونہ رسالہ روانہ کیا جا رہا ہے پس اب آپکا اخلاقی فرض ہے کہ اگر کسی وجہ سے آپکو ہماری خلاف امید بہادر کی سرپرستی منظور نہ ہو تو اطلاع فرمادیں تاکہ آئندہ آپکو اسکے ملاحظہ کی تکلیف نہ دی جاوے۔

بہت سے اصحاب نے وی۔پی کا آرڈر دیا ہے مگر یہ مارچ کا رسالہ دیدہ و دانستہ ان اصحاب کی خدمت میں وی۔پی روانہ نہیں کیا گیا ہے دوسرا پرچہ ماہ اپریل کا دی۔پی روانہ کیا جائیگا مگر بہتر یہ ہے کہ دفتر کی زیادتی کام اور کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام معزز اصحاب اپنا اپنا چندہ سالانہ سوا روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں تو از حد مہربانی اور شکریہ کا باعث ہوگا۔

معزز نامہ نگار صاحبان

حسب دستور سابق اپنے اپنے مضامین بھیجکر مشکور فرمادیں مگر مضامین کاغذ کے ایک رخ ہی لکھے جاویں۔ مضامین صلح کل اور اعلیٰ درجہ کے ہوں۔ جو مضمون قابل اندراج نہ ہوں گے ان کے واپس کرنے کی ذمہ واری نہ ہوگی۔

منیجر رسالہ بہادر دہلی

عمر طویل کس طرح سے حاصل ہو سکتی ہے

معدہ میں غذا بخوبی ہضم ہونے سے دماغ کی تندرستی ہے اور دماغ ہی وہ چیز ہے جس کی مدد سے انسان اپنے جسم کی صحت محفوظ رکھ سکتا ہے جو لوگ اپنے آپ کو صحیح و سالم خیال کرتے ہیں انہیں طبی مشورہ کی تلاش نہیں ہوتی لیکن جن کی صحت خراب ہے وہ اپنی تکلیف میں طبی امداد کے طالب ہوتے ہیں طبی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور غذا کی نوعیت و مقدار کا مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ جب غذا ہی مریضوں کو تندرست و توانا کر سکتی ہے تو لوگ بیمار ہی کیوں پڑتے ہیں تمام مریضوں کی تاریخ خواہ اُن کی بیماری پرانی ہو یا نئی یہ بتاتی ہے کہ وہ اپنی قوت کو قائم رکھنے کے لئے کھانے کا ایک خاص نظم مرتب کر لیتے ہیں۔ اور اسی پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ انہیں اصلی بھوک کی پہچان ہوتی بھی ہے یا نہیں؟

صحیح معدہ میں کبھی کوئی تکلیف دہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کھانے کے قبل یا کھانے کے دوران میں یا کھانے کے بعد فم معدہ میں ذرا بھی بیکلی محسوس ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ معدہ میں نقص ہے۔ درد سر دوران سر چڑچڑاپن، اور بیدلی بھی معدہ کی خرابی کی دلیل ہے، اور ایسی حالتیں فوراً عادتوں کی اصلاح اور غذا کی درستی کا خیال کرنا چاہئے۔ تاکہ زیادہ خوفناک امراض کی علامتیں پیدا نہ ہو جائیں۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ طرز معاشرت غیر فطرتی بن گئی ہے اور سادگی کی جگہ تکلیف نے لے لی ہے ہزار آدمیوں میں سے بمشکل ایک آدمی ایسا ملیگا جو پختہ عمر کو پہنچنے کے بعد صحیح بھوک کی لذت آشنا ہوتا ہو۔ جبتک وہ طویل فاقے نہ کرلیں انہیں اصلی بھوک نہیں لگ سکتی اور جس چیز کو وہ بھوک سمجھتے ہیں۔ وہ در حقیقت معدہ کا ایک ناقص مطالبہ ہے جو کھانے کی عادت کے باعث پیدا ہو گیا ہے۔

. . . کا قول ہے کہ صحیح فطرتی بھوک کا احساس معدہ میں پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ پیاس کی طرح حلق، دہن کے . . . ہوتا ہے اور یہ وہ احساس ہے جو سادہ سے سادہ اور معمولی سے معمولی غذا کو نہایت خوش ذائقہ بنا دیتا ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ بھوک سب سے لذیذ چٹنی ہے۔ صرف معدہ اور شکم میں طلب غذا بےچینی پیدا ہو جانے کا نام بھوک نہیں ہے یہ نادم بھوک معدہ کی خلش اندرونی

اجزاء کے خمیر اور خون کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے اطباء کے نزدیک اس بھوک کا دوسرا نام کھانے کی عادت ہے یہ چاہتی ہے نظام میں جتنی بے اعتدالیاں ہو چکی ہیں وہ قایم اور جاری رکھی جائیں۔ اس نقلی بھوک میں کھانے کی خواہش نہایت شدید ہوتی ہے اور جب تک اسکی طرف توجہ کیجاتی ہے کبھی کم نہیں ہوتی اس کی مثال شراب خور کے اس طلب تقاضہ سے دیجاسکتی ہے جو رات بھر کی مے نوشی کے بعد صبح کو بھی ایک جام پی لینے پر مجبور کرتا ہے یہ خواہش صرف اسی طرح زائل ہو سکتی ہے کہ پوری نہ کی جائے۔

استعمال غذا کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اگر طبیعت کسلمند یا بھاری ہو تو کچھ نہ کھاؤ متعدد اشخاص کی یہ عادت ہوتی ہے کہ کھانے کا وقت آتے ہی ایک بیکلی محسوس کرنے لگتے ہیں اور کھانے سے آسودہ ہو جانے کے بعد بھی دوسرے کھانے سے پہلے اسی بے کلی کا دورہ شروع ہو جاتا ہے سب سے سیدھا راستہ یہ ہے کہ ہر دو کھانوں کے درمیان صحت و توانائی کا احساس ہونا چاہیے اگر ایسا نہیں ہے تو ایک کھانا چھوڑ دو۔

اگر صبح اٹھکر چستی اور مسرت کی جگہ سستی اور کاہلی محسوس ہو تو ناشتہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ تھوڑا سا پانی یا ہلکی چاء پیکر معدہ اور آنتوں کو دھو ڈالو۔ کھانے کے وقت تک اگر طبیعت ہلکی اور بشاش ہو جائے تو کھانا کھا لو۔ اگر اب تک سچی بھوک نہ ہو تو شام کے کھانے کا انتظار کرو۔

اسمیں شک نہیں کہ جسمانی قوئ کی پیدائش میں غذا کو بڑا دخل ہے لیکن جبتک غذا اچھی طرح سے تحلیل ہو کر بدن کا جزو نہ بنجائے اس سے فائدہ کے بجائے صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

یہاں پر یہ بتا دینا ضروری ہی کہ فاقہ کرنے اور روزہ رکھنے میں بہت بڑا فرق ہے روزہ ایک فطرتی اور اصولی چیز ہے جسمانی خرابیوں کو دور کرنے اور مریض اعضاء کو تندرست بنانے کیلئے حکماء نے نکالا ہے فاقہ کشی یعنی بھوکوں مرنا وہ چیز ہے جسمیں جسم ضروری اجزاء سے محروم ہو جاتا ہی اور اسکا نتیجہ نہایت تباہ کن ہوتا ہی دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ روزہ اسوقت تک ہے جبتک غذا چھوڑنے کے بعد اصلی بھوک واپس آجائے لیکن فاقہ وہ ہی کہ اصلی بھوک عود کرنیکے بعد جسم کو غذا سے محروم اور مردہ کر دیا جائے یعنی روزے کے اختتام پر اگر کھانا نہ کھایا جائے تو فاقہ کا آغاز ہوتا ہی اور یہی فاقہ ہلاکت کا باعث ہوتا ہی

پرانا یام

(مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی)

پرانا یام جسکو دم کشی کہتے ہیں دراصل ہندو یوگیوں کا ایک سانس لینے کا اصول جسکی مشق سے وہ حبس دم کرتے تھے یعنی سانس اس طرح چڑھا لیتے تھے کہ مردہ ہو کر گر جاتے تھے اور مہینہ مہینہ بھر بعد اور بقول بعض برسوں بعد اٹھ بیٹھتے تھے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ گہرے سانس لینا انسانی جسم کو بڑی تقویت پہونچاتا ہے۔ آدمی کو تازہ ہوا کی ہر دم ضرورت رہتی ہے پھیپھڑوں میں خون ہوتا ہے جو تازہ ہوا سے صاف ہوتا ہے، اور پھر صاف ہو کر تمام بدن میں پھیل جاتا ہے۔ تازہ ہوا سے خون کو آکسیجن حاصل ہوتا ہے جو سانس باہر آتی ہے وہ خون کی تمام کثافتوں کو لیکر باہر آتی ہے۔ خون کی بیرونی کثافت اس طرح ہوا کے ذریعہ سے خارج ہوتی رہتی ہے جس وقت خون پھیپھڑے میں آتا ہے تو سیاہ ہوتا ہے اور تازہ ہوا سے صاف ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ گہرے سانس لینے سے تازہ ہوا پھیپھڑوں میں زیادہ جاتی ہے اور اس کے کونے کونے میں گھس کر خون کو اچھی طرح صاف کرتی ہے ظاہر ہے کہ اس سے تمام صحت پر کتنا خوشگوار اثر پڑیگا۔ اس طرح سانس لینے سے پھیپھڑوں میں جو دوسری کثافت ہوتی ہے وہ بھی خارج ہو جاتی ہے چنانچہ بلغم خارج کرنے کے لئے بھی یہ طریقہ مفید ہے جب زیادہ تازہ ہوا خون کو صاف کرتی ہے تو آکسیجن بھی زیادہ ملتا ہے جس سے بھوک بڑھتی ہے کیونکہ آکسیجن کی زیادتی ہاضمہ کے لئے مفید ہوتی ہے۔ ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس دم کشی سے سینہ چوڑا اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

طریقہ

کپڑے اتار ڈالنا بہتر ہے۔ سیدھے تن کر سینہ آگے نکال کر کھڑے ہو جاؤ سر نیچے جھکاؤ ورنہ اوپر اٹھاؤ بلکہ سیدھے رکھو یعنی اپنی آنکھوں کی بالکل سیدھ میں اپنے دونوں ہاتھوں سے پیٹ دبا کر اور ذرا جھک کر اور زور دیکر پوری سانس باہر نکال دو اور جب دیکھو کہ اب ذرا بھی سانس سینہ میں باقی نہیں رہی تو جسقدر بھی آہستہ آہستہ ممکن ہو اندر کو سانس لینا شروع کرو اور ساتھ ہی آہستہ آہستہ جھکی ہوئی پوزیشن سے سیدھے ہونا شروع ہو۔ ہاتھوں کا پیٹ پر جو دباؤ تھا اسکو بھی آہستہ آہستہ سانس اندر بڑھنے کیساتھ ساتھ ہلکا کرو۔ سانس اندر لیتے رہو کہ سارا سینہ بھر جائے اور پیٹ بھی سینہ کیساتھ خوب

پھول جائے۔ جب دیکھو کہ اب گنجائش نہیں تو سانس دو یا تین سکنڈ روکنے کے بعد ایک دم سے جھک کر پیٹ دبا کر نکال دو اور پھر بیان کردہ طریقہ پر سانس اندر لو۔

اس مشق کے لئے ہوا گرد و غبار سے صاف ہونی چاہیئے اور کھلا مقام لازمی ہے۔ اگر ہوا خراب ہوگی تو چونکہ کافی مقدار میں سینہ میں جائیگی۔ لہذا نقصان بھی زیادہ کریگی۔ اونچا مقام دھوپ میں بہترین ہے اور صبح کا وقت تمام اوقات سے بہتر۔

شروع میں ضرور دقت ہوگی۔ آنکھوں کے تلے اندھیرا سا آئیگا۔ کھانسی بھی آئیگی۔ لہذا بہت آہستہ آہستہ اسکی مشق بڑھانا چاہیئے۔ پانچ چھ منٹ کی مشق کافی ہوتی ہے مگر حسب ضرورت زیادہ کرنا فائدہ بخش ہے دفتر میں سر جھکائے بیٹھے رہنے کے بعد یا بھیڑ بھڑکے سے نکلنے کے بعد جہاں دم گھٹنے لگتا ہے اگر باہر صاف جگہ پر کھڑے ہو کر آدھ منٹ بھی دم کشی کر لو تو طبیعت مفرح ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات مجمع کی زیادتی سے تھیٹر یا بائیسکوپ یا گاڑی میں دم گھٹنے لگتا ہے یا سر میں خفیف سا درد ہونے لگتا ہے یا طبیعت مجمع کو دیکھ کر گھبرانے لگتی ہے ایسے موقع پر سمجھ لینا چاہیئے کہ پھیپھڑے تازہ ہوا مانگتے ہیں اور منٹ بھر کی مشق تر و تازہ کر دینے کیلئے کافی ہوتی ہے۔ دُبلے پتلے اور کمزور آدمیوں کو مشق دم کشی کی ضرورت ہے اور خاص طور پر ان لوگوں کو جو دق کے مرض کا شکار آسانی سے ہو سکتے ہیں یا جن کے سینے کمزور ہیں اور ہمیشہ کھانسی کی دوا کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر ایسے لوگ آہستہ آہستہ دم کشی کی مشق بڑھائیں گے تو ان کے سینے ہمیشہ کے لئے کھانسی کے حملوں سے محفوظ رہیں گے۔ دم کشی کرنیوالا ہمیشہ کے لئے نمونیا کھانسی اور دیگر سینہ کے امراض سے محفوظ رہتا ہے دق کے مریض کے لئے خصوصاً آجکل کے زمانہ میں یہ اس وجہ سے مفید ہے کہ پھیپھڑوں کی دق ہمیشہ پھیپھڑوں کے اوپر کے حصہ سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی دق کے جراثیم پھیپھڑوں میں صرف اسی مقام پر نشو و نما پا سکتے ہیں جہاں تازہ ہوا کا ہر دم گذر نہ ہوتا ہو۔ اور یہ حصہ پھیپھڑوں کا بالائی حصہ ہے جو قدرے نوکیلا ہوتا ہے اور آجکل چونکہ لوگ کمر اور سر جھکائے میز پر کام کرتے رہتے ہیں۔ بالائی حصہ اور بھی دبا رہتا ہے اور وہاں ہوا کا گذر نہیں ہوتا لیکن دم کشی سے سینہ چوڑا ہوتا ہے اور ہوا ہر جگہ پہونچتی ہے اور جراثیم کو یا تو کھانسی کے ذریعہ باہر نکال دیتی ہے یا ہلاک کر ڈالتی ہے۔ ناممکن ہے کہ دق کے جراثیم ایسے پھیپھڑے میں ایک منٹ بھی زندہ رہ سکیں جس میں دھوپ سے صاف شدہ تازہ ہوا دم کشی سے داخل کی جائے۔ آکسیجن کی زیادتی دق کے جراثیم کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔

اس مشق کی مداومت سے طبیعت میں جولانی اور اُمنگ پیدا ہوتی ہے اور حوصلہ بلند ہوتا ہے اور ہمت بڑھتی ہے اور مشکل کام آسان معلوم ہوتے ہیں۔ بدن کی ساخت اس مشق سے درست ہو جاتی ہے سینہ اُبھر آتا ہے اور آدمی اپنے ہمجنسوں میں نمایاں خصوصیت حاصل کرتا ہے قصہ مختصر یہ ایسی چیز ہے کہ انسان کیلئے بہترین دوا ہے۔

کے مریض خوش ہو جائیں کہ ان کو گھر کی راحت ملجائیگی ان کا غم غلط کرنے کیلئے اولاد جیسی نعمت خدا کے فضل سے میسر ہو جائیگی۔ اور رات دن کی خوشی آرام و راحت چین و عزت عیش و لطف اٹھائینگے اور یہ دنیا جو آجکل انکی آنکھوں میں اندھیری ہے۔ بہشت کا نمونہ بن جائیگی۔ ہم کو فخر ہے کہ ہماری سچی دوائیں سچی خدمت سچی شہرت جادو کا اثر اور مناسب قیمت ہندوستان کے ہر گوشہ سے امیر و غریب مریضوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتی رہتی ہیں چنانچہ

عالیجناب معلیٰ القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

جھنگ کے ایک ایسے معزز مریض کو جو بہت سے نامی گرامی حکما جن میں ہمارے شہر دہلی کے بعض معزز حضرات بھی شامل ہیں کے علاج سے کورا جواب پاکر ہمارے زیر علاج کر دیا۔ خدا کے فضل و کرم سے ہماری دواؤں نے طلسمی اثر دکھایا۔ اور مریض صاحب کو پوری پوری شفا ہو گئی۔ اور دیکھتے دیکھتے وہ چند بچوں کے باپ ہو گئے۔ اس خدمت کے صلہ میں عالیجناب معلیٰ القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بہ نفس نفیس پانچ روپیہ انعام اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا۔ قیمت مکمل بکس جس میں چالیس روز کی خوراک ایک طلاء اور ٹکور بھی شامل ہے۔ صرف دس روپیہ۔ محصولڈاک ۱۰ آپ آج ہی منگائیں۔

پتہ

منیجر کارخانہ فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی

خوان نعمت انگلستان جدید

یعنی ڈبل روٹی بسکٹ، شیرمال، نیند وغیرہ پکانیکی ترکیب معرفت باورچی گیری وخانساماں گیری با بنیاد تتمہ و ہدایات جس میں بوتل خانہ۔ رم گودام۔ کھانیکے کمروں کے متعلق کل باتیں درج ہیں بوتلوں کو صاف کرنا کاگ لگانا برف اور کھانا دودھ وغیرہ کو رات تک خراب نہونے دینا خال کبوتر۔ خرگوش۔ بٹیر۔ بکری گائے کا پالنا اور اسکی خوراک اور کلب بتانا مفصل درج ہیں۔ الغرض یہ نادر الوجود کتاب فن خانساماں گیری کے لائق اور مستند کتاب ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ

کیمیاے عشرت (معروف بہ تریاق باہ)

یہ کتاب بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانیوالی اپنے رنگ کی ایک کتاب ہے اس میں اول سے آخر تک باہ کے ہزاروں نسخے درج ہیں یہ کتاب اپنی خوبیوں کے باعث ہزاروں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ جلد خرید لیجئے۔ ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

مخزن الادویہ انگریزی معہ خواص الادویہ

یہ وہ نادر و نایاب کتاب ہے جس کا رکھنا ہر شخص کنبہ دار اور حکیم و عطار کو بھی ضروری ہے۔ اس میں تمام ادویات انگریزی کا خواص اور ترکیب استعمال ادویہ اور اس بات کا مشرح بیان ہے کہ فلاں دوا فلاں چیز سے بنائی جاتی ہے آجتک کوئی کتاب ایسی اردو میں طبع نہیں ہوئی تھی جس سے ادویہ انگریزی کا حال معلوم ہو سکے۔ قیمت (عہ)

مطب میر حسن کلاں

آج تک ایسی کوئی کتاب کہ جس کو دیکھکر نا واقف آدمی بھی مثل حاذق حکیم کے علاج کر سکے اردو میں طبع نہوئی تھی اس نادر کتاب میں تمام امراض کے نسخے لکھے گئے ہیں جب کسی مرض کا علاج کیا جاوے تو ممکن نہیں کہ اس مرض کو فائدہ نہو یہ کتاب بڑے بڑے بادشاہی اطباء کے ہاں ملتی تھی۔ قیمت تین روپے (سعہ)

اکسیر اسپ

یہ کتاب بھی گھوڑوں کے علاج میں لاجواب ہے

گھوڑوں کے تمام امراض سیمعہ حیوانات کی شناخت اس خوبی سے بیان کی ہے کہ ہزاروں کو اس نے کامل اُستاد اور سلوتری بنا دیا ہے جن نسخوں کو لوگ ہزاروں روپے لیکر بتاتے تھے وہ اس کتاب میں سینکڑوں درج ہیں یہ کتاب رسالے والا شان کے لائق ہے۔ قیمت دو روپے عہ

مجربات باہ

ایک ایسی نایاب کتاب جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے

باہ کے مریضوں کو بوڑھوں کو اس سے زیادہ مکمل مستند اور فائدہ بخش کتاب نہیں مل سکتی جس میں ادویہ کے جملہ اقسام مثل النوشدارو اطریفل جوارش حلوے حبوب خمیرے دوا روغن، سفوف، شربت، طلا، عرق قلوبنات البوب، معجونات مفرحات مربہ جات مار اللحم، مرہم وغیرہ مرکبات پایہ کے ایسے ایسے مجرب اور قدیم و صحیح نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ کہ جن کی بدولت

ملنے کا پتہ۔ منیجر راج فارسی بکڈپو دہلی

سما بیان کر دی ہے۔ مختصر مضامین یہ ہیں۔
یوگ کا لطف۔ یوگ کی عظمت۔ یوگ کی پہچان
یوگ کی نمایت راز۔ یوگ ابھیاس راج یوگ
کی آٹھ منزلیں۔ مسمریزم کے شعبدے یوگ کی آٹھ
سدھیاں۔ مسمریزم کا عمل اور مقناطیس بڑھنے
کا طریقہ عمل تسخیر ہمزاد ایسی لاجواب کتاب آج تک
تمام عالم میں طبع نہ ہوئی خودشناسی کا مجرب نسخہ
علم غیب کا آئینہ جسکو دیکھتے ہی نئی روشنی والوں
کی آنکھیں چوندھیا جائیں باوجود ان خوبیوں کے
قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

صابون سازی

اس میں صابون سازی کے تمام
بھید بغیر کسی بخل کے کھول دئے ہیں جنکو پڑھکر ایک
معمولی لیاقت کا آدمی بغیر استاد کے گھر بیٹھے ہزاروں
روپیہ کما سکتا ہے کتاب میں سینکڑوں قسم کے
انگریزی دیسی خالص اور میلدار رنگ دار
و خوشبودار صابن بنانے کے نہایت آسان
طریقے درج ہیں۔ جو جاہل سے جاہل اور گھر
بیٹھے عورتیں بنائی جاویں اور فوراً بکتا جاوے
خالص دیسی صابن بذریعہ آگ تجی چونا بذریعہ
کاسٹک سوڈا جو بغیر آگ دس منٹ میں تیار
ہو ... ملاوٹ میدہ صابون چاک صابون
پیر سوپ ... بالک ارنڈی کا رنگدار خوشبودار
موتیا کیوڑا۔ نارنجی۔ گلابی۔ صندلی۔ روزمرہ
کے کام کا عام بکنے والا جو دن میں ہزاروں ٹکیاں
بنا لو۔ اس صفائی میں قسم کا ہر ایک تیل کا بنانا عمدہ
و زنت دار کرنا وغیرہ وغیرہ ہزاروں روپیہ کا نسخہ

یعنی سرسوں کے تیل کو سفید اور تلوں کے تیل کو منجمد
گھی کے بنانا وغیرہ درج ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنہ

تجربات ورمن

کتاب مصنف نے خاص اپنے تجربہ سے
لکھی ہے ایک بھی نسخہ سنا سنایا درج نہیں کیا مختصر
فہرست یہ ہے کہ پانچ منٹ میں بال سیاہ کرنے کا خضاب
انگریزی و دیسی صابون بنانا۔ ہاں اڑا دینے کا صابون
عرق تیل بنانا دو روپے روز کمانے کا ہنر بوٹ
پالش جو ہزاروں روپیہ سالانہ کا بکتا ہے خوشبودار
ہیر آئیل چائے کی سفری ٹکیاں دانتوں کا منجن بنانا
ربڑ پریس بنانا جس سے اشتہار وغیرہ جو مرضی ہو
چھاپ لو۔ اس قسم کے بہت سے ہنر درج ہیں
قیمت چودہ آنے (۱۴؍)

لطف زندگی (یا) رفیق ہمدم

جس نے اس کتاب کو پڑھ لیا گویا تمام دنیا کے کتب
خانوں کی سیر کرلی۔ اور تمام دنیا کے رازوں سے
واقف ہوگیا۔ اگر لطف زندگی اٹھانا چاہو
تو ضرور اس کتاب کو خرید کر اپنے پاس رکھیں
اس میں ہر ایک انسان کے مفید مطالب نصیحتیں
عقلمندوں کے زریں اقوال بچوں کی تمام
بیماریوں کے تیر بہدف نسخے تمام
زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج دھاتوں
کا کشتہ کرنا علاج بذریعہ پانی صنعت و حرفت
کے متعلق اہم واقفیت بجلی کا پورا کام ملمع
سازی گھڑی سازی فوٹو گرافی علم
سرود با علم مسمریزم ہمزاد ... بنانے کی

تو کہیں ساتھ کی چند روز مشق کرنے ہی سے انسان خوشنویس بن سکتا ہے۔ غرضکہ تمام خوبیاں پڑھنے سے ظاہر ہوں گی صفحات ۲۲۰۔ قیمت ۲؎۔ دو روپیہ۔

دودھ اور اسکی حقیقت

ہر قسم کے دودھ کی تاثیر اور اس کے استعمال کے ٹھیک طریقے قیمت بارہ آنے ۱۲؍

رسالہ شطرنج

شطرنج کھیلنے کے شوقین کے لئے یہ رسالہ نہایت عمدہ ہے جس میں نقشے دکھائے گئے ہیں جو اُستادوں کی سمجھ میں بھی نہیں آسکے۔ قیمت پانچ آنے۔ ۵؍

تاش تماشی ناٹک

اس میں تاش کے وہ تماشے جو تماشہ گھر دہلی میں ہوئے تھے علاوہ اور بہت سے تماشے لکھے گئے ہیں جن کی خوبی بیان سے باہر ہے۔ اور ہر کھیل تماشے کی تصویریں بھی ہر موقع پر بنا دی ہیں تاکہ مبتدی کی سمجھ میں آجائے۔ قیمت چار آنے۔ ۴؍

بھگوت گیتا اردو

اردو ایڈیشن۔ یعنی سنسکرت اول اصلی سنسکرت ناگری حروف میں لکھ کر پھر اسکے نیچے اردو حروف میں سنسکرت کو ترجمہ کر کے اردو میں بھی اردو یعنی معنی درج کئے ہیں اردو خوانوں کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲)

بھگتی ساگر

گرنتھ چرنداس جی مہاراج کا بنایا ہوا گیان بیراگ کا بھنڈار۔ پریم بھگتی کا ساز بھجن بہار نا وغیرہ زیادہ حال منگا کر دیکھنے سے سب معلوم ہو جائے گا قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱؍۸)

اے نیو سیلف انگلش ٹیچر

ہزاروں آدمیوں میں انگریزی گفتگو کرنے کا حوصلہ نہ ہوتا ہو مطلب اظہار کرنے کے لئے برمحل الفاظ نہ ملتے ہوں جس کی وجہ سے دل کی دل میں رہ جاتی ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے جس سے روزانہ کی گفتگو اور دنیا دی کاروبار جتنے ہیں بخوبی تمام کر سکتے ہیں نہ کسی اُستاد کی ضرورت نہ کسی سے التجا صرف اس کے دیکھنے سے آپ تھوڑے عرصہ میں ایک اچھے انگریزی داں بن سکتے ہیں لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کہ مبتدی بھی نہایت آسانی سے پڑھ سکے۔ لفظ انگریزی و تحریری دونوں میں لکھے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ (عہ)

رسالہ ہارمونیم ہر دو حصہ

حصہ اول ۔ یہ رسالہ سامنے رکھ لیجئے۔ اور ہارمونیم بجانا شروع کر دیں۔ ایک ہفتہ میں ضرور آجائے گا۔ اس قدر آسان طریقے چھ راگ راگنیوں کے گانے کے وقت اوتار چڑہاؤ سروں کے نقشے گانے بجانے کے لائق مشہور غزلیں ٹھمریاں ۔ دادرے تھیٹر کی چیزیں وغیرہ درج ہیں ۔ قیمت حصہ اول ۔ حصہ دوئم قیمت ۸/

گلدستہ مجربات بو علی سینا

معروف بہ راحت العاشقین ۔ علم طب میں نایاب کتاب ہے کہ جس کی دید کا ایک زمانہ مشتاق تھا۔ شائقین یہ کتاب حکیم بو علی سینا اور دوسرے حاذق طبیبوں کی کتابوں سے انتخاب اور ترجمہ ہے ۔ جس میں عورتوں کی صفتیں درج ہیں ۔ اول میں طریق مباشرت کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے کیفیت مباشرت اور اسکی دوا کے فائدے و نقصانوں کا بیان اور کن عورتوں سے مباشرت ہونا چاہیئے ۔ دیگر وہ دوائیں جن سے قوت مجامعت کو تقویت ہوتی ہے ۔ اور معجونیں مفرح اور جوارش ۔ اطریفل تیار کرنے کی ترکیبیں جو باہ کو تقویت دیتی ہیں ۔ اور سرعت انزال کو رفع کرتی ہیں اور وہ عجیب نسخہ جات جو بالوں کو دراز سیاہ اور گھونگر والے بنا دیتے ہیں اور چہرہ کو خوش رنگ اور دانتوں کو صاف و خوشبودار کرتے ہیں ۔ قیمت صرف بارہ آنے ۔ (۱۲/)

تریاق آتشک

اس میں نامردوں ۔ مجلوقوں اور سست آدمیوں کے لئے اول اسباب و علامات بیان کر کے اپنے مجرب تیر بہدف نسخے اور معجونیں خمیرے ضماد تحریر کئے ہیں جن کو اطباء لوگ اپنے سینہ میں پوشیدہ رکھتے تھے ۔ اس کتاب کا ہر نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۔ (۸/)

اکسیر کشتہ ہر دو حصہ

طرح طرح کے کشتہ بنانے کی کتاب حصہ اول میں کشتوں کا بیان ہے یعنی سونا چاندی پارہ جست ۔ لوہا ۔ ابرک ۔ چنی ۔ موتی ۔ مونگا وغیرہ کی مجرب ترکیبیں درج کی گئیں ہیں جس سے ہر شخص آسانی سے تمام

لہٰذا کہ ہر حالت میں بلا ضرور خرید او ہے

قسم با کشتہ تیار کر سکتا ہے۔ حصہ دوم میں تمام کشتوں کا بیان یعنی ترکیب استعمال درج ہے۔ قیمت فی حصہ ایک روپیہ مکمل (للعہ)

مخزن علاج حیوانی

مژدہ باد کہ اس کتاب کا زمینداروں اور کاشتکاروں کو عرصہ سے اشتیاق تھا جو لوگ مویشی پالتے ہیں ان کے واسطے از حد مفید اسکے پڑھنے سے ہر شخص مویشیوں کے علاج معالجے میں واقفیت حاصل کر کے بخوبی علاج کر سکتا ہے قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

تین دواؤں سے علاج

ایک ویدک ایک یونانی ایک ڈاکٹری گویا تین اکسیروں سے ہر شخص ہر جگہ کل امراض جسمانی، سرسری، شدید دیرینہ کا علاج آسانی طریقہ استعمال سے بلا اندیشہ کر سکتا ہے۔ اکسیریں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں جو جانتے ہیں وہ وید رتن حاذق اور ایم ڈی کہلانے کے علاوہ دنیا کو لوٹتے ہیں زیادہ تعریف فضول ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)

جوہر قسمت سالہ الکیمیا (عوث)

اکسیر الاکسیر ہفت گوہر

یہ کتاب جامع العلوم اکسیر ہے مشرق و مغرب کے حکماؤں کے سینہ بسینہ کے اسرار علم کیمیا کی مخفی باتیں جو ہزاروں روپیہ خرچ کرنے اور برسوں خوشامد کرنے پر بھی میسر نہیں آتیں۔ پارہ کو کشتہ کرنے اکسیر بنانا جسکے کھانے سے از سر نو جوان ہو جائیں جام مراد یعنی پیالہ بنانا جس میں پارہ ڈال کر آگ پر رکھنے سے چاندی ہو جائے ایسی دوا بنانا جو جذام برص وغیرہ کو اچھا کرے۔ نامرد کو مرد بنا دے غرض سادہو سنیاسی جوگیوں کی چالیس سال محنت و جانفشانی اور تجربہ کامل کے بعد محض بغرض فائدہ بھائی غرباء کے مستند ذخیرہ ہے جو آج تک علمی دنیا کی نظروں سے پوشیدہ تھی قیمت عہ

انوار الاعجاز

جس میں حالات ولادت رضاعت و سفر رسول خدا صلعم و معجزات سراپائے و معجزات خاص و ایسے معجزات جو بناتات و جمادات و حیوانات میں ظاہر ہوئے ہیں۔ وہ معجزات شفا بخش مریضان و عالم ملائکہ نہایت مشرح لکھے گئے ہیں آخر میں اوصاف و شمائل آنحضرت صلعم کا تذکرہ ہے۔ قیمت ۱۲؍

کاشف اسرار غیب

علم رمل کی وہ مستند کتاب ہے جس کے دیکھنے اور عمل کرنے سے ہر شخص دوسروں کے دلوں کی بات بتا سکتا ہے اور مخفی سوال کا جواب دے سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (۱۴ ؍)

محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریداران۔

ملنے کا پتہ:- منیجر راد ہا راج فارمیسی دہلی

ہیں۔ بعد پیشاب اور کبھی پیشاب سے قبل اور کبھی پیشاب کے
ساتھ یا حالت قبض میں رطوبت کا خارج ہونا یا رطوبت کا
پتلا ہو جانا۔ مثانہ کی حالت بگڑ جانا۔ بار بار پیشاب کا آنا
کمی لذت۔ درد کمر ہتھیلی اور تلووں کا جلنا اولاد کا نہ ہونا
پنڈلیوں کا اینٹھنا، درد سر، سستی، کاہلی، نیند کی کمی یا
زیادتی بغرض رفاہ عام یہ دوائی تیار کی ہے جو جریان کیلئے
اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ لطف یہ کہ اس کو ہر موسم میں
ہر مزاج کا شخص استعمال کرسکتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے
محصول علیحدہ ہے۔

حب ممسک

آجکل ننانوے فیصدی ہمارے بھائی ایسے پائے
جاتے ہیں جو غلط کاریوں میں پھنس کر سرعت انزال میں مبتلا
ہیں اور ان کو لطف جوانی بالکل حاصل نہیں ہوتا بعض
موقعہ ایسا پیش آتا ہے کہ مقدمہ سے پہلے ڈگری ہو جاتی ہے ایسے
موقع پر وہ لوگ اپنی زندگی کو موت سے بدتر سمجھتے ہیں
بلکہ خودکشی کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں جو صاحبان
ایسے مرض میں گرفتار ہیں وہ ہمارا ایجاد کردہ حب ممسک
طلب فرما کر دلی حسرت پوری کریں قیمت ۱۶ گولی فی
ایک روپیہ ۵۰ گولی دو روپیہ بارہ آنہ ۱۰۰ گولی پانچ
روپیہ محصول الگ۔

عجوبہ خضاب

ہندوستان میں آجتک بیشمار خضاب ایجاد
ہوئے۔ لیکن کوئی خضاب عیب یا ضرر سے خالی
نہیں پایا گیا۔ دنیا کے تمام خضابوں کے مقابلہ میں ہمارا
ایجاد کردہ خضاب ہر لحاظ سے اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ نہایت
لطیف خوشبودار اور اعلیٰ درجہ کا ہے اسکے لگانے سے
چند منٹ میں بال سیاہ ہو جاتے ہیں جو کسی قسم کا دھبہ
یا سوزش نہیں آتا جہاں اس کی ایک شیشی ہو چکی
جائے پھر خود بخود خریدار ٹوٹ پڑتے ہیں قیمت
بھی بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر امیر و غریب اسکا استعمال
کرسکے قیمت فی شیشی ۱۰/ ۶ شیشی تین روپیہ بارہ
شیشی پانچ روپیہ (درجن) محصول ڈاک بہرصورت
بذمہ خریدار۔

دوائی احتلام

یہ مرض آجکل کے زندہ دل نوجوانوں
کو اکثر ہو جایا کرتا ہے ہندی میں اس کو سوپن دوش
کہتے ہیں دن میں یا رات میں سوتے وقت منی خارج
ہو جایا کرتی ہے۔ احتلام کئی طریقوں سے ہو جایا
کرتا ہے بعض کو روزانہ ہو جاتا ہے بعضوں کو دوسرے
تیسرے روز یا ہفتہ میں ایک بار ہو جاتا ہے جن
صاحبان کو مہینہ میں ایکبار ہو جایا کرتا ہے۔ وہ مرض
نہیں ہفتہ میں دو بار روزانہ ہو جانا ایک خطرناک
اور مہلک مرض ہے۔ رفتہ رفتہ تمام منی جسم سے
نکل جاتی ہے اور انسان رفتہ رفتہ بالکل کمزور
ہو جاتا ہے اور بہت سی بیماریاں لگ جاتی ہیں
درد کمر، درد سر، ضعف جگر وغیرہ میں بھی مبتلا
ہو جاتا ہے۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے اگر اس کی
تدبیر نہ کی جائے تو اکثر حالتوں میں مریض کا اپنے
اصلی جوہر کا واپس لے لینا غیر ممکن ہو جاتا ہے
بلکہ تپ دق کا اندیشہ رہتا ہے ہماری دوائی احتلام
کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے ایکبار
ضرور تجربہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ۔

تلی کی دوائی

تلی یوں تو ہر ایک انسان کے پیٹ میں ہوتی ہے

مگر بعض شخصوں کی تلی بخار کی کمزوری کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے جو انسان کی صحت کو دن بدن خراب کرتی جاتی ہے جس کی تلی بڑھ جاتی ہے وہ ہر وقت سست رہتا ہے کسی کام کو کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی اور ہر وقت چارپائی توڑا کرتا ہے۔ جو خوراک کھاتا ہے وہ ہضم نہیں ہوتی۔ خون بالکل پیدا نہیں ہوتا۔ جسم کے اندر ہر وقت بخار کی حرارت رہتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ تپ دق ہو گیا۔ لیکن اصل میں تپ دق نہیں ہوتا اس تلی کی وجہ سے انسان سوکھ کر مر جاتا ہے ہماری ایجاد کردہ تلی کی دوائی تلی کو بالکل ٹھیک کر دیتی ہے اور آئندہ پھر دوبارہ ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سینکڑوں مریض اس نامی دوائی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں آپ بھی ایک مرتبہ تجربہ فرمائیں قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی تین روپیہ۔ محصول الگ ہے۔

چورن ہاضم

یہ عجیب و غریب چورن نہایت اعلیٰ خوش ذائقہ ہے کھانا کھانے کے بعد اگر تھوڑا سا پھانک لیا جائے تو کھانے کو بہت جلد ہضم کر دیتا ہے معدہ کی تمام شکایتوں کو دور کر دیتا ہے اس کے استعمال سے طبیعت ہر وقت صاف اور ہلکی رہتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ درد شکم تو اس کے استعمال سے فوراً کافور ہو جاتا ہے ہر وقت اسکو اپنے پاس رکھنا ضروری ہے جن صاحبان نے ہمارے چورن کو ایک مرتبہ استعمال کر لیا وہ ہمیشہ کے لئے خریدار بن گئے۔ آپ بھی ضرور آزمائیں قیمت فی پیکٹ ۔ چھ پیکٹ ۔ بارہ پیکٹ للعہ

عورت کا سکھ

یہ ایک پوڈر ہے جو ان بدقسمت عورتوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ جن کے رحم میں سفیدی یا سرخی مائل رطوبت بلا وجہ یا بلا بو اکثر یا ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ جس سے عورتیں بہت کمزور ورنا تو ان ہو جاتی ہیں سستی کاہلی ہر دم لاحق رہتی ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ اکثر اعضا شکنی اور سر میں درد چکر آتا۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا سا بعض وقت آ جایا کرتا ہے۔ تمام جسم میں درد طبیعت بدمزہ منہ کا ذائقہ خراب رہا کرتا ہے جب یہ مرض پرانا پڑ جاتا ہے تو تپ دق کا اندیشہ رہتا ہے جس سے پھر زندگی کا بھروسہ نہیں رہتا اس واسطے اس موذی مرض کو کبھی معمولی نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ بہت جلد اس کی اصلاح کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس مہلک مرض کے لئے ہمارے کارخانہ نے یہ دوا نہایت بیش قیمت تیار کی ہے۔ یہ دوا عورتوں کی اندرونی بیماری کے لئے نہایت مفید ہے۔ رحم کا درد اور حیض کی بے قاعدگی یعنی کم و بیش آنا اور بار بار آنا کمر کا گرنا وغیرہ سب کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے

ملنے کا پتہ:۔ منیجر راؤ دھاراج فارمیسی بکڈپو دہلی

عورت کو تندرست بنا کر چہرہ مانند گلاب کے نکھار دیتی ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

اکسیر داد

جس شخص کو داد ہوا وہ کمبخت آئی بیچارہ کھجلاتے کھجلاتے دیوانہ ہو جاتا ہے اور جتنا زیادہ کھجلاتا اتنا ہی زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور جس جگہ اس کا ہاتھ لگ جائے وہاں بھی داد پیدا ہو جاتا ہے ہمارا ایجاد کردہ اکسیر داد کے چند روزہ استعمال سے داد بالکل جڑ سے اڑ جاتا ہے تعریف یہ ہے کہ استعمال کرتے وقت کسی قسم کی تکلیف وغیرہ نہیں ہوتی جو صاحب اس موذی مرض میں گرفتار ہیں وہ ہماری دوائی کو ضرور استعمال کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی ڈبی ۲ ر ایک درجن ڈبیاں ... محصولڈاک الگ ہے۔

حبِّ حیات

ان عجیب وغریب گولیوں کے استعمال سے معدہ کی تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ دودھ گھی دہی وغیرہ کو ہضم کر دینا اسکے لئے معمولی بات ہے۔ خون صالح پیدا کر کے جسم کو طاقتور چست بنا دیتی ہے۔ کمزوریوں کو دور کر کے قوت پہنچاتی ہے۔ کمزور اور لاغر مردہ صورت انسانی جسم کو طاقتور اور چست و چالاک بنا دیتی ہے لہذا جو صاحب کمزوری، بدہضمی وغیرہ میں مبتلا ہوں کمزور اور سست رہتے ہوں وہ ایک مرتبہ ہماری حب حیات ضرور آزمائیں قیمت ۴۰ گولی صرف ایک روپیہ یکصد گولی ساڑھے تین روپیہ، محصولڈاک علیحدہ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر راد ہا راج فارمیسی باڑہ ہندو راؤ دہلی

صحت طاقت اور لیاقت کی رفیق تمام دماغی و محنت کا کام کرنیوالوں کی شفیق

کیمیائے بدن

یہ دوا ہماری ایک خاص ایجاد ہے اور نہایت محنت اور زر کثیر صرف کرکے
۴ سال کے طویل عرصہ میں تجربہ اور امتحان کرنے کے بعد پبلک کے سامنے پیش
کی گئی ہے اس کا سب سے پہلا فائدہ یہ ہے کہ ہر قسم کی غذا کو جلد ہضم
کرکے خون بنا دیتی ہے قبض وغیرہ کی شکایت کبھی نہیں ہوتی بلکہ بھوک کو بڑھا دیتی ہے۔ دل و دماغ
معدہ و تمام اعصاب کو پوری طاقت دیتی ہے منی کو گاڑھا اور قابل اولاد بنا دیتی ہے۔ اس کے استعمال سے بدن میں
خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے نہایت لاغر اور کمزور انسان پورے طور
تندرست اور قوی ہو جاتے ہیں۔ چہرہ پر ذہنی وجاہت اور بڑا رعب ہو جاتا ہے
ہر ایک دماغی اور محنت کا کام کرنے والوں کے لئے نہایت عجیب چیز ہے
خصوصاً مصنفوں، ایڈیٹروں، طالب علموں وغیرہ کے لئے تو بہت ہی
مفید ہے۔ قیمت ۳۰ خوراک دو روپیہ ۶۰ خوراک [illegible] ایک
سو بیس ۱۲۰ خوراک چھ روپیہ محصول [illegible] ہر حالت [illegible]

پتہ:- فدائے طب حکیم راج نرائن دہلی